مُبلِغین و مُبلِغات کے لئے 24 تربیتی بیانات کا گلدستہ

اِصلاح کے مَدَنی پھول

جلد دوم

شک کی بربادیاں 11
اندازِ گفتگو کیسا ہونا چاہیے؟ 32
اولاد کی تربیت کب اور کیسے کریں؟ 57
قرض واپس کرنے میں تاخیر کیوں؟ 95
مبلغ ہر جگہ مبلغ ہوتا ہے 174

پیشکش
المدینۃ العلمیۃ
Islamic Research Center
(اسلامی بہنوں کی تحریرات و رسائل)

مُبَلِّغین و مُبَلِّغات کے لئے 24 تربیتی بیانات کا گلدستہ

اصلاح کے مدنی پھول

جلد دوم

پیش کش

المدینۃ العلمیۃ

Islamic Research Center

شعبہ دینی کاموں کی تحریرات و رسائل

ناشر

مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب: اِصلاح کے مدنی پھول (جلد دوم)

پیش کش: المدینۃ العلمیۃ

Islamic Research Center

پہلی بار: ذوالحجہ ۱۴۴۲ھ، جولائی 2021ء تعداد: 5000 (پانچ ہزار)

ناشر: مکتبۃ المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: 11 جمادی الاخریٰ 1442ھ حوالہ نمبر: 254

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب اصلاح کے مدنی پھول جلد دوم (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر شعبہ تفتیش کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ شعبے نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کِتابت کی غَلطیوں کا ذِمَّہ مجلس پر نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
شعبہ تفتیش کتب و رسائل
فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی کراچی

شعبہ تفتیشِ کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

25-01-2021

Email: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

اِلتجا: کسی اور کو یہ کِتاب چھاپنے کی اِجازت نہیں۔

یادداشت

(دورانِ مُطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صَفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِنْ شَآءَاللہ عِلْم میں ترقّی ہوگی)

عُنْوَان	صَفْحَہ

www.dawateislami.net

www.dawateislami.net

اجمالی فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
اس کتاب کو پڑھنے کی نیتیں	6	13- اسلام صفائی پسند دین ہے	162
تعارف	7	14- مبلغ ہر جگہ مبلغ ہوتا ہے	174
پہلے اسے پڑھئے	9	15- بُلند ہمَّت مبلغ	187
1- شک کی بربادیاں	11	16- غور و فکر کی ضرورت و اہمیت	200
2- ترقی کے مدنی پھول	21	17- سب کے ساتھ یکساں تعلقات	211
3- اندازِ گفتگو کیسا ہونا چاہیے؟	32	18- حکمتِ عملی کیسے اپنائی جائے؟	222
4- تنظیمی ذمہ داران اور اندازِ تجارت	44	19- اہداف کیسے پورے کئے جائیں؟	234
5- اولاد کی تربیت کب اور کیسے کریں؟	57	20- ظاہر و باطن ایک جیسا رکھئے	244
6- سادگی سُنّتِ رسول ہے	70	21- اہلِ محلّہ کو دینی ماحول سے وابستہ کیا جائے؟	255
7- رِشتہ داروں کو دینی ماحول کیسے وابستہ کیا جائے؟	82	22- ہم سے لوگوں کی توقعات	266
8- قرض واپس کرنے میں تاخیر کیوں؟	95	23- دل جیتنے کے نسخے	277
9- خوددار بننا ضروری ہے	108	24- خود اعتمادی کیسے حاصل کی جائے	288
10- حوصلہ افزائی کیجئے	121	مآخذ و مراجع	299
11- بزرگانِ دین کی نماز سے محبت	134	تفصیلی فہرست	304
12- اتفاقِ زندگی ہے	148	❀❀❀	❀❀

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

”تنظیمی تربیت پر مشتمل بیانات“

کے چوبیس حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”24 نیّتیں“

فرمانِ مُصْطَفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ٦/ ١٨٥، حدیث: ٥٩٤٢)

مدنی پھول جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

❶ ہر بار حَمد و ❷ صلوٰۃ اور ❸ تعوُّذ و ❹ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عِبارات پڑھ لینے سے ان نیّتوں پر عَمَل ہو جائے گا) ❺ رِضائے الٰہی کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مُطالَعہ کروں گا ❻ حَتَّی الوَسْعْ اِس کا باوُضو اور ❼ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ❽ قرآنی آیات اور ❾ احادیثِ مُبارَکہ کی زِیارَت کروں گا ❿ جہاں **سرکار** کا اِسمِ مُبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا ⓫ جہاں کسی صحابی کا نام آئے گا وہاں رضی اللہُ عنہ اور ⓬ جہاں کسی غیر صحابی بزرگ کا نام آئے گا وہاں رحمۃُ اللہِ علیہ پڑھوں گا ⓭ علم حاصِل کروں گا ⓮ اس میں مَوجُود تنظیمی تربیت کے نکات پر خود عَمَل کروں گا اور ⓯ دیگر اسلامی بھائیوں کی خیر خواہی چاہتے ہوئے ⓰ ان تک بھی پہنچاؤں گا نیز ⓱ ان کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب بھی دلاؤں گا ⓲ (اپنے ذاتی نسخے پر) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا ⓳ (اپنے ذاتی نسخے پر) ضرورتاً خاص خاص مقامات انڈر لائن کرونگا ⓴ اس حدیثِ پاک تَهَادَوا تَحَابُّوا ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں مَحبَّت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ٢/ ٤٠٧، حدیث: ١٧٣١) پر عَمَل کی نیّت سے ㉑ (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا ㉒ بزرگانِ دین کی سیرت اپنانے کی کوشش کروں گا ㉓ اس کتاب کے مُطالَعہ کا ثواب ساری اُمَّت کو ایصال کروں گا ㉔ کِتابَت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ اِن شاءَ اللہ (ناشرین کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتا دینا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

المدینۃ العلمیۃ

(Islamic Research Centre)

عالمِ اسلام کی عظیم دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے مسلمانوں کو درست اسلامی لٹریچر پہنچانے اور اس کے ذریعے اصلاحِ فرد و معاشرہ کے عظیم مقصد کے لئے 1421ھ مطابق 2001ء کو جامعۃ المدینہ گلستانِ جوہر کراچی میں المدینۃ العلمیۃ (Islamic Research Centre) کے نام سے ایک تحقیقی ادارہ قائم کیا جس کا بنیادی مقصد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق شائع کروانا تھا۔ 1425ھ مطابق 2005ء میں اسے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ کراچی میں منتقل کر دیا گیا۔ امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ عِلمِ شریعت کا عزم پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ ادارہ چھ شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ پھر ان میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔ اس کی کراچی کے علاوہ ایک شاخ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد، پنجاب میں بھی قائم ہو چکی ہے، دونوں شاخوں میں 120 سے زائد علما تصنیف و تالیف یا ترجمہ و تحقیق وغیرہ کے کام میں مصروف ہیں اور 2021ء تک اس کے 23 شعبے قائم کئے جا چکے ہیں:

(1) شعبہ فیضانِ قرآن (2) شعبہ فیضانِ حدیث (3) شعبہ فقہ (فقہ حنفی و شافعی) (4) شعبہ سیرتِ مصطفےٰ (5) شعبہ فیضانِ صحابہ و اہلِ بیت (6) شعبہ فیضانِ صحابیات و صالحات (7) شعبہ فیضانِ اولیا و علما (8) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت (9) شعبہ تخریج (10) شعبہ درسی کتب (11) شعبہ اصلاحی کتب (12) شعبہ ہفتہ وار رسالہ (13) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (14) شعبہ تراجم کتب (15) شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت (16) ماہنامہ فیضانِ مدینہ (17) شعبہ دینی کاموں کی تحریرات و رسائل (18) دعوتِ اسلامی کے شب و روز (19) شعبہ بچّوں کی دنیا (20) شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی (21) شعبہ گرافکس ڈیزائننگ (22) شعبہ رابطہ برائے مصنفین و محققین (23) شعبہ انتظامی امور۔

www.dawateislami.net

المدینۃ العلمیۃ کے اغراض و مقاصد یہ ہیں:

- باصلاحیت علمائے کرام کو تحقیق، تصنیف و تالیف کیلئے پلیٹ فارم مہیا کرنا اور ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا۔
- قرآنی تعلیمات کو عصری تقاضوں کے مطابق منظر عام پر لانا۔
- افادۂ خواص و عوام کیلئے علومِ حدیث اور بالخصوص شرحِ حدیث پر مشتمل کتب تحریر کرنا۔
- سیرتِ نبوی، عہدِ نبوی، قوانینِ نبوی، طبِ نبوی وغیرہ پر مشتمل تحریریں شائع کرنا۔
- اہل بیت و صحابہ کرام اور علما و بزرگانِ دین کی حیات و خدمات سے آگاہ کرنا۔
- بزرگوں کی کتب و رسائل جدید منہج و اسلوب کے مطابق منظر عام پر لانا بالخصوص عربی مخطوطات (غیر مطبوع) کتب و رسائل کو دورِ جدید سے ہم آہنگ تحقیقی منہج پر شائع کروانا۔
- نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والوں کو مستند مواد فراہم کرنا۔
- دینی و دنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبہ کو مستند صحت مند مواد کی فراہمی نیز درسِ نظامی کے طلبہ و اساتذہ کیلئے نصابی کتب عمدہ شروحات و حواشی کے ساتھ شائع کرکے انکی ضرورت کو پورا کرنا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اَمیرِ اَہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی شفقت و عنایت، تربیت اور عطا کردہ اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا و آخرت میں کامیابی پانے، نئی نسل کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنے، انہیں باعمل مسلمان اور ایک صحت مند معاشرے کا بہترین فرد بنانے، والدین و اساتذہ اور سرپرست حضرات کو اندازِ تربیت کے درست طریقوں سے آگاہ کرنے اور اسلام کی نظریاتی سرحدوں اور دین و ایمان کی حفاظت کیلئے المدینۃ العلمیۃ نے اپنے آغاز سے لے کر اب تک جو کام کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔

اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے بشمول المدینۃ العلمیۃ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں، اداروں اور شعبوں کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

تاریخ: 15 شوال المکرم 1442ھ / 27 مئی 2021ء

www.dawateislami.net

پہلے اسے پڑھئے

بلاشبہ دنیا بھر سے آئے دن ایک تعداد میں مختلف ذہنی صلاحیتوں اور سوچوں کے مالک لوگ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دَعْوَتِ اسلامی کا حِصّہ بن رہے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسے لوگوں کا کسی ایک جگہ اکٹھا ہونا تو آسان ہے مگر سب کسی ایک ہی بات پر متفق ہو جائیں یہ مشکل ضرور ہے، مگر ناممکن نہیں۔ چنانچہ سب ایک ہی بات پر متفق ہو جائیں، اس کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں: ❶ ان میں کوئی شخص لیڈر شپ کی اعلیٰ صلاحیتوں کا مالک ہو اور وہ سب اس کی بات بن سوچے سمجھے فوری طور پر مان لیں۔ ❷ وہ لوگ ہم ذہن ہوں، سب کی سوچ ایک جیسی ہو اور وہ بات بھی ان سب کی سوچ کے مطابق ہو۔ ❸ یا پھر ان کی رائے اس بات سے اگرچہ مختلف ہو یا وہ ان کی سمجھ میں نہ آ رہی ہو تو کوئی شخص ان کی ذہن سازی کرے، انہیں سمجھائے اور بالآخر یہ بھی متفق ہو جائیں۔

اس اعتبار سے دعوتِ اسلامی کا جائزہ لیں تو معلوم ہو گا کہ بلاشبہ ان تینوں قسم کے افراد کی تنظیم سے وابستگی میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یعنی شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اپنی لیڈر شپ کی اعلیٰ صلاحیتوں کے باعث کروڑوں دلوں کی دھڑکن بن چکے ہیں، وہ لوگ ان کے الفاظ کو حرفِ آخر سمجھتے ہیں، بلکہ ان کی نظریں تو ہمیشہ اس بات کی منتظر رہتی ہیں کہ وہ کب انہیں کچھ فرمائیں اور یہ حکم بجالائیں۔ جبکہ ایسے افراد کی بھی کمی نہیں جو دعوتِ اسلامی کے مشن اور اَمیرِ اَہلسنّت کے عطا کردہ وژن (تدبُّر، خیال) سے متفق ہو کر یا پھر کسی کی انفرادی کوشش سے متاثر ہو کر دعوتِ اسلامی کا حِصّہ تو بن گئے مگر بعض اعذار اور تعلقات و رابطوں کے مضبوط نہ ہونے کی وجہ سے اَمیرِ اَہلسنّت کے عطا کردہ وژن و مشن کی تکمیل کے طریقہ کار سے کما حقہ آگاہ نہیں یا اپ ڈیٹ نہیں۔ چنانچہ ایسے اسلامی بھائیوں کی تربیت اور انہیں اَمیرِ اَہلسنّت کے عطا کردہ وِژن و مشن کی تکمیل کے لئے اپ ڈیٹ کرنے کا سلسلہ تنظیمی طور پر ہر وقت جاری رہتا ہے۔

www.dawateislami.net

زیرِ نظر کتاب **اصلاح کے مدنی پھول** جلد دوم 24 بیانات پر مشتمل ایک ایسا مجموعہ ہے جس میں ماہانہ بنیادوں پر تنظیمی ذِمّہ داران کو تربیت کے اہم پہلوؤں سے آگاہ و اپڈیٹ کیا گیا ہے، ان بیانات پر جمعِ مواد، ترتیب، نظر ثانی، تخریج و تفتیشِ تخریج، پروف ریڈنگ اور فارمیشن وغیرہ کا کام المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر) کے شعبے **دینی کاموں کی تحریرات و رسائل** ان پانچ اِسلامی بھائیوں نے بِالخُصُوص فرمایا: ابرار اختر القادری، محمد نواز عطاری مدنی، محمد ساجد سلیم عطاری مدنی اور محمد عرفان عطاری مدنی۔ جبکہ ان کی شرعی تفتیش دارُ الافتاء اَہلسنت کے مفتی محمد انس رضا عطاری زِیْدَ مَجْدُہٗ نے فرمائی۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! ان بیانات میں قرآن و سنت سے ماخوذ دلائل کے علاوہ فضائل و فوائد ہی مَوجود نہیں، بلکہ یہ بیانات شَیخِ طَرِیقَت، اَمِیرِ اَہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے برسہابرس کے ذاتی تجربات کی روشنی میں اِرشاد فرمائے گئے مدنی پھولوں اور دَعْوَتِ اِسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں میں طے ہونے والے اصولوں پر بھی مشتمل ہیں۔

اس کِتاب میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً اللہ پاک کی مَدَد و توفیق، اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عَطا، اَوْلیائے کِرام کی عِنایَت اور اَمِیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی نَظرِ شَفْقَت کا ثَمَرہ ہیں اور خامیوں میں ہماری کوتاہ فہمی کا دَخْل ہے۔ اللہ پاک سے دُعا ہے کہ وہ دَعْوَتِ اِسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول اسلامک ریسرچ سنٹر کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عَطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

شعبہ دینی کاموں کی تحریرات و رسائل

المدینۃ العلمیۃ

Islamic Research Center

دعوتِ اسلامی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

1 شک کی بربادیاں

درودِ پاک کی فضیلت

سب سے افضل رسول، بی بی آمنہ کے پھول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مَغْفِرَت نشان ہے: مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پر نُور ہے، جو روزِ جُمُعہ مجھ پر 80 بار دُرُودِ پاک پڑھے اس کے 80 سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صلی اللہُ علیٰ محمد

ہنستا بستا گھر اجڑ گیا

کچھ عرصہ قبل سوشل میڈیا پر ایک دل خراش واقعہ فارورڈ (Forward) کیا گیا، جس میں ہمارے مُعَاشَرے کی کچھ عکاسی کی گئی ہے۔ واقعہ ایک رانگ نمبر کال کا ہے۔ ہوا کچھ یوں کہ ایک گھر میں کسی کے موبائل پر کال آئی، گھر کی ایک خاتون نے کال ریسیو کی، سامنے سے اجنبی مرد کی آواز آئی، آواز سنتے ہی خاتون سمجھ گئی کہ کسی سے غلط نمبر لگ گیا ہے۔ سوری! یہ رانگ نمبر ہے، کہتے ہوئے اس خاتون نے فون بند کر دیا۔ اب دوسری طرف رانگ کال کرنے والے نے عورت کی آواز سن کر اُس نمبر کو اپنے موبائل میں محفوظ کر لیا اور بار بار اُس نمبر پر کال کرنا شروع کر دی، لیکن چونکہ وہ عورت سمجھ گئی تھی کہ یہ رانگ نمبر ہے، اس لئے وہ فون نہیں اُٹھا رہی تھی۔ کال کرنے والا مُعَاشَرے کا کوئی بگڑا ہوا اوباش قسم کا لڑکا تھا، جب دیکھا کہ کال ریسیو نہیں ہو رہی تو اس نے عجیب و غریب اور فحش قسم کے ایس ایم ایس کرنا شروع کر دیئے۔ ایک دن جب اس لڑکے نے دوبارہ کال کی تو وہ عورت کسی کام میں مصروف تھی۔ عورت کی ساس نے

www.dawateislami.net

دیکھا کہ بہو کام میں مصروف ہے اور کال آرہی ہے تو اس نے کال ریسیو کرلی۔ اب جیسے ہی کال اٹینڈ (Attend) کی تو سامنے سے لڑکے کی آواز آئی کہ آپ میری کال ریسیو نہیں کر رہی ہو! میں تمہاری آواز سن کر پاگل ہو گیا ہوں اور اس طرح کی دیگر الٹی سیدھی باتیں کرنا شروع کر دیں، جسے سن کر ساس کا تو دماغ خراب ہو گیا کہ میری بہو کس سے باتیں کرتی رہتی ہے، لیکن اس نے خاموشی سے ساری گفتگو سن کر کال کاٹ دی۔ شام کو جب اس کا بیٹا یعنی اس عورت کا شوہر گھر آیا تو اس نے کال کی روداد سناتے ہوئے بہو کے بدچلن ہونے کا بیان شروع کیا اور طرح طرح کے الزامات لگا دیئے۔ وہ شوہر بھی کوئی جاہِل قسم کا آدمی تھا، اس نے بغیر سوچے سمجھے بیوی کو مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ بیوی نے وَضاحَت دینا چاہی مگر اس کی بات سنے بغیر اسے رسیوں سے باندھ دیا اور مار مار کر بُری حالَت کر دی۔ پھر اس کی ساس اور شوہر نے اس عورت کے بھائی کو کال کی کہ ذرا آکر دیکھو تمہاری بہن نے کیا گُل کِھلائے ہیں۔ عورت کا بھائی اور ماں جب اس کے سسرال پہنچے تو ساس نے طعنے دینا شروع کر دیئے کہ تم نے اس کی کیسی تربیت کی ہے؟ اس نے تو ہماری غیرت کا جنازہ نکال دیا ہے۔ بھائی نے جب یہ سب سنا تو اس نے بھی بہن کو تھپڑ دے مارے۔ پھر انہوں نے اسے موبائل دکھایا کہ دیکھو تمہاری بہن کو وہ لڑکا کیسے کیسے میسج کر رہا ہے، کیسے تعلقات بنا کر رکھے ہیں۔ اب اس نے موبائل دیکھا تو اس کا دِماغ اور خراب ہو گیا، چنانچہ اس نے گن نکال کر چار گولیاں اپنی بہن کو مار دیں، وہ بے چاری وہیں دم توڑ گئی۔

ادھر دوسرے بھائی کو جب بہن کے انتقال کی خبر ملی تو اس نے تھانے جا کر سب گھر والوں کے خلاف ایف آئی آر (F-I-R) کٹوا دی۔ پولیس نے انکوائری کرتے ہوئے جب اس موبائل کا سارا ڈیٹا نکالا اور چھان بین کی تو پتہ چلا کہ اس بے چاری خاتون نے تو ایک ہی بار کال ریسیو کی تھی وہ تو کال ریسیو کرنے سے بچتی رہی۔ اس نے تو کبھی کسی میسج کا ریپلائی تک نہیں دیا تھا۔ جب بہن کو

www.dawateislami.net

قتل کرنے والے بھائی کو جیل میں حقیقتِ حال کا پتہ چلا تو اس نے وہیں خودکشی کرلی کہ یہ میرے ہاتھ سے کیا ہوگیا۔ یوں ایک رانگ نمبر سے آنے والی کال کی وجہ سے اصل بات معلوم کئے بغیر صرف شک کی بنیاد پر ہنستا بستا گھر تباہ و برباد ہوگیا۔

شکوک و شبہات سے بچئے

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے میں بیان کردہ تباہ و بربادی کے اسباب پر غور کیا جائے تو یہ چند باتیں سامنے آتی ہیں: شک و شبہ کی عادت، لاپروائی، بدگمانی، فریقین کے مُعَامَلے میں کسی کو صفائی و وضاحت کا موقع نہ دینا اور اپنوں پر اعتماد نہ کرنا وغیرہ۔ لیکن اس پورے معاملے میں تباہی و بربادی کی جو اصل وجہ بنی وہ شک ہے۔ کیونکہ شک ہی کی وجہ سے بدگمانی کی راہیں کھلتیں، تہمتیں لگتیں، بہتان بازیاں ہوتیں اور اپنوں پر سے اعتماد کمزور ہوتا ہے، بے جا غُصّہ و جذباتی پن پیدا ہوتا ہے، آپس کے معاملات میں کسی کو صفائی و وَضاحت دینے کا موقع نہیں ملتا، آخر کار نفرتیں بڑھ جاتیں اور رشتوں میں دراڑیں آجاتی ہیں۔

یاد رکھئے! جس طرح دنیوی معاملات میں شک کی وجہ سے خرابیاں پیدا ہوتی ہیں ایسے ہی دینی کاموں میں بھی شکوک و شبہات کا پیدا ہوجانا نقصان سے خالی نہیں۔ لہٰذا شک و شبہ اور وہم و گمان سے اپنے دل و دماغ کو پاک رکھئے، مثبت (Positive) اور نیک سوچ پیدا کیجئے! منفی (Negative) اور بُری سوچ سے پرہیز کیجئے! دِینِ اسلام ہمیں اسی کا حکم دیتا ہے۔ چنانچہ پارہ 26، سورۃُ الحُجُرات کی آیت نمبر 12 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ	ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! اس آیتِ مبارکہ میں اللہ پاک نے اپنے مومن بندوں کو بہت زیادہ

www.dawateislami.net

گمان کرنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ بعض گمان ایسے ہیں جو محض گناہ ہیں، لہٰذا احتیاط اسی میں ہے کہ زیادہ گمان کرنے سے بچا جائے۔[2]

اِمام فخرُ الدِّین رازی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (یہاں آیت میں گمان کرنے سے بچنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ) گمان ان باتوں کا سبب بنتا ہے جن کا ذکر اس سے پچھلی آیت میں ہوا (یعنی ایک دوسرے کا مذاق اڑانے اور برے نام رکھنے کا)، اس کے علاوہ گمان جہاں کئی برائیوں کو جنم دیتا ہے وہیں اس سے دل میں چھپی دشمنی بھی ظاہِر ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اگر گمان کرنے والا شخص ان باتوں کو اچھی طرح جان لے تو وہ بمشکل ہی کسی میں پائے جانے والے عیب کا یقین کرے گا، چہ جائیکہ وہ اشارے کنایوں میں اظہار کرے، کیونکہ کبھی کبھی دکھائی دینے والا کام بظاہر بُرا ہوتا ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا اس لئے ممکن ہے کہ کرنے والا اسے بھول کر کر رہا ہو یا دیکھنے والا غلطی پر ہو۔[3]

ہر گمان میں غور و فکر

حضرت علّامہ مولانا عبد اللہ بن عمر بیضاوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: آیتِ مُبارَکہ میں گمان کی زیادتی کو اس لئے پوشیدہ رکھا گیا تاکہ مسلمان ہر گمان کے بارے میں محتاط ہو جائے اور غور و فِکْر کرے، یہاں تک کہ اسے معلوم ہو جائے کہ اس گمان کا تَعَلُّق کس صورت سے ہے کیونکہ بعض گمان واجِب، بعض حَرام اور بعض مستحب ہیں۔[4] جیسا کہ اللہ پاک کے ساتھ اچھا گمان رکھنا واجِب اور نیک شخص کے ساتھ نیک گمان رکھنا مستحب ہے۔ اسی طرح اللہ پاک اور نیک شخص کے ساتھ بُرا گمان کرنا ممنوع و حرام ہے۔[5]

حضرت سفیان ثوری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: گمان دو طرح کا ہے: (1) دل میں آئے اور زبان سے بھی کہہ دیا جائے۔ یہ اگر مسلمان پر بُرائی کے ساتھ ہے تو گناہ ہے۔ (2) دل میں آئے اور زبان سے نہ کہا جائے، یہ اگرچہ گناہ نہیں مگر اس سے بھی دل کو خالی کرنا ضَروری ہے۔[6]

www.dawateislami.net

شک وشبہے کے نقصانات

بی بی آمنہ کے پھول، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: لوگوں سے منہ پھیر لو کیا تم نہیں جانتے کہ اگر تم لوگوں میں شک کو تلاش کروگے تو انہیں خراب کردوگے یا تباہی میں ڈال دوگے۔[7]

پیارے اسلامی بھائیو! خواہ مخواہ کسی مسلمان کے چال چلن اور گفتگو کے بارے میں شک و شبہ کی عادت انتہائی بُری ہے، اس کی وجہ سے بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ شکوک و شبہات کے کیا کیا نقصانات ہیں اور یہ ایک مسلمان کو کس طرح گناہوں کی طرف لے جاتے ہیں، ذیل میں چند ایک ملاحظہ فرمائیے:

❶ بدگمانی کا سبب

ہر کسی کو شک کے دائرے میں رکھنے اور منفی سوچ لئے شکی نظروں سے دیکھتے رہنے سے دل میں بُرے خیالات اور وسوسے پیدا ہوتے ہیں، جو آہستہ آہستہ اتنے مضبوط ہو جاتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے کے بارے میں بدگمانی کا شکار ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی نگران اپنے ماتحت کے ہر کام کو شک کی نگاہ سے دیکھے، اس کے کام کا معیار اچھا ہونے کے باوجود وسوسوں کا شکار رہے اور بغیر کسی ثُبوت کے دل ہی دل میں یہ گمان کرلے کہ میرا ماتحت کارکردگی پیش کرنے میں غلط بیانی کر رہا ہے تو بلاشبہ ایسا نگران بدگمانی کا شکار ہے۔ اسی طرح مدنی مشورے میں دیر سے آنے والے اسلامی بھائی نے اپنا کوئی عذر پیش کیا مگر نگران کے دل میں یہ خیال آئے کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے اور پھر وہ اس کا اظہار زبان سے بھی کردے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تو یاد رکھئے ایسا کرنا جہاں بدگمانی ہے وہیں سامنے والے کا دل دُکھانے کا سبب بھی ہے اور بدگمانی و دل دُکھانا دونوں حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں۔ جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

www.dawateislami.net

ہے: بدگمانی سے بچو بے شک بدگمانی بدترین جھوٹ ہے۔[8] ایک روایت میں ہے: جس نے اپنے مسلمان بھائی سے بُرا گمان رکھا بیشک اس نے اپنے رَبِّ کریم سے بُرا گمان رکھا۔[9]

❷ تہمت کا سبب

پیارے اسلامی بھائیو! شک و شبہ میں مبتلا رہنا بسا اوقات تہمت کا سبب بھی بن جاتا ہے۔ مثلاً کسی ذِمّہ دار یا نگران کے پاس مال و دولت اور گاڑی یا اچھا مکان دیکھ کر یہ کہنا کہ یہ شخص مَدَنی عطیات کو اپنے استعمال میں خرچ کرتا ہے، تہمت ہے۔ اِسی طرح بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں ایک وَبا یہ بھی پھیلتی جارہی ہے کہ اگر کوئی اِمام مسجد اچھے کپڑے پہن لے یا اپنے ہی خرچ پر عمرے کی سعادت حاصِل کرلے تو سننے کو ملتا ہے دیکھو! اِمام صاحب مسجد کے پیسوں سے مزے کررہا ہے یہاں تک کہ مدینہ بھی دیکھ لیا ہے۔

یاد رکھئے! کسی پر الزام و تہمت لگانا بہت بڑا گناہ اور عذاب کا باعث ہے۔ جیسا کہ ایک بار مکی مدنی، رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خواب میں دیکھے ہوئے کئی مَناظِر کا ذکر کیا تو یہ بھی ارشاد فرمایا کہ کچھ لوگوں کو زبانوں سے لٹکا ہوا دیکھ کر جب اُن کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ لوگوں پر بغیر کسی وجہ کے گناہ کا اِلزام لگانے والے ہیں۔[10]

حسد، وعدہ خِلافی، جھوٹ، چُغلی، غیبت و تہمت | مجھے ان سب گناہوں سے ہو نفرت یارسولَ اللہ[11]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

❸ تجسس کا سبب

شک و شبہ کی عادت انسان کو کسی کی ٹوہ میں لگانے پر بھی آمادہ کرتی رہتی ہے، آخر کار وہ لوگوں کے عیب و گناہ جاننے کی کوشش میں لگ جاتا ہے۔ ایسا شخص دوسروں سے جان بوجھ کر اس طرح کے سوالات کرتا ہے جن سے عیبوں کی معلومات ہوسکے۔ مثلاً دعوتِ اسلامی کے فُلاں

www.dawateislami.net

حلقے کی مشاوَرت کا نیا نگران آپ کو کیسا لگا؟ اسلامی بھائیوں کو جھاڑتا تو نہیں؟ نگران سے یہ پوچھنا: فُلاں مُبَلِّغ آپ کی بات مانتا ہے یا اپنی چلاتا ہے؟ فُلاں کو تنظیمی ذِمَّہ داری سے ہٹا دیا، کیا اس کا کردار کمزور تھا؟ فُلاں مدرّس یا ناظم کو فارِغ کر دیا، اُس نے کیا گڑبڑ کی تھی؟ کسی مُبَلِّغ سے پوچھنا: سچ سچ بتایئے گا کہ آپ نے آج کا بیان اپنی واہ واکروانے کیلئے کیا یا رِضائے اِلٰہی کی خاطر؟[12] اے کاش! ہماری نظر اپنی ہی خامیاں تلاش کرے، آیئے! اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کرتے ہیں:

کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور | سنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکِرہ یا ربّ[13]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلی اللہُ علیٰ محمد

❹ اعتماد کی کمزوری کا باعث

پیارے اسلامی بھائیو! شک و شبہ میں مبتلا شخص کسی پر اِعْتِماد و بھروسا کرنے میں بھی تردُّد کا شکار رہتا ہے۔ رفتہ رفتہ اپنے شبہات کی بنا پر وہ لوگوں پر اِعْتِماد کرنا ہی چھوڑ دیتا ہے۔ اس طرح وہ دینی اور دنیوی کاموں میں بہت نقصان اٹھاتا اور ہمیشہ غیر مطمئن رہتا ہے۔ اگر کسی ذِمَّہ دار میں یہ بُری عادت ہو تو وہ دعوتِ اسلامی کی ترقی میں رکاوٹ کا سبب بنتا ہے کیونکہ اعتماد نہ ہونے کی وجہ سے وہ ماتحت اسلامی بھائیوں کو نہ تو دینی کام کرنے کے مواقع فراہم کرتا ہے اور نہ ہی ان کو کسی بڑی ذِمَّہ داری پر آنے دیتا ہے۔

شک کے نفسیاتی و طبی نقصانات

❀ شک انسان کو بے چین اور پریشان کر دیتا ہے۔ ❀ اس سے خود اعتمادی ختم ہو جاتی ہے۔ ❀ احساسِ کمتری بڑھ جاتی ہے۔ ❀ شکی آدمی کی زندگی بہت سی مشکلات کا شِکار رہتی ہے۔ ❀ شکی مزاج لوگ دوسروں کو بھی بدظن کر دیتے ہیں۔ ❀ شک و شبہ کی عادت میں مبتلا لوگ عام لوگوں کی نسبت کہیں زیادہ ذہنی بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ ❀ شک کی عادت دل کی

www.dawateislami.net

بیماریوں اور ہارٹ اٹیک کا بھی باعث بنتی ہے۔ ❀ یونیورسٹی آف ایسٹرن فن لینڈ کی ایک تحقیق نے یہ ثابت کیا ہے کہ شکی مزاج لوگوں میں ڈیمینشیا (Dementia)[1] اور خصوصاً الزائمر (Alzheimer)[2] کی بیماری عام پائی جاتی ہے۔ ہر وَقت شکوک و شبہات میں پڑے رہنے سے ڈیمینشیا کی بیماری کا خطرہ 3 گنا تک بڑھ جاتا ہے۔ ❀ ہر کسی پر شک کرنے والے کی معاشرے میں کوئی عزّت نہیں ہوتی۔ ❀ منفی سوچ اور شک کی وجہ سے انسانی طبیعت مایوسی، خوف اور وہم جیسے نفسیاتی امراض کا شِکار ہو جاتی ہے۔

شک کا علاج

اے عاشقانِ رسول! شک کے نقصانات اور اس کی بربادیوں سے بچنے کیلئے اپنے مسلمان بھائی کی خوبیوں کو مثبت (Positive) انداز سے دیکھئے۔ کیونکہ جب کسی کی خوبیاں اچھی سوچ سے دیکھیں گے تو اس کی کوئی کمزور بات ہمیں گناہوں بھرے خیال کی طرف نہیں لے کر جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ نیک بننے کی کوشش جاری رہنی چاہئے، اس لئے کہ جو خود نیک ہوتا ہے وہ دوسروں کے بارے میں ہمیشہ اچھا گمان رکھتا ہے اور جو خود بُرے کاموں میں مشغول رہتا ہے، اُسے دوسرے بھی اپنے جیسے ہی دکھائی دیتے ہیں۔ جیسا کہ عربی کا ایک مقولہ ہے: اِذَا سَآءَ فِعْلُ الْمَرْءِ سَاءَتْ ظُنُوْنُهٗ یعنی جب کسی کے کام بُرے ہو جائیں تو اس کے گمان بھی بُرے ہو جاتے ہیں۔[14]

1... ڈیمینشیا (Dementia) ایک ایسا لفظ ہے جس کے ذریعے بیماریوں کے ایک گروپ کو بیان کیا جاتا ہے۔ یہ بیماریاں کسی بھی شخص کے دماغ اور اس کے کام کرنے کے انداز پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

2... الزائمر بھولنے کی بیماری ڈیمینشیا کی سب سے بڑی قسم ہے۔ اس بیماری میں دماغ کے مخصوص خلیے مرنا شروع ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے یادداشت، سوچنے اور طرزِ عمل کی صلاحیتیں متاثِّر ہوتی ہیں۔

www.dawateislami.net

اچھی صحبت اختیار کیجئے، منفی سوچ رکھنے والے اور بُرے لوگوں کی صحبت سے بچئے، کیونکہ بُرے لوگوں کی صحبت اچھوں کے بارے میں شکوک و شبہات اور بدگمانی پیدا کرتی ہے۔ کسی کے متعلق شک و شبہ کا شکار ہونے کے بجائے اس کے بارے میں حُسنِ ظن سے کام لیجئے۔ مثلاً کسی اسلامی بھائی کے دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے کے سبب ہمارے دِل میں اُس کے بارے میں رِیاکاری کا شک ہو تو اس کے عمل کو اِخلاص پر محمول کرتے ہوئے حُسنِ ظن قائم کیجئے۔ کیونکہ اچھا گمان عِبَادَت ہے، فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: اچھا گمان اچھی عبادت سے ہے۔[15]

حضرت علامہ عبد الغنی نابلسی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: جب کسی مسلمان کا حال پوشیدہ ہو (یعنی اس کے نیک ہونے کا بھی احتمال ہو اور بد ہونے کا بھی) تو اُس سے حُسنِ ظن (یعنی اچھا گمان) رکھنا مستحب اور اُس کے بارے میں بدگمانی حَرام ہے۔[16]

شک و شبہ کی عادتِ بد سے بچنے کے لئے اللہ پاک سے دعا کرتے رہئے، اِن شاءَ اللہ اس بری عادت سے چھٹکارا مل ہی جائے گا۔

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے:

❁ یہ کہنا مناسب نہیں: فُلاں ذِمّہ دار میرا فون نہیں اٹھاتا، بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ”میرا فون ریسیو (Receive) نہیں ہوا۔“[17]

❁ کسی وَضاحَت طَلَب معاملے میں ذِمّہ دار سے براہِ راست بات کیجئے، محض حجاب کی وجہ سے خاموش نہ رہئے، ورنہ آپ غلط فہمی کا شکار ہو سکتے ہیں۔[18]

اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ ہمیں شک کی بیماری سے نجات عطا فرمائے اور دوسروں کے

www.dawateislami.net

متعلّق ہمیشہ حُسنِ ظن قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. جامع صغیر، ص320، حدیث 5191
2. تفسیر ابن کثیر، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ:12، 4/138 ملتقطاً
3. تفسیر کبیر، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ:12، 10/110
4. تفسیر بیضاوی مع حاشیہ شیخ زادہ، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ:12، 7/652 ملتقطاً
5. تفسیر صراط الجنان، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ:12، 9/433 بتصرف
6. تفسیر خازن، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ:12، 4/182 بتصرف قلیل
7. معجم کبیر، 8/314، حدیث:16221
8. بخاری، کتاب النکاح، باب لایخطب علی خطبۃ اخیہ... الخ، ص1324، حدیث:5143
9. کنز العمال، کتاب الاخلاق، ظن السوء، الجزء الثالث، 2/199، حدیث:7584
10. شرح الصدور، الباب الخامس والثلاثون، باب: ماینجی من عذاب القبر، ص132
11. وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص332
12. نیکی کی دعوت، ص401
13. وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص83
14. فیض القدیر، 3/157، تحت الحدیث:2901
15. ابو داود، کتاب الادب، باب فی حسنِ الظن، ص781، حدیث 4993
16. الحدیقۃ الندیۃ، الخلق الرابع والعشرون، حسن الظن بالمومنین، 3/174 ملخصًا
17. مدنی مذاکرہ، 5 ذوالحجۃ الحرام 1435ھ بمطابق 30 ستمبر 2014ء
18. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 7 تا 8 رجب 1434ھ بمطابق 18 تا 17 مئی 2013ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

❷ ترقی کے مدنی پھول

درودِ پاک کی فضیلت

اَمیرُ المومنین حضرت ابو بکر صِدّیق رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: پانی جس تیزی سے آگ بجھاتا ہے دکھی دلوں کے طبیب، اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُود پڑھنا اس سے بھی زِیادَہ تیزی سے گناہ مٹاتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

ہمتِ مرداں مددِ خدا

حضرت سَعدُ الدِّین مسعود بن عمر تفتازانی رحمۃُ اللہِ علیہ دورانِ طالبِ علمی اس قدر کمزور یادداشت رکھتے تھے کہ ان کی یادداشت کے کمزور ہونے کی مثال دی جاتی تھی۔ اس کے باوجود انہوں نے ہمت نہ ہاری بلکہ کسی کی باتوں کو دل میں لائے بغیر اپنے اسباق پڑھنے اور یاد رکھنے کیلئے کوشش اور محنت جاری رکھی۔ ایک دن یہ سبق یاد کرنے میں مصروف تھے کہ ایک اجنبی شخص نے آکر کہا: سعد الدین! آیئے! سیر و تفریح کو چلتے ہیں۔ فرمانے لگے: مجھے سیر و تفریح کے لئے پیدا نہیں کیا گیا، بار بار سبق یاد کرنے کے باوجود مجھے سبق یاد نہیں ہو پاتا، تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں سیر کو چلا جاؤں اور ابھی تک میں نے اپنا سبق بھی یاد نہ کیا ہو۔ یہ سن کر وہ شخص چلا گیا، کچھ دیر بعد پھر لوٹ آیا اور دوبارہ سیر و تفریح کے لئے چلنے کو کہا۔ انہوں نے پھر پہلے کی طرح ہی جواب دیا اور سبق یاد کرتے رہے۔

وہ پھر چلا گیا لیکن کچھ دیر بعد دوبارہ لوٹ آیا اور اب کی بار کہنے لگا: آپ کو آخری نبی، محمد

www.dawateislami.net

عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یاد فرمارہے ہیں۔ یہ سن کر ان کے بدن پر کپکپی طاری ہوگئی اور ننگے پاؤں ہی محبوب رَبِّ اکبر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دیدار کے لئے دوڑ پڑے یہاں تک کہ شہر سے باہَر ایک ایسی جگہ جا پہنچے جہاں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صَحابۂ کِرام کے ساتھ پودوں کی آڑ میں جلوہ فرما تھے۔ آپ نے ان کو یوں آتے دیکھا تو مسکراتے ہوئے اِرشَاد فرمایا: ہمارے بار بار بلانے پر کیوں نہیں آئے؟ تو انتہائی عاجزی سے عرض کی: یَارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ یاد فرمارہے ہیں۔ آپ چونکہ میرے حافظے کی کمزوری سے بخوبی آگاہ ہیں، لہٰذا میں آپ کی بارگاہ میں اپنے مَرَض سے شفا کا طَلَب گار ہوں۔

حضرت سَعدُ الدِّین رحمۃُ اللہِ علیہ کی فریاد سن کر دریائے رحمت جوش میں آیا اور دو عالَم کے مالک و مختار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: منہ کھولو۔ انہوں نے منہ کھولا تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنا لُعابِ دَہَن ان کے منہ میں ڈال کر دعا فرمائی اور کامیابی کی بشارت عطا فرما کر گھر لوٹ جانے کا حُکم اِرشَاد فرمایا۔ جب گھر لوٹے تو علم و نور سے منوَّر ہو چکے تھے۔ اگلے دن استاذ صاحب کے درس میں حاضِر ہوئے تو دورانِ سبق انہوں نے کچھ علمی سوالات کئے (جو معنوی اعتبار سے باریک بینی اور گہری سوچ کا نتیجہ تھے)۔ درس میں شریک طلبہ ان سوالات کی گہرائی تک نہ پہنچ سکے اور فضول سمجھ کر توجہ نہ دی، مگر ان کے استاذ قاضی عَضُدُ الدِّین رحمۃُ اللہِ علیہ جو بذاتِ خود میدانِ علم کے شہسوار تھے، کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمانے لگے: اے سَعدُ الدِّین! آج تم وہ نہیں ہو جو کل تھے۔ پھر حضرت سَعدُ الدِّین تَفتازَانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے تمام واقعہ استاذ صاحب کی بارگاہ میں بیان کر دیا۔[2]

یقین مُحکَم، عَمَل پیہم، مَحَبَّت فاتحِ عالَم | جہادِ زندگانی میں یہ ہیں مَردوں کی شمشیریں

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

www.dawateislami.net

مقصد پانے کی لگن

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دِین عِلْمِ دین سیکھنے یعنی اپنا مقصد پانے کا کیسا جذبہ رکھتے تھے، جیسا کہ حضرت سَعدُ الدِّین تفتازانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے حافظے کی اشد کمزوری کے باوجود ہمت نہ ہاری بلکہ مسلسل کوشش سے کامیابی کا سفر جاری رکھا، بالآخر کوششیں رنگ لائیں، جذبہ کام آگیا اور کرم ہوا کہ نگاہِ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بَرَکت سے آج ان کا شمار بڑے بڑے علما کی صف میں ہوتا ہے اور ان کی کتابیں درسِ نظامی (عالم کورس) کے نصاب میں اہم ترین کتب شمار کی جاتی ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ ترقی کے سفر میں آنے والی مشکلات کا مُقابلہ حوصلہ ہارے بغیر بہادری اور جواں مردی سے کرنا چاہئے اور منزلِ مقصود کو پیشِ نظر رکھ کر ہمیشہ محنت و کوشش جاری رکھنا چاہئے، کیونکہ اللہ پاک کسی کی محنت کو کبھی ضائع نہیں فرماتا، لہٰذا کوشش جاری رکھتے ہوئے اپنے معاملات اللہ پاک کے سپرد کر دیں، نہ جانے کب، کہاں اور کس وقت محنت و کوشش رنگ لے آئے اور ہم پر بھی کرم ہو جائے۔

کوشش کامیابی کی کنجی ہے

یاد رکھئے! استقامت کے ساتھ کی جانے والی کوشش ہمیشہ رنگ لاتی ہے، آپ نے کئی بار دیکھا ہو گا کہ چیونٹی جب پُر عزم ہو کر اپنے مَقْصَد کی جانب قدم بڑھاتی ہے تو بلندی پر چڑھتے ہوئے بسا اوقات منزل سے بالکل قریب پہنچ کر گر بھی جاتی ہے، لیکن اس کی کوشش میں ذرہ برابر کمی نہیں آتی اور ایک مرتبہ پھر وہ نئے سرے سے سفر شروع کرتی ہے، اگرچہ وہ ہزار مرتبہ بھی عین منزل پر پہنچ کر گر جائے لیکن اس کے عَزْم جواں پر بڑھاپا طاری نہیں ہوتا، مسلسل کوشش سینکڑوں مرتبہ ناکام ہونے کے باوجود اسے تھکنے نہیں دیتی اور آخر کار معمولی جسامت

www.dawateislami.net

رکھنے والی چیونٹی پے در پے ناکامیوں کے باوجود محض لگن اور مسلسل کوشش سے اپنا ہدف و مقصد پا ہی لیتی ہے،[3] لہٰذا چیونٹی سے سبق حاصل کرتے ہوئے ہمت نہ ہاریئے۔ بلکہ ہمّت ہارنے کا لفظ ہی اپنی ڈِکشنری سے نکال دیجئے۔ اس لئے کہ بسا اوقات دیکھا جاتا ہے کہ کچھ اسلامی بھائی معمولی سی پریشانی یا کسی گھریلو آزمائش کی وجہ سے دینی کاموں کی برکات سے محروم ہو جاتے ہیں، مثلاً مَدَنی قافلے کے لئے کئی اسلامی بھائیوں کو دعوت دی، بعض نے شرکت کا بھی کہا، مگر عین موقع پر ایک بھی نہ پہنچا۔ نمازِ فجر کے لئے جگانے کے لئے کوئی ساتھ نہیں دیتا، تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کے لئے بھی سو بہانے سننے کو ملتے ہیں، علاقائی دورے کے لئے گھر گھر جانے کو کوئی تیار ہی نہیں وغیرہ۔

یاد رکھئے! اگر ہم ہمّت ہارنے کے بجائے ترقی کی راہیں تلاش کریں اور اپنی کمزوریوں کو جان کر انہیں دُور کر کے آگے سے آگے بڑھنے کے عملی اقدامات کریں تو بلاشبہ ہمارے ہاں دَعْوَتِ اسلامی کے دینی کاموں کو مدینے کے 12 چاند لگ جائیں گے۔ اِن شاءَ اللہ

حقیقی کامیابی

پیارے اسلامی بھائیو! دنیا کا ہر انسان ترقی و کامیابی کا خواہش مند ہوتا ہے، ہر کوئی یہی چاہتا ہے کہ کامیابی اس کے قدم چومے۔ اس لئے ہر ایک اپنے مطابق کامیابی کا معیار بنائے ہوئے ہے، کوئی کاروبار میں اضافے کو کامیابی سمجھتا ہے تو کوئی بہت زیادہ مال و دولت کو ترقی قرار دیتا ہے۔ کوئی عہدے و اِقْتِدار مل جانے کو کامیابی خیال کرتا ہے تو کوئی اپنا معیارِ زندگی بلند کر لینے کو کامیابی کا نام دیئے ہوئے ہے، مگر حقیقی کامیابی کیا ہے؟ اس کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ یاد رکھئے! اصل ترقی اور کامیابی اللہ پاک کی بارگاہ میں کامیاب ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کی زِندگی میں راحت پانا ہے۔ اِرشادِ باری ہے:

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ | ترجَمۂ کنز الایمان: تو وہ جو ایمان لائے اور اچھے

www.dawateislami.net

فَیُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِیْ رَحْمَتِهٖؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ﴿۳۰﴾ (پ25، الجاثیۃ:30)

کام کئے ان کا رب انہیں اپنی رحمت میں لے گا یہی کھلی کامیابی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ قیامت کے دن جہنم سے نجات مل جانا اور جنت میں داخلہ نصیب ہو جانا ہی حقیقی طور پر بڑی کامیابی ہے، لہٰذا ہر شخص کو چاہئے کہ وہ دنیا کی عارضی کامیابی حاصل کرنے کے مقابلے میں آخرت کی ہمیشہ رہنے والی کامیابی حاصِل کرنے کی زیادہ کوشش کرے۔ [4] یعنی اچھے اور نیک کام بجالائے، مثلاً اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرے۔ ماں باپ کا حکم مانے، رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے، مسلمان بھائیوں سے ہمدردی سے پیش آئے، نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے منع کرے۔ اپنی اصلاح کی کوشش کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اصلاح کی بھی کوشش کرتا رہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں ہمیں اچھائی والے کام کرنے کی ہی سوچ دی جاتی ہے، لہٰذا ہمیں ہر دم اس پیارے پیارے دینی ماحول سے وابستہ رہ کر اس کے دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیتے رہنا چاہئے، اپنے شعبے یا دیگر 12 دینی کاموں میں ترقی کی نئی نئی راہیں نکالنی چاہئیں، ہر ذِمّہ دار کو غور کرتے رہنا چاہئے کہ میری تنظیمی ذِمّہ داری سے قبل میرے ذیلی حلقے / حلقے / علاقے یا شعبے میں کتنا دینی کام تھا، میری ذِمّہ داری کے بعد اس میں کتنی ترقی ہوئی؟ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ تنظیمی ذِمّہ داری کے عرصے میں نعمت کی قدر نہیں ہو پاتی بلکہ کسی سبب سے ذِمّہ داری کی نعمت سے محرومی کے بعد احساس ہوتا ہے کہ کاش! میں یہ یہ دینی کام کر لیتا مگر اُس وقت سِوائے ندامت کے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم اپنی پیاری پیاری نمازی بڑھاؤ، مسجد بناؤ تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کی ترقی کیلئے ہر وقت اچھی اچھی نیّتوں سے غور و فکر کرنے کے ساتھ ساتھ ترقی کے عملی اقدامات بھی کرتے رہے تو اِن شاءَ اللہ کامیابی ہمارے قدم چومے گی اور دونوں جہاں میں ہمارا

www.dawateislami.net

بیڑا پار ہو جائے گا۔ آیئے ترقی کرنے کے بارے میں چند مفید باتیں جانتے ہیں۔ اللہ کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

ترقی کرنے کے متعلق چند مفید باتیں

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نِیَّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[5] اس لئے ہر ذِمَّہ دار اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے عطا کردہ **نیک اعمال** میں سے اچھی اچھی نیّتوں والے پہلے **نیک عمل** پر عَمَل کرتے ہوئے، یہ نِیَّت کرتا رہے کہ میں اللہ پاک کی رضا اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خوشنودی کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں ترقی کی کوشش کروں گا۔ اِن شاءَ اللہ

❶ قرآنِ کریم کی تعلیمات پر عمل کیجئے

اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ كِتٰبًا فِیْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰﴾ (پ17، الانبیآء:10)

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب اتاری جس میں تمہاری ناموری (تمہارا چرچا) ہے تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا قرآنِ کریم پر ایمان لانا اور اس کے احکامات و تعلیمات پر عمل کرنا عزّت و شُہرت کا باعِث ہے اور تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمانوں نے قرآنِ کریم کے دامن کو مَضْبُوطی سے تھامے رکھا اور اس کی ہدایات و احکامات پر کامِل عَمَل کیا تب تک وہ شُہرت و نامُوَری اور عزّت و کرامت کی بلندیوں پر فائز رہے اور ہر میدان میں غَلَبہ و نُصْرَت اور کامیابی حاصِل کرتے رہے۔ پھر جب قرآنِ عظیم کی تعلیمات پر عَمَل سے دُور ہونا شروع ہوئے،

www.dawateislami.net

ان کی عزّت، شُہرَت، ناموری اور دبدبہ خَتْم ہونا شروع ہو گیا اور آہستہ آہستہ مسلمان مغلوب ہونا شروع ہو گئے اور اب ان کا حال یہ ہے کہ جہاں بن پڑا وہاں کفار مسلمانوں کی سرزمین پر قابِض ہیں اور جہاں نہیں بن پڑا وہاں مسلمانوں کی اِقتصادیات، معاشیات اور درپردہ مسلمانوں کی ذِہنیت، سوچ اور کلچر پر قابِض ہیں اور مسلم حکمرانوں کو اپنی انگلیوں کے اشاروں پر نچا رہے ہیں۔[6] کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

وہ مُعَزَّز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر | اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

❷ علم حاصل کیجئے

علم کے بغیر دنیا کے کسی بھی شعبے میں ترقی ممکن نہیں۔ یہ بات ثابِت شدہ ہے کہ جو شخص جس شعبے میں کام کرنا چاہتا ہے، اگر اسے اپنے شعبے کے حوالے سے معلومات نہ ہوں یا کم ہوں تو وہ خطائیں زیادہ کرتا ہے، جس کے نتیجے میں ترقی کے بجائے تنزُّلی کا سامنا کرنا پڑتا اور وہ شعبہ بھی اپنے مقصد کے حُصُول میں ناکام نَظَر آتا ہے۔ چنانچہ آپ کا تَعَلُّق دعوتِ اسلامی کے جس بھی شعبے سے ہو، اس کی ترقی کیلئے بہتر یہ ہے کہ اس سے متعلِّق سب سے پہلے کام کرنے کے رہنما اصول دار الافتا اہلسنت کی رہنمائی سے حاصِل کریں۔ اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اپنے شعبہ کے نکات اور اس کے دیگر دینی کاموں کی تفصیل تحریر فرما کر متعلقہ رُکنِ شوریٰ / نگرانِ شعبہ کے ذریعے مفتی صاحب کو پیش کر دیں۔ پھر وہ جو رہنمائی عطا فرمائیں اس پر عمل کیجئے، یا پھر اپنے متعلقہ رُکنِ شوریٰ / نگرانِ شعبہ کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے شعبے المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر) کی مدد سے تحریری نصاب تیار کروالیجئے۔

❸ علما سے مربوط رہئے

شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: عُلَما کے قدموں سے ہٹے تو بھٹک

www.dawateislami.net

جاؤ گے۔ لہٰذا نگران اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ بالخصوص دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ عُلَما کو اپنی مُشَاوَرَت کا رُکن بنائیں کیونکہ ان ذِمَّہ داریوں کو نبھانے کے شرعی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے وسیع عِلْم درکار ہے، لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ خوفِ خدا رکھنے والے، تقویٰ اور پرہیز گاری سے مزین عُلَما کو دینی کاموں کے دوران اپنے ساتھ رکھیں کیونکہ ایسے حضرات کو آپ سے کوئی دُنیَوی لالچ ہو گی نہ وہ آپ کے ذریعے کسی منصب کے خواہش مند ہوں گے، بلکہ وہ احسن انداز سے نگران کی اصلاح بھی کرتے رہیں گے۔ البتہ! خوشامد کرنے والے اسلامی بھائی کو ہرگز ہرگز اپنے زیادہ قریب آنے دیں نہ لوگوں کی تعریف سے خوش ہو کر تکبُّر کا شکار ہوں کیونکہ یہ اُمُور بالخصوص نگران کے لئے زہرِ قاتل ہیں۔[7]

❹ اِطاعت شعار بنئے

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: اگر تم پر کوئی ناک کٹا حبشی غلام بھی حاکم (نگران) بنا دیا جائے، جو تم کو اللہ پاک کی کتاب کے مطابق چلائے تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔[8] لہٰذا! جب تک مدنی مرکز آپ کو شریعت کے مطابق کوئی بھی دینی کام کرنے کو کہے، اسے راضی خوشی بجالائیے۔ کسی بھی تحریک یا ادارے کے ذمہ دار کی اَہَم ترین خُصُوصِیَّت اِطاعت کو سمجھا جاتا ہے۔[9]

❺ مسلسل کوشش کیجئے

ہر کوئی جانتا ہے کہ بغیر عمل کے کچھ حاصِل نہیں ہوتا۔ زندگی میں کامیابی کی قیمت، مسلسل کوشش کی صورت میں ادا کرنا پڑتی ہے۔ لہٰذا دینی کام خوب کوشش کے ساتھ کریں، اِن شاءَ اللہ اس کا صلہ آپ کو خوش گوار زندگی اور کامیابی کی صورت میں ملے گا۔ یاد رکھئے! دن رات کی مسلسل کوشش اِنسان کو ناکامی کے گڑھے سے نکال کر کامیابی کی بلندیوں تک پہنچا دیتی ہے۔ بڑے بڑے اہداف مسلسل کوشش کی بَرَکت سے پایۂ تکمیل تک پہنچ سکتے ہیں۔

www.dawateislami.net

❻ خود اعتمادی پیدا کیجئے

ایک باصلاحیت شخص میں خود اعتمادی کی کمی ہو تو وہ اس کار کی طرح ہے، جس میں اسپارک پلگ نہ ہوں۔ گویا اُس کے پاس بہت سارے تجربات تو ہیں لیکن خود اعتمادی نہ ہونے کی وجہ سے ان کا دُرُست استعمال نہیں کر سکتا۔ خود اعتمادی ایسا نسخہ ہے جو ہماری کام کرنے کی صلاحیت کو کئی گُنا بڑھا دیتا ہے۔ یاد رکھئے! وہی شخص کامیاب ہوتا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ واقعتاً کچھ کر سکتا ہے۔ خود اعتمادی کے حصول کے لئے ہر وقت باوُضو رہنا بہت فائدہ مند ہے۔[10] مزید یہ کہ اپنے اردگرد کی اچھی اور مثبت باتوں پر غور و فکر کیا جائے۔ دینی کاموں اور مختلف اوقات میں ملنے والے اہداف کو پورا کرنے کے لئے اپنے اندر خود اعتمادی پیدا کرتے ہوئے نئے نئے اقدامات کئے جائیں، البتہ نئے کام کرنے کیلئے اپنے نگران کی مشاورت و اجازت ہونی چاہئے۔

❼ جذبہ پیدا کیجئے

کامیابی پانے کیلئے اپنے کام کو کر گزرنے کا بھرپور جذبہ پیدا کیجئے، پھر مشکل کام بھی آسان محسوس ہو گا۔ اس کے لئے بزرگانِ دِیْن کے ایسے واقعات کا مطالعہ کیجئے جن میں انہوں نے اپنے جذبے کے بل بوتے پر ناممکن کو بھی ممکن بنا دیا ہو، جیسا کہ لشکرِ اسلام کے عظیم سپہ سالار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ جنگ یرموک میں 60 ہزار کی فوج کے مقابلے میں صرف 60 افراد کے ساتھ شریک ہوئے اور پورا دن سخت مقابلہ کرتے ہوئے 5 ہزار کو واصِلِ جہنّم کیا اور باقیوں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔[11]

❽ صحت کا خیال رکھئے

صِحَّت اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے۔ صِرف اور صِرف ایک صِحَّت مند جسم ہی بے پناہ توانائی کے ساتھ کام کر سکتا ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی کی 2 بنیادی ضروریات یعنی کھانے اور سونے

www.dawateislami.net

میں کمی وزیادتی سے کام لیں تو ہماری صِحَّت اور ذہنی سُکون بُری طرح متاثّر ہوتے ہیں۔ لہٰذا اپنے سونے، جاگنے اور کھانے پینے میں میانہ روی اختیار کیجئے تاکہ صحت بہتر رہے اور دینی کاموں میں مدد و ترقی ملتی رہے۔

❾ مشاورت کیجئے

کسی بھی کام میں مشاورت سے کم وَقْت میں اچھے اور مثبت نتائج حاصِل ہوسکتے ہیں، حبیبِ خُدا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص کسی کام کا ارادہ کرے اور اس میں کسی مسلمان سے مشورہ کرے، اللہ پاک اسے دُرُست کام کی ہِدایت دے دیتا ہے۔[12] یاد رکھئے! مُشَاوَرَت سے ذِمَّہ داران کی حَوْصَلہ افزائی ہوتی، دینی کام کرنے کا شوق پیدا ہوتا اور جذبات بڑھتے ہیں۔ مُشَاوَرَت نہ کرنے کی صورت میں نئے تجربات میں وَقْت اور بے جا مال خرچ ہونے کے ساتھ ساتھ بسا اوقات کامیابی نہ ملنے کی صورت میں شرمندگی کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔

❿ وقت کی قدر کیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے وقت کی قدر کیجئے کیونکہ اسے ضائع کرنا ناکامی کا سبب ہے، کامیاب لوگوں کی زندگیوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت کے انتہائی قدر دان تھے، لہٰذا ہم اپنا ذہن بنالیں کہ وَقْت کو ضائع نہیں کرنا، سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذریعے فضول گپ شپ نہیں کرنی، کھیل کود میں وقت برباد نہیں کرنا، موبائل پر گھنٹوں فضول باتیں نہیں کرنی، چوک پر بیٹھ کر باتوں ہی باتوں میں ٹائم کو نہیں اُڑانا، بلکہ اس وَقْت کو اللہ پاک کی یاد، تِلاوتِ قرآن، دُرُود شریف پڑھنے اور نیکی کی دعوت دینے میں لگانا ہے۔

⓫ محاسبہ کیجئے

کامیابی کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنا روزمرہ کا ایک ٹائم ٹیبل بنا کر اس کے مطابق

www.dawateislami.net

محاسبہ کیا کریں تاکہ خود احتسابی کے عادی ہو سکیں، مگر یاد رکھئے! خود احتسابی کے لئے یک سوئی اور ضمیر کی عدالت کا ہونا لازِم ہے، یعنی ہمارے ضمیر کی عدالت یہ فیصلہ کرے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟ کچھ لمحے کے لئے سر جھکا کر اپنے کاموں کی سابقہ کارکردگی کا جائزہ لیں کہ کہاں سے چلے تھے اور آج کہاں ہیں؟ نفع میں جارہے ہیں یا نقصان میں؟ اگر نفع میں ہوں تو اللہ پاک کا شکر ادا کیجئے اور مزید بہتری کے لئے کوشش فرمایئے۔ نفع سے مراد یہ ہے کہ دینی کاموں میں ترقی ہوئی ہو، شعبہ / کابینہ کی کارکردگی میں اضافہ ہوا ہو، مسائل کم ہوئے ہوں اور تقرُّری مکمل ہو تو نفع میں ہیں۔ اگر کاموں میں تنزُّلی ہوئی ہو، شعبہ / کابینہ کی کارکردگی میں کمی واقع ہوئی ہو، مسائل بڑھے ہوں تو سمجھ جایئے کہ ہم نقصان اٹھا رہے ہیں۔ لہٰذا فوراً سنبھل جایئے اور پختہ عزم کے ساتھ اپنے نگران کی مشاورت سے ترقی کے اسباب میں لگ جایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. الصلات والبشر فی الصلاۃ علی خیر البشر، فصل فی کیفیۃ الصلاۃ علی النبی... الخ، ص166
2. شذرات الذہب، سنۃ احدی وتسعین وسبع مائۃ، 8/548 ملخصًا
3. حافظہ کیسے مضبوط ہو؟، ص122 بتصرف قلیل
4. تفسیر صراط الجنان، پ25، الجاثیۃ، تحت الآیۃ:30، 9/233
5. معجم کبیر، 3/525، حدیث:5809
6. تفسیر صراط الجنان، پ17، الانبیاء، تحت الآیۃ:10، 6/295، بتصرف
7. رسائلِ دعوتِ اسلامی (حصہ اوّل)، احساسِ ذمہ داری ص71، بتغیر
8. مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعۃ الامراء... الخ، ص737، حدیث:1838
9. رسائلِ دعوتِ اسلامی (حصہ اوّل)، احساسِ ذمہ داری ص74 بتصرف
10. تربیتِ اولاد، ص151
11. فتوح الشام، جبلۃ بن الایہم، 1/199 تا 204 ملتقطاً
12. معجم اوسط، 6/152، حدیث:8333

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

❸ اندازِ گفتگو کیسا ہونا چاہئے؟

درودِ پاک کی فضیلت

رسولوں کے سردار، مکے مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: شبِ جُمُعہ اور روزِ جُمُعہ (یعنی جمعرات کے غروبِ آفتاب سے لے کر جُمُعہ کا سُورج ڈوبنے تک) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کَثْرت کر لیا کرو، جو ایسا کرے گا قِیامت کے دن میں اس کا شفیع و گواہ بنوں گا۔[1]

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو | کون کرے یہ بھلا تم پہ کروروں دُرُود[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صلی اللہُ علیٰ محمد

پڑپوتے کی تاج پوشی (فرضی حکایت)

ایک مرتبہ کسی ملک کے بادشاہ نے خواب دیکھا تو اس کی تعبیر دریافت کرنے کے لئے خواب کی تعبیر بتانے والوں کو بلایا اور اپنا خواب سنایا، ایک شخص نے کہا: اس کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کا بیٹا، پوتا اور پڑپوتا آپ کی نظروں کے سامنے مریں گے، بادشاہ کو یہ سُن کر بڑا غصہ آیا اور اُسے قید میں ڈلوا دیا، پھر دوسرے سے تعبیر پوچھی تو وہ پہلے شخص کا حال دیکھ چکا تھا، اس لئے دوسرے الفاظ استعمال کرتے ہوئے کہنے لگا: آپ اپنے بیٹے، پوتے اور پڑپوتے کی تاج پوشی کی رَسْم اپنی آنکھوں سے مُلاحَظہ فرمائیں گے۔ بادشاہ اس کی بات سُن کر خوش ہوا اور اسے اِنعام و اِکرام سے نوازا۔

الفاظ کا انتخاب اور اہمیت

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ دوسرے شخص نے خواب کی جو تعبیر بیان کی وہ پہلے

www.dawateislami.net

سے مختلف نہیں تھی، صرف الفاظ کے چناؤ کا فرق تھا کہ بیٹا فوت ہو گا تو پوتے کی اور پوتے کا انتقال ہو گا تو پڑپوتے کی تاج پوشی ہو گی۔ لیکن پہلے کو اپنے الفاظ کی وجہ سے سزا ملی اور دوسرے کو مناسب لفظوں کے انتخاب نے اِنعام دلوا دیا۔ یاد رکھئے! گفتگو میں الفاظ کی بہت اَہَمِّیَّت ہوتی ہے۔ یہ الفاظ انسان کی شَخْصِیَّت کے آئینہ دار ہوتے ہیں، کیونکہ جب یہ زبان سے نکلتے ہیں تو اندر کے انسان کا عکس دکھائی دیتا ہے۔ بہترین الفاظ کا انتخاب اور مناسب استعمال ہی انسان کو نکھارتا اور اس کی عزّت و وقار کا سبب بنتا ہے۔ اس کے برعکس ایک بُرا لفظ بظاہر پڑھے لکھے شخص کو بھی رُسوا کروا دیتا ہے۔

ایک غلط لفظ بھی جہنم میں جھونک سکتا ہے

شَیخِ طریقت، اَمِیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اپنی کتاب کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب کے صفحہ 19 پر فرماتے ہیں: اچھی صحبتیں کم یاب ہو گئیں! زبان کی عَدَمِ حِفَاظَت کا دَور دورہ ہو گیا! ہماری اَکْثَرِیَّت کی حالت یہ ہو گئی ہے کہ جو منہ میں آیا بک دیا! افسوس! اللہ پاک کی خوشی اور ناخوشی کا احساس کم ہو گیا۔ زَبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی اَہَمِّیَّت کے تَعَلُّق سے ایک عبرت انگیز حدیثِ پاک مُلاحَظہ فرمائیے۔ چنانچہ مکے مدینے کے تاجدار، حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: بندہ کبھی اللہ پاک کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اُس کی طرف تَوَجُّہ بھی نہیں کرتا (یعنی بعض باتیں انسان کے نزدیک نہایت معمولی ہوتی ہیں) اللہ پاک اُس (بات) کی وجہ سے اُس کے بہت سے درجے بُلند کرتا ہے اور کبھی اللہ پاک کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اُس کا خیال بھی نہیں کرتا، اِس (بات) کی وجہ سے جہنّم میں گِرتا ہے۔[3] اور ایک رِوایت میں ہے کہ مشرِق و مغرِب کے درمیان میں جو فاصِلہ ہے اُس سے بھی زیادہ فاصِلہ پر جہنّم میں گرتا ہے۔[4]

www.dawateislami.net

بک بک کی کہیں لَت نہ جہنّم میں گِرا دے
اللہ زَباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ[5]
صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

پہلے تولو پھر بولو

اے عاشقانِ رسول! بات چیت کرنے کے لئے عموماً گفتگو کی ضرورت پڑتی ہے، لہٰذا بولنے سے پہلے اچھی طرح یہ غور کرلینا چاہئے کہ میں جو بات کرنے لگا ہوں کیا اس میں میرا دینی یا دنیوی فائدہ بھی ہے کہ نہیں؟ تب ہی کلام کرنا چاہئے۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: اِمْلَاءُ الْخَیْرِ خَیْرٌ مِّنَ السُّکُوْتِ وَالسُّکُوْتُ خَیْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ یعنی اچھی بات کہنا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بُری بات کہنے سے بہتر ہے۔[6] حضرت علی بن عثمان ہجویری اَلْمَعروف داتا گنج بخش رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کلام (یعنی بولنا) 2 طرح کا ہوتا ہے۔ ایک کلامِ حق اور دوسرا کلامِ باطل، اِسی طرح خاموشی بھی 2 طرح کی ہوتی ہے: (۱) بامقصد (مثلاً فِکْرِ آخِرت یا شرعی اَحکام پر غور وخوض وغیرہ کیلئے چپ رہنا) (۲) غفلت بھری (یا مَعاذَ اللہ گندے تصوّرات یا دنیا کے بے جا خیالات سے بھرپور)۔ ہر شخص کو سکوت (یعنی خاموشی) کی حالت میں خوب اچھی طرح غور کرلینا چاہئے کہ اگر اِس کا بولنا حق ہے تو بولنا اُس کی خاموشی سے بہتر ہے اور اگر اُس کا بولنا باطِل ہے تو خاموشی اس کے بولنے سے بہتر ہے۔[7]

گفتگو کی اقسام

یاد رکھئے! گفتگو کی چار قسمیں ہیں: (۱) مُکَمَّل نقصان دہ (۲) مُکَمَّل فائدہ مند (۳) ایسی بات جو نقصان دہ بھی ہو اور فائدہ مند بھی (۴) ایسی بات جس میں فائدہ ہو نہ نقصان۔

پہلی قسم جو مکمّل نقصان دِہ ہے، سے ہمیشہ پرہیز ضَروری ہے۔ اسی طرح تیسری قسم کہ

www.dawateislami.net

جس میں نقصان اور فائدہ دونوں ہیں، سے بھی بچنا لازِم ہے۔ جبکہ چوتھی قسم فُضُولیات میں شامِل ہے کہ اُس کا کوئی فائدہ ہے نہ نقصان۔ لہٰذا ایسی بات میں وَقْت ضائع کرنا بھی ایک طرح کا نقصان ہی ہے۔ اس کے بعد صرف دوسری ہی قسم کی بات رہ جاتی ہے مطلب یہ کہ 4 قسم کی باتوں میں سے صرف ایک بات قابِلِ عَمَل ہے، مگر اِس قابلِ عمل بات میں بھی کئی اندیشے ہیں، یعنی بندہ رِیاکاری، بناوَٹ، غیبت، جھوٹے مبالغے "میں میں کرنے کی آفت" یعنی اپنی فضیلت و پاکیزگی بیان کر بیٹھنے وغیرہ کے گناہ میں مبتلا ہو جائے۔ نیز فائدہ مند گفتگو کرتے کرتے فُضُول باتیں شروع کر دے اور یہ شُمولیَّت بھی ایسی خطرناک ہے کہ اس کا عِلْم ہی نہیں ہو پاتا، لہٰذا اس قابلِ عمل بات کے ذَرِیعے بھی انسان خطرات میں گھرا رہتا ہے۔[8]

گفتگو ایک فن ہے

اے عاشقانِ رسول! کس سے، کس وَقْت اور کس انداز میں کیا گفتگو کرنی ہے؟ یہ گُر سیکھنے سے آتا ہے۔ کیونکہ بسا اوقات انسان ایسا خوبصورت کلام کرتا ہے جو سامنے والے کے دل کو موہ لیتا ہیں اور کبھی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس سے مخاطب کا دل گھائل (زخمی) ہو جاتا ہے۔ تیر و تلوار اور نیزوں کے زخم تو پھر بھی کچھ عرصے میں بھر جاتے ہیں مگر زبان سے لگنے والے گھاؤ (زخم) بسا اوقات زندگی بھر نہیں بھرتے۔ جیسا کہ ایک عربی شاعر کہتا ہے:

جَرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا الْتِيَام | وَلَا يَلْتَامُ مَا جَرَحَ اللِّسَان

یعنی نیزوں کے زخم تو بھر جاتے ہیں، مگر زبان کے گھاؤ نہیں بھرتے۔

اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: ہمیں بات کرنے کی بھی تَرْبِیَت لینی ہو گی اور اس کی اِحتیاطیں بھی سیکھنی ہوں گی، جی ہاں اندازِ گفتگو کو یکسر بدل کر اِس پر عاجِزی و نرمی کا پانی چڑھانا اور حُسنِ اخلاق سے آراستہ کرنا ہو گا۔ یقین مانئے! آج ہماری غالِب

www.dawateislami.net

اَکْثَرِیَّت کو شریعت وسُنَّت کے مطابِق بات چیت کرنا ہی نہیں آتی، معمولی سا خلافِ مزاج معاملہ ہوتے ہی اچھا خاصا مذہبی وَضع قطع کا آدمی بھی ایک دم جارحانہ انداز پر اُتر آتا ہے! ایک غیبت ہی نہیں، تہمت، چغلی، بدگمانی، جھوٹا مُبالَغہ، دل دُکھانا اور مسلمان کو تکلیف کے تَعَلُّق سے بہت ساری چیزیں آج کل کی جانے والی گفتگو کا اکثر حِصّہ ہوتی ہیں۔ لِہٰذا دِل برداشتہ ہوئے بغیر اوّلاً اس بات کو تسلیم کر لیجئے کہ ہمیں دُرُست بولنا ہی نہیں آتا، پھر ہم مسلسل جدوجہد کریں گے تو اِن شاءَ اللہ شریعت وسُنَّت کے مطابِق بات کرنا سیکھ ہی جائیں گے۔[9]

گفتگو کے انداز

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی اور فائدے مند گفتگو کے لئے جہاں نپے تُلے الفاظ اور جملوں کا ایک خاص مَقام ہے، وہیں بات چیت کرنے کا انداز بھی بہت اہم ہے۔ ہمارے الفاظ چاہے کتنے ہی خوبصورت کیوں نہ ہوں، جب تک وہ اچھے انداز سے بیان نہ ہوں اپنا اثر نہیں دکھاتے۔ لہٰذا پُر تاثیر کلام کے لئے درج ذیل باتوں کا لحاظ انتہائی ضَروری ہے:

❶ چہرے پر مسکراہٹ

پیارے اسلامی بھائیو! گفتگو کا ایک انداز یہ ہے کہ بات کرتے ہوئے مسکرایا جائے اور یہ دوعالَم کے تاجدار، مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سنت بھی ہے۔ جیسا کہ حضرت اُمِّ درداء رضی اللہُ عنہا حضرت ابو درداء رضی اللہُ عنہ کے متعلِّق فرماتی ہیں کہ وہ بات کرتے ہوئے مسکرایا کرتے تھے۔ میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے مومنوں کی جان، ہماری آن ہماری شان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیکھا کہ دورانِ گفتگو مسکراتے رہتے تھے۔[10]

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں | اُس تَبَسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام[11]

www.dawateislami.net

یاد رکھئے! مسکرانے کی عادت سے لوگوں پر خوشگوار اثرات مُرتَّب ہوتے ہیں اور وہ آپ کے قریب آتے ہیں۔ مزید یہ کہ مسکرا کر کسی کو سمجھانا یا نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا انتہائی آسان ہو جاتا ہے۔ ہماری ایک ہلکی سی مسکراہٹ کسی کا دل جیت کر اس کی زندگی میں اِنْقِلاب برپا کر سکتی ہے۔ اس کے برعکس بے رخی یا لاپروائی سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے بات کرنا کسی کا دل دکھا سکتا ہے۔ لہٰذا اگر خشک مزاج ہوں تو مسکرانے کی عادت ڈالنے کی بھرپور کوشش شروع کر دیجئے، اِن شاءَ اللہ اس کے فوائد و ثمرات آپ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔

❷ لہجے میں نرمی

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارا لہجہ سامنے والے کے دل و دماغ پر ہمارے لفظوں سے زیادہ اثر ڈالتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ گفتگو کرتے ہوئے آہستہ و نرم لہجہ اختیار کیا جائے۔ کیونکہ اچھی سے اچھی گفتگو بھی اگر خراب لہجے میں کی جائے تو سننے والے کو ناگوار گزرتی ہے۔ بعض لوگ جب کسی کی تربیت کر رہے ہوتے ہیں، کچھ سمجھا رہے ہوتے ہیں تو درست بات بھی اس لب و لہجہ میں کرتے ہیں کہ سامنے والا سمجھنے کے بجائے ضد اور ہٹ دھرمی پر اُتر آتا ہے۔ یونہی بعض نادان ذمہ داران کسی خطا پر اپنے ماتحتوں کو بِلاوجہ جھاڑ دیتے ہیں مثلاً کسی دینی کام میں کوئی کمزوری رہ گئی یا رپلائی ملنے میں تاخیر ہوئی تو جھاڑ دیا، یاد رکھئے! بِلا عذرِ شرعی کسی کو جھاڑنا اُس کی دِل آزاری کا سبب بن سکتا ہے، دینی کاموں میں رکاوٹیں کھڑی ہو سکتی ہیں، دِیْن کا نقصان ہو سکتا ہے۔ اے کاش! اخلاقِ مصطفےٰ کا صدقہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے۔

سرکش جو تھے قائل ہوئے دشمن جو تھے مائل ہوئے
مسحور کن تھا کس قدر یا مصطفیٰ لہجہ تیرا

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

www.dawateislami.net

یاد رکھئے! جارحانہ انداز میں سمجھانے کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے برتن میں پانی بھرنے سے پہلے ہی اس کے پیندے میں سوراخ کر دیا، لہٰذا انتہائی شفقت بھرے اور ادب والے لہجے میں اصلاح کی کوشش کی جائے۔ ہمارے بزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم کا انداز ایسا ہی ہوا کرتا تھا، جیسا کہ منقول ہے: ایک جگہ حضرت صِلَہ بِن اَشْیَم عَدَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے شاگردوں کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ان کے سامنے سے ایک شخص گزرا جس کا تہ بند زمین پر گھسٹ رہا تھا (جو کہ خلافِ سنت ہے)۔ آپ کے شاگردوں نے اس پر اسے ڈانٹنا چاہا تو آپ نے انہیں روک دیا اور فرمایا: میں خود اس کی اصلاح کی کوئی تدبیر کرتا ہوں۔ پھر اس شخص کو پکار کر کہا: بھتیجے! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ اس نے پلٹتے ہوئے پوچھا: کیا کام ہے؟ آپ نے انتہائی نرم لہجے میں فرمایا: میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ اپنا تہ بند ٹخنوں سے اوپر کر لیں (کہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانا خلافِ سُنَّت ہے)۔ اس نے عرض کی، جی بہت بہتر۔ یہ کہہ کر اپنا تہ بند ٹخنوں سے اوپر کر لیا اور شکریہ و سلام کے ساتھ رخصت ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت صِلَہ بن اَشْیَم رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے شاگردوں سے فرمایا: سمجھانے کا یہ طرزِ عمل اس سے بہتر ہے جس کا تم نے ارادہ کیا تھا، اگر تم اسے بُرا بھلا کہتے تو جواباً وہ بھی تمہیں بُرا بھلا کہتا۔[12]

ہے فلاح و کامیابی نرمی و آسانی میں | ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

❸ کلام میں اعتدال

پیارے اسلامی بھائیو! بولنے میں اعتدال سے کام لیا جائے یعنی اس طرح دلنشین انداز میں ٹھہر ٹھہر کر بالکل واضح گفتگو کی جائے کہ سننے والا بآسانی سمجھ لے۔ کیونکہ کلام میں بولنے کی رفتار خاص اہمیت کی حامل ہے، اگر اس میں تیزی ہو تو بسا اوقات دوسرے کو الفاظ کم سمجھ آتے ہیں یا

www.dawateislami.net

سمجھنے میں دِقّت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح اگر بولنے کی رفتار بہت سُست ہو تو سامنے والا الفاظ کے انتظار میں اکتاہٹ کا شکار ہو سکتا ہے، لہٰذا ہمیں اپنی بول چال میں میانہ روی اختیار کرنی چاہئے۔ یوں ہی دورانِ بات چیت اپنی آواز کے اُتار چڑھاؤ پر بھی خوب نظر رکھنی چاہئے، نہ زیادہ اونچی آواز ہو اور نہ اتنی آہستہ کہ سنی ہی نہ جائے۔ ہمارے پیارے آقا، دو عالم کے داتا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی گفتگو شریف میں اعتدال ہوتا، بیان بالکل سادہ اور اتنا عام فہم ہوتا کہ ہر ایک کو سمجھ میں آجاتا اور وہ اسے یاد کر لیتا تھا۔ جیسا کہ اُمُّ الْمُؤمِنین بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ مکے مدینے کے تاجدار، حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تمہاری طرح کلام میں جلدی نہیں کرتے تھے، بلکہ ٹھہر ٹھہر کر کلام کرتے تھے، یہاں تک کہ جو آپ کی خدمت میں بیٹھا ہوتا وہ زبانی یاد کر لیتا تھا۔[13]

اس کے علاوہ بوقتِ ضرورت گفتگو کو دہرانا پڑے تو دہرا دیا کریں کیونکہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ضرورت پڑنے پر ایک بات کو تین تین بار بھی دہرا دیتے تھے۔ جیسا کہ حضرت اَنَس رضی اللہُ عنہ سے مَرْوِی ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب کوئی بات فرماتے تو اس کو 3 مرتبہ دہراتے تاکہ سمجھ آجائے۔[14]

میں نثار تیرے کلام پر ملی یُوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں[15]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

❹ شخصیت کے موافق کلام

اے عاشقانِ رسول! گفتگو کے دوران مخاطب یا جس کے بارے میں بات ہو رہی ہے اس کی شَخْصِیَّت کا لحاظ بہت ضَروری ہے۔ اللہ پاک، انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور بالخصوص سرکارِ

www.dawateislami.net

دو جہاں، سرورِ انبیا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ بابرکت کے بارے میں جب بات کی جائے تو ادب و تعظیم اور عشق و محبت کے تقاضوں کو ضرور پورا کیا جائے۔ ہرگز ایسا لفظ یا ایسا لب و لہجہ اختیار نہ کیا جائے جس سے ان کی مُقَدَّس بارگاہوں میں توہین و بے ادبی کا شک و شبہ بھی ہو بلکہ ان کی شایانِ شان ہی الفاظ کا چناؤ اور انداز استعمال کیا جائے۔ اسی طرح ماں باپ، پیر و مُرشِد اور بڑے بہن بھائیوں سے کلام کرتے ہوئے ان کے ادب و احترام کا خیال رکھا جائے۔ ماں باپ سے آنکھیں ملا کر بات مت کیجئے، بلائیں تو فوراً لبیک (یعنی حاضر ہوں) کہتے ہوئے ان کی خدمت میں حاضِر ہو جانا چاہئے۔ تمیز کے ساتھ آپ جناب سے بات کیجئے، ان کی آواز پر ہرگز اپنی آواز بلند نہ ہونے دیجئے۔ حضرت عبد اللہ بن عون رحمۃُ اللہِ علیہ کو ان کی ماں نے بلایا تو جواب دیتے وَقْت ان کی آواز تھوڑی سی اونچی ہو گئی، اس وجہ سے انہوں نے 2 غلام آزاد کئے۔[16] یونہی گھر کے دیگر افراد مثلاً بہن بھائیوں وغیرہ سے بھی اَبے تبے، تُوتڑاق اور بازاری لب و لہجے میں بات نہ کیجئے بلکہ ان سے بھی مَحبَّت و شَفْقَت بھرا انداز اپنایا جائے۔ گھر اور باہر سب سے یکساں تعلقات رکھئے، بسا اوقات اپنے آپ کو ذِمَّہ دار کہلوانے والے بھی باہر تو بڑے حُسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں، مگر گھر میں تھوڑی سی غلطی پر بھی ہر کسی کو ڈانٹ دیتے ہیں۔

❺ نام و کنیت اور القاب کا استعمال

پیارے اسلامی بھائیو! دوسروں کو پکارنے یا مُخاطَب کرنے میں حسبِ موقع نام، کنیت اور اچھے اچھے القاب استعمال کیجئے کہ اس سے زیادہ اپنائیت محسوس ہوتی ہے اور یہ ایک مُہَذَّب انداز بھی ہے۔ مثلاً جمیل بھائی! پیارے بھائی! وغیرہ۔ ہمارے آقا و مولا، محمدِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے صحابہ کرام علیہمُ الرِّضوان کو بسا اوقات نام اور کبھی کنیت سے مخاطب فرماتے، جیسا کہ یَاعَلِی (اے علی)[17] یا اَبَاتُرَابٍ (اے ابو تراب)[18] یا اَبَاھُرَیرَۃَ (اے ابو ہریرہ)۔[19]

www.dawateislami.net

اسی طرح جب کسی کے بارے میں گفتگو کی جائے تو الفاظ اور انداز ایسا ہو جو ہماری بہترین تربیت کا عکاس ہو، مثلاً اگر کہیں کسی ضَروری وجہ سے اپنی زوجہ کی بات کرنی پڑے تو میری بیوی، My Wife کہنے کے بجائے میرے بچوں کی امی یا میرے گھر والے، ایسے مناسب الفاظ استعمال کئے جائیں۔ میرا سسر، میری ساس کے بجائے میرے بچوں کے نانا / نانی یا میرے گھر والوں کے والد صاحِب / والدہ صاحبہ اور گھر والوں کے بھائی یا بچوں کے ماموں وغیرہ کہئے۔

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے:

❀ اپنی گفتگو پر غور و فکر کیا کریں کہ میں نے کیا اور کیوں بولا؟[20] ❀ مُخَاطَب کے ظرف کے مُطابِق گفتگو کی جائے۔[21] ❀ مدنی اور مدینہ ہماری گفتگو سے نہ نکلے (یعنی جن تنظیمی اصطلاحات میں مدنی یا مدینہ آتا ہے، اُسے بھی بولیں مثلاً جامعہ نہیں جامعۃ المدینہ، مرکز نہیں مدنی مرکز وغیرہ)[22] ❀ مدنی مشوروں میں طنز نہ کریں۔ ❀ تنقید کرنے سے بچتے ہوئے تعمیری گفتگو کیجئے۔ کسی ایک کو براہِ راست مدنی مشورے میں نہ سمجھائیں بلکہ بغیر نام لئے اجتماعی طور پر سمجھایا جائے۔[23] ❀ ایسی گفتگو کی جائے جو غیر اخلاقی نہ ہو کسی کا دل نہ دُکھے اگر یہ اِحساس ہو جائے کہ کسی کا دل دُکھ گیا ہے تو فوراً مَعْذِرَت کر لیں اللہ پاک کی رضا کے لئے مشورے و تجاویز دیجئے ذاتیات سے نکل کر گفتگو ہو۔[24] ❀ بہتر کلام وہ ہے جو جامع اور مختصر ہو، خَیْرُ الْکَلَامِ مَاقَلَّ وَ دَلَّ۔[25] ❀ کسی کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کرنا یہ خلافِ سنّت ہے۔ لہٰذا جب تک بولنے والا اپنی گفتگو پوری نہ کر لے اپنی بات شروع نہ فرمایا کریں، اس نکتے کو بھی تربیت کا حِصّہ بنائیں۔[26] ❀ ناجائز و حرام گفتگو

www.dawateislami.net

کرنے والے سے تو گو نگا ہی اچھا ہے۔[27] ❀ ہماری گفتگو سے پیر و مُرشِد کی گفتگو کی خوشبو آنی چاہئے۔[28] ❀ ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کی باہمی گفتگو بھی محتاط ہونی چاہئے۔ اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: محتاط سدا سکھی رہتا ہے۔[29] ❀ اپنے رویئے اور انداز پر غور کرتے رہنا چاہئے، ایسا انداز اختیار نہ کریں، جسے بد اخلاقی یا روکھا پن سمجھا جائے۔[30] ❀ جارحانہ انداز، بے موقع و لمبی گفتگو، مدنی مشورے میں تاخیر سے آنا اور وقت پر ختم نہ کرنا، ای میلز، فون کالز، ایس ایم ایس، واٹس ایپ وغیرہ کا رپلائی نہ کرنا، غم خواری و عیادت نہ کرنا، جھاڑنے اور غصّے کا معمول ذِمّہ داران کے لئے انتہائی نُقصان دِہ ہے۔[31] ❀ کسی سے مُلاقات کے وَقْت، طبیعت نہ بھی چاہ رہی ہو، بتکلّف مسکرانا چاہئے۔[32] ❀ جہاں بھی بیٹھیں دینی مفید گفتگو کریں۔ فضول گفتگو، طنز، مزاح اور غیر سنجیدگی سے جہاں تک ہو سکے پرہیز کیجئے۔[33] ❀ دورانِ مدنی مشورہ تمام تر گفتگو دائرۂ اخلاق کے اندر رہ کر ہونی چاہئے۔[34]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. شعب الایمان، باب فی الصلوات، فضل الصلاۃ علی النبی...الخ، 3/111، حدیث: 3033
2. حدائقِ بخشش، ص271
3. بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ص1592، حدیث: 6478
4. مسند امام احمد، مسند ابی ہریرہ، 4/447، حدیث: 9157 و کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص19
5. وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص93
6. شعب الایمان، الباب الرابع والثلاثون، فصل فی فضل السکوت...الخ، 4/57-256، حدیث: 4993
7. کشف المحجوب، باب آدابہم فی الکلام والسکوت، ص422 ماخوذًا
8. احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، بیان عظیم خطر اللسان۔۔الخ، 3/139 ملخصًا
9. غیبت کی تباہ کاریاں، ص451
10. مسند امام احمد، مسند الانصار، 9/45، حدیث: 22362 ملتقطًا

www.dawateislami.net

11. حدائقِ بخشش، ص303
12. طبقاتِ ابن سعد، رقم:3022، صلہ بن اشیم العدوی، 7/97ملخصًا
13. ترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ، باب فی کلام النبی، ص832، حدیث:3648
14. بخاری، کتاب العلم، باب من اعاد الحدیث ثلاثا لیفہم عنہ، ص99، حدیث:95
15. حدائقِ بخشش، ص107
16. حلیۃ الاولیاء، عبد اللہ بن عون، 3/45رقم:3103
17. معجم اوسط، 4/262، حدیث:5929
18. بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب علی بن...الخ، ص940، حدیث:3703
19. ابو داود، کتاب الطہارۃ، باب فی الجنب یصافح، ص50، حدیث:231
20. مدنی مذاکرہ، 11 جمادی الاولیٰ1436ھ بمطابق 2مارچ2015ء
21. مدنی مذاکرہ، 6رجب المرجب1436ھ بمطابق 25اپریل2015ء
22. مدنی مذاکرہ، 28ذی قعدہ1436ھ بمطابق 12 ستمبر2015ء
23. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 16 محرم الحرام1437ھ بمطابق نومبر2015ء
24. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 20تا24ذوالحجۃ الحرام1426ھ بمطابق 21تا25جنوری2006ء
25. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 15تا16ربیع النور شریف1431ھ بمطابق 2تا3مارچ2010ء
26. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 20تا24ذوالحجۃ الحرام1426ھ بمطابق 21تا25جنوری2006ء
27. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 15تا16ربیع النور شریف1431ھ بمطابق 2تا3مارچ2010ء
28. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 15تا16ربیع النور شریف1431ھ بمطابق 2تا3مارچ2010ء
29. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 15تا16ذوالحجۃ الحرام1431ھ بمطابق 22تا23نومبر2010ء
30. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 20تا21ربیع الاخر1437ھ بمطابق 31جنوری تا یکم فروری2016ء
31. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 20تا21ربیع الاخر1437ھ بمطابق 31جنوری تا یکم فروری2016ء
32. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 20تا21ربیع الاخر1437ھ بمطابق 31جنوری تا یکم فروری2016ء
33. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 4تا8شعبان المعظم1428ھ بمطابق 18تا22اگست2007ء
34. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 20تا24ذوالحجۃ الحرام1426ھ بمطابق 21تا25جنوری2006ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

4 تنظیمی ذمہ داران اور اندازِ تجارت

درودِ پاک کی فضیلت

آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جسے پسند ہو کہ وہ اللہ پاک سے اس حال میں مُلاقات کرے کہ اللہ پاک اس سے راضی ہو، تو اُسے چاہئے کہ وہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے۔[1]

رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيں ہو، اور شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيں ہو
فَضْلِ رب سے کیا نہیں ہو، بعد رب کے بس تمہیں ہو

يَا نبی سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَيْكَ
يَا حَبِيْب سَلَامٌ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ[2]
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب صلی اللہُ علیٰ محمد

حُسنِ سلوک کی عظیم مثال

حضرت محمد بن مُنکَدِر قرشی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس فروخت کرنے کیلئے کچھ قمیصیں تھیں، جن میں سے بعض کی قیمت 5 درہم تھی اور بعض کی 10 درہم۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی غیر موجودگی میں آپ کے غلام نے 5 درہم والی قمیص 10 درہم میں بیچ دی۔ جب آپ کو اس بات کا عِلْم ہوا تو دن کا ایک طویل حصہ اس خریدار اَعرابی (دیہاتی) کو تلاش کرتے رہے، بالآخر جب وہ ملا تو آپ نے اس سے فرمایا: غلام نے غلطی سے پانچ درہم والی قمیص 10 درہم میں بیچ دی۔ اَعرابی نے کہا: کوئی بات نہیں، میں راضی ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگرچہ آپ راضی ہیں مگر جس بات کو میں اپنے

www.dawateislami.net

حق میں ناپسند کرتا ہوں، اسے آپ کے حق میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔ لہٰذا تین صورتوں میں سے ایک کو اختیار کرلیں: (۱)... اپنے دراہم کے بدلے 10 درہم والی قمیص لے لیں (۲)... یا میں آپ کو 5 درہم واپس کر دیتا ہوں (۳)... یا میری قمیص واپس کر دیں اور اپنے درہم لے لیں۔ اس نے کہا: مجھے 5 درہم واپس کر دیں۔ چنانچہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اسے 5 درہم واپس کر دیئے۔ اَعرابی نے واپس جاتے وَقْت لوگوں سے ان کے بارے میں مَعْلُومات کیں تو اسے بتایا گیا یہ حضرت محمد بن مُنکَدِر رحمۃُ اللہِ علیہ ہیں۔ اس نے کہا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ! یہ وہ ہیں کہ جب ہمارے دیہات میں قحط پڑتا ہے تو ہم اِن کے وسیلے سے بارِش طَلَب کرتے ہیں۔[3]

نہ پوچھ ان خِرقہ پوشوں کی، اِرادَت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں[4]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

دِیْن خیر خواہی کا نام ہے

سبحانَ اللہ! حضرت محمد بن مُنکَدِر رحمۃُ اللہِ علیہ کا اندازِ تجارت کتنا پیارا تھا کہ گاہک کی خوشی اور مرضی کے باوُجُود زیادہ نَفْع لینا پسند نہ کیا اور ایک ہم ہیں کہ اچھا تاجر یا کامیاب سیلز مین ہی اُسے سمجھتے ہیں، جو کسی چیز کو مہنگے داموں فَروخْت کرے اور زیادہ منافع کمائے۔ اگرچہ شرعی طور پر نَفْع کی کوئی قید نہیں، فریقین (یعنی بیچنے اور خریدنے والے) کی باہمی رضامندی سے بغیر دھوکا دہی اور جھوٹ بولے جو بھی طے کر لیا جائے، اس کا لینا جائز ہے۔[5] مگر یاد رکھئے! دِیْن خیر خواہی کا نام ہے۔ اس لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ دار ہونے کے ناطے بزنس، تِجارَت کرتے ہوئے اسلامی اُصُولوں کی پاسداری کے ساتھ ساتھ ان تمام اُمُور کا بھی خاص طور پر لحاظ رکھنا چاہئے، جو مسلمانوں کی خیر خواہی کے تَعَلُّق سے ہوں۔ کیونکہ مہذَّب

www.dawateislami.net

لوگ جس سے لین دَین کا سلسلہ کرتے ہیں اس کے عادات و اطوار مثلاً اندازِ گفتگو، وعدے کی پاسداری، دُرُست چیز بالخصوص پیسے کا لین دَین، مارکیٹ / بازار میں اُس کے کِردار، انصاف پسندی، غریب کا خیال کرنے جیسے اُمُور سے اس کی شَخْصِیَّت کا تَعَیُّن کرتے ہیں کہ فلاں کس ذہن کا مالِک ہے؟ اس کی تَرْبِیَت کیسی ہے، اس کا تَعَلُّق کس مذہب یا مسلک سے ہے، اس کا اُٹھنا بیٹھنا کس طرح کے اَفراد سے ہے؟ اور پھر اس پر قِیاس کرتے ہوئے اس کے متعلِّق اچھا یا بُرا گمان قائم کرتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! دنیا کے بہت سے علاقوں میں مسلمان تاجروں کے حُسنِ سُلُوک، وعدے کی پاسداری، انصاف پسندی اور دوسروں کی خیر خواہی کی سوچ سے لوگ متاثِّر ہوئے اور آہستہ آہستہ انہوں نے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔ یوں ایک نئی جگہ پر دِیْنِ اسلام کا مُبارَک شجر تناور دَرَخْت بن کر انسانوں کو اپنی ٹھنڈی چھاؤں مہیا کرنے لگا اور لوگ ظلم و سِتَم سے چھٹکارا پا کر اس کے سائے تلے سُکُون کی زندگی بَسَر کرنے لگے۔

اے عاشقانِ رسول! تاریخ کا مُطَالَعَہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ مُبلغینِ اسلام جہازوں پر سامانِ تِجَارَت لاد کر ملتان سے روانہ ہو جاتے اور جاوا، سماٹرا، فلپائن اور چین کے علاقوں میں پہنچ کر اپنی دکانیں کھولتے جو کہ تبلیغِ اسلام کا مرکز ہوتیں۔ مقامی غیر مسلم آبادیوں کے ساتھ اسلامی اُصُولوں کی روشنی میں کاروبار کرتے اور جب ان سے قُرْبَت اور اِعْتِماد حاصِل ہو جاتا تو نظریہ وَحْدَانِیَّت و رِسَالَت سے لوگوں کو آگاہ کرتے۔ ان تبلیغی اِنفرادی اور اجتماعی کوششوں کا خاطِر خواہ نتیجہ بر آمد ہوتا اور غیر مسلم حضرات مُبلغینِ اسلام کے حُسنِ اخلاق، دینداری، خدا ترسی، دَیانَت داری اور مُعَامَلات کی صفائی دیکھ کر اسلام قبول کر لیتے۔ آج مَشْرِقِ بعید (Far East) کے چھوٹے چھوٹے جزیروں میں جو مسلمان نَظر آتے ہیں، یہ اِنہی مبلغین تاجروں کی مسلسل کوشش

www.dawateislami.net

کا ثمرہ (نتیجہ) ہیں۔[6] اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مَغْفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

تجارت کے چند رہنما اصول

پیارے اسلامی بھائیو! ذیل میں چند ایسے اُمُور کا تذکرہ کیا جارہا ہے کہ اگر ان پر ہم عَمَل پیرا ہو جائیں تو اِن شاءَ اللہ آخِرَت کی بہتری کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی برکتیں ملیں گی اور دِیْن کی خِدْمَت کرنے میں بھی آسانی ہو گی۔

1 شریعت کی پاسداری

ایک مسلمان تاجر کو دورانِ تِجارَت سب سے زیادہ اس بات کا خَیال رکھنا ضَروری ہے کہ کوئی بھی مُعَامَلہ خلافِ شریعت طے نہ ہو۔ نَفْس کی ہَوَس، زیادہ پیسے کی لالچ، اردگرد کے گناہ بھرے مَاحَول کو بہانہ بناتے ہوئے خلافِ شریعت کاروبار کرنا، سُودی لین دَین، جھوٹ و دھوکا دہی اور وعدے کی خلاف ورزی و بے انصافی وغیرہ دیگر گناہ آخِرَت کی بربادی کا سَبَب بن سکتے ہیں، یونہی دنیا میں بھی یہ گناہوں بھرے کام اپنے منفی اثرات پیدا کرتے ہیں مثلاً جھوٹ بولنے والے، دھوکا دے کر غَلَط و غیر معیاری چیزیں فَرَوخْت کرنے والے اور وعدہ توڑنے والے پر کوئی آدمی اعتبار کرنے کو تیّار نہیں ہوتا۔ یوں مُعَاشَرے میں اس کی عزّت نہیں رہتی، لوگ اس سے تجارتی مُعَامَلات کے علاوہ دیگر مُعَامَلات کرنے سے بھی کتراتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کے متعلّق معلومات فراہم کرکے اس کے شر سے بچنے کا ذہن دیتے ہیں۔ اس کی دُرُست بات پر بھی کوئی عَمَل کرنے کو ترجیح نہیں دیتا، یوں یہ شخص دِیْن کا کام کرنے کا بھی اہل نہیں رہتا کیونکہ جب یہ خود ہی ایسے بُرے کاموں میں مبتلا ہے تو دوسروں کو کس منہ سے روکنے کی کوشش کرے گا۔

www.dawateislami.net

لہٰذا یہ ذہن بنائیے اور نِیَّت کر لیجئے کہ معاشرہ جتنا بھی بگڑ جائے ہم اس بگاڑ میں خود کو برباد نہیں کریں گے، جو بھی کاروبار کریں گے شریعت کے دائرے میں رہ کر کریں گے، شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں کہ مَرد وہ نہیں جو زمانے کے پیچھے چلے بلکہ مَرد وہ ہے، جو زمانے کو اپنے پیچھے چلائے۔[7]

اس کے ساتھ یہ بات بھی مدِّ نظر رہے کہ ایسے نادان اسلامی بھائی جو غیر شرعی یا غیر تنظیمی مُعَامَلات میں مُلَوَّث ہو جاتے ہیں تو ان سے تنظیمی ذِمَّہ داری واپس لے لی جاتی ہے اور یہ بات واضح ہے کہ اللہ پاک کی رحمت سے تنظیمی ذِمَّہ داری کثیر ثواب ہاتھ آنے کا سَبَب بنتی ہے۔ کیونکہ عموماً جتنی بڑی ذِمَّہ داری ہوتی ہے اتنے زیادہ اَفراد تک نیکی کی دعوت پہنچانے کا مَوقع ملتا ہے۔ صاحِبِ قرآن، محبوب رحمٰن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ دِل نشین ہے: جو ہِدَایَت کی طرف بُلائے اُس کو تمام عَمَل کرنے والوں کی طرح ثواب ملے گا اور اس سے عَمَل کرنے والوں کے اپنے ثواب سے کچھ کم نہ ہو گا۔[8] حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر کسی کی تبلیغ سے ایک لاکھ نمازی بنیں تو اُس مبلغ کو ہر وَقْت ایک لاکھ نَمازوں کا ثواب ہو گا اور ان نمازیوں کو اپنی اپنی نَمازوں کا ثواب۔[9] لہٰذا اپنے آپ کو ایسے مُعَامَلات سے بچانا یوں بھی اپنی آخرت کے لئے فائدہ مند ثابِت ہو گا۔

❷ حسبِ ضرورت علم کا حصول

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ ہر شخص پر اس کی ضرورت اور حَالَت کے مُطابِق علم سیکھنا لازم ہے، بغیر سیکھے چارہ نہیں، اس میں تو جَہالَت بھی عذر نہیں بلکہ دُگنا جُرم ہے کہ سیکھا کیوں نہیں؟ یاد رکھئے! ہر عاقِل، بالِغ، مرد، عورت پر وُضو، غسل، نَماز اور روزہ کے مسائل سیکھنا فرض ہے، اسی طرح صاحِبِ نصاب کیلئے زکوٰۃ کے مسائل، جس پر حج

www.dawateislami.net

واجِب ہے، اس پر حج کے اور کاروبار کرنے والوں کیلئے خرید و فَروخت کے مَسائل جاننا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے تمام مُعَاملات میں مشکوک اور مکروہ کاموں سے بچ جائیں۔ یونہی پیشہ ور اور ہر ایسا آدمی جو کسی کام میں مشغول ہو تو اس پر اس کام کا علم رکھنا فرض ہے یہ حکم اس لئے ہے تاکہ وہ اس کام میں حَرام سے بچ جائے۔[10] مگر اَفسوس آج ہماری اَکثریَّت عِلْمِ دِیْن سے دور نَظر آتی ہے۔ حلال و حَرام کی تمیز تک نہیں، کاروبار و تِجارَت کرتے کئی کئی سال گزر جاتے ہیں مگر شرعی رہنمائی لینے کا ذہن نہیں ہوتا کہ جو میں کاروبار کر رہا ہوں یا فُلاں کاروبار میں جو لین دَین کا نظام ہے، کیا وہ شرعاً دُرُست ہے بھی یا نہیں، بسا اَوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی غیر شرعی کام ہو جانے کے بعد مفتیانِ کرام سے رُجُوع کیا جاتا ہے کہ یہ کام میں نے اِس طرح کیا ہے، کیا یہ دُرُست ہے؟ بے چارہ نادان اپنے کاروبار کے متعلِّق عِلْمِ دِیْن نہ سیکھنے کی وجہ سے غیر شرعی کام کر چکا ہوتا ہے، حالانکہ چاہئے تو یہ تھا کہ پہلے اپنے کاروبار / کام کاج سے متعلِّق شرعی رہنمائی لیتا۔ ایک مسلمان اور دعوتِ اسلامی کا ذِمَّہ دار ہونے کے ناطے ہمیں یہ ضرور سوچنا چاہئے کہ دین اسلام کا عِلْم اگر ہم حاصِل نہیں کریں گے تو کون کرے گا۔

ذرا غور کیجئے! ہم خود یا ہمارا بچہ بیمار ہو جائے تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کرتے ہیں کہ مَرَض بڑھ کر شِدَّت نہ اختیار کر جائے اور چیک اَپ بھی کسی عام ڈاکٹر سے نہیں، بلکہ اُس سے کروائیں گے، جو اُس مَرَض کا ماہر (Specialist) ہو، کیونکہ اگر کسی ناتجربہ کار یا غیر متعلقہ ڈاکٹر کو چیک کروایا یا چیک اَپ کروانے میں تاخیر کی تو پیسہ خَرچ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی یا اپنے عزیز کی جان کو بھی خطرہ ہو گا۔ اِسی طرح ہمیں اپنے کاروبار کے بارے میں بھی غور و فِکْر کرنا چاہئے کہ جو کام / بزنس میں کر رہا ہوں، اس میں کوئی غیر شرعی کام تو نہیں ہو رہا؟ کہیں غَفْلَت و سستی اور لاعلمی کی وجہ سے حَرام مال کی آفت میں نہ جا پڑوں!! بعض نادان! صرف ماہِ رمضان میں اپنی زکوٰۃ کا

www.dawateislami.net

حساب لگوانے کیلئے مفتیانِ کرام و عُلَمائے کرام سے رابطہ کرتے ہوں گے، یاد رکھئے! زکوٰۃ کے فرض ہونے کا تَعَلُّق صرف ماہِ رمضان سے نہیں ہے، ہر ایک کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔

آیئے! عِلْمِ دِیْن حاصل کرنے کی نِیَّت کرتے ہوئے یہ پختہ ذہن بنالیجئے کہ ہمیں ہر صُورَت عِلْمِ دِیْن سیکھنا ہے۔ اپنے کاروبار کی شرعی تفتیش بھی کروایئے اور آئندہ ہر نئے مُعَامَلے میں اَہْلِ عِلْم و مفتیانِ کرام سے شرعی رہنمائی لے کر اپنا کام شروع کیجئے کہ نور کے پیکر، رسولِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: شِفَاءُ الْعِیِّ اَلسُّؤَالُ یعنی جَہالَت کی شِفا سوال کرنا ہے۔[11]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشِقانِ رسول کی دینی تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامی عِلْمِ دِیْن کے فروغ کے لئے ہر دم کوشاں ہے۔ دینی علم حاصِل کرنے کے چند ذرائع پیش خِدْمَت ہیں، ان میں کسی نہ کسی کو ضرور اپنا کر اپنے دِل کو عِلْم کی شمع سے منوَّر و روشن کرنا چاہئے:

❶ ہو سکے تو جامعۃ المدینہ میں درسِ نظامی (عالِم کورس) کی سعادت حاصِل کیجئے یا کم از کم جامعۃ المدینہ آن لائن میں داخلہ لے کر گھر بیٹھے تِجارَت کورس کر لیجئے۔ ❷ دار الافتا اَہلسنّت کا رابطہ نمبر ہمیشہ پاس رکھئے تاکہ کسی بھی مُعَامَلے میں شرعی راہ نُمائی کی ضرورت ہو تو فوراً رابطہ کیا جا سکے۔ بلکہ زیادہ مناسب تو یہ ہے کہ وَقْت لے کر دار الافتا میں مفتی صاحب کی خِدْمَت میں حاضری دیجئے۔ ❸ مکتبۃ المدینہ کا ایک رسالہ ہے: اللہ والوں کا اندازِ تجارت۔ اس کا مُطَالَعَہ کیجئے۔ ❹ مدنی چینل پر نشر ہونے والے سلسلوں مثلاً احکامِ تجارت اور دار الافتا اَہلسنّت کو دیکھنے، سننے کی سعادت حاصِل کرتے رہئے، اِن شاءَ اللہ اس کی بَرَکت سے کثیر عِلْمِ دِیْن سیکھنے کا مَوْقَع ملے گا۔ ❺ ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں اوّل تا آخر شرکت کی سعادت بھی حاصِل کرتے رہئے۔

سیِّد سجاد کے صَدقے میں ساجد رکھ مجھے | عِلمِ حق دے باقرِ علمِ ہُدیٰ کے واسطے[12]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صلی اللہُ علیٰ محمد

www.dawateislami.net

❸ بیچنے میں نفع کم

اے عاشقانِ رسول! تِجارَت و کاروبار کے دوران جن باتوں کو مدِّ نظر رکھنا چاہئے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر کوئی گاہک (Customer) ریٹ میں کمی کا طَلَب گار ہو تو بھلائی کی نِیَّت سے تَعاوُن کیا جائے، اسے خالی لوٹانے کے بجائے مناسب نَفْع پر ہی راضی ہو جانا چاہئے۔ اللہ پاک کی رحمت سے وہ متاثِّر ہو کر ہمارے قریب آئے گا اور ہمیں اس سے دینی کام میں مُعاوَنَت لینے میں آسانی ہو گی۔ نیز ہماری تِجارَت میں اِضافہ بھی ہو گا۔

اِمام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص تھوڑے نَفْع پر صبر کرتا ہے اس کا کاروبار زیادہ ہوتا ہے اور کاروبار کی زیادتی کی وجہ سے اسے ڈھیر سارا نَفْع حاصِل ہوتا ہے۔ نیز اس میں بَرَکت بھی ظاہِر ہوتی ہے۔[13]

مَشْہُور مالدار صحابی حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہُ عنہ سے جب اتنا امیر ہونے کا سَبَب پوچھا گیا تو آپ نے جو تین وجہیں بیان کیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ میں نے نَفْع کو کبھی نہیں ٹھکرایا (اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو)۔ منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ رضی اللہُ عنہ نے 1000 اونٹنیاں فروخت کیں اور منافع میں صرف ان کی رسیاں رکھیں۔[14]

❹ خریدنے میں قیمت زیادہ

پیارے اسلامی بھائیو! کسی غریب اور محتاج سے کوئی چیز خریدنے کا مَوْقَع آئے تو زیادہ قیمت پر خرید کر اس کے لئے آسانی پیدا کریں، ایسا کرنے سے جہاں ہم خیر خواہی کا ثواب حاصِل کرنے میں کامیاب ہوں گے وہیں غریبوں کے آقا، بے کسوں کے داتا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اس فرمانِ عالی کے بھی مصداق قرار پائیں گے: اللہ پاک اس شخص پر رحم فرمائے جو خرید و فَروخْت میں آسانی پیدا کرے۔[15]

www.dawateislami.net

5 قیمت اور قرض کی وصولی میں نرمی

دورانِ تِجَارَت خیر خواہی کی صورتوں میں سے یہ بھی ہے کہ گاہک (Customer) سے قیمت کی وصولی اور قرض کے مطالبے میں نَرْمی برتی جائے۔ معاف کرنے کی اہلیت ہے تو مُفْلِس ونادار شخص کو رَقَم معاف کر دی جائے۔ ورنہ قرض کی ادائیگی میں مہلت دی جائے۔ دِیْنِ اسلام ہمیں اسی کی ترغیب دلاتا ہے، فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جو کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اس کا دَین (قرض) معاف کر دے تو اللہ پاک اس کے حساب میں آسانی فرمائے گا۔[16] ایک مقام پر ارشاد فرمایا: جو شخص ایک مدّت تک کے لئے ایک دِینار بطورِ قرض دے تو اس کے لئے اس مدت تک ہر دن ایک صدقے کا ثواب ہے، پھر جب مدت پوری ہو جائے اور وہ مزید مہلت دیدے تو اس کے بعد اس کے لئے روزانہ اس قرض کی مثل صَدَقَہ کا ثواب ہے۔[17]

اے عاشقانِ رسول! ہمارے بزرگانِ دِیْن اس حدیثِ پاک کے عامل ہوا کرتے تھے۔ امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پہلے کے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم میں بعض حضرات ایسے بھی تھے، جو اس حدیثِ پاک کی وجہ سے اپنے مقروض سے قرض واپس لینا ہی پسند نہیں کرتے تھے تاکہ وہ روزانہ اتنا مال صَدَقَہ کرنے والے کی طرح ہو جائیں۔[18]

6 ادھار سے بچیں

پیارے اسلامی بھائیو! تِجَارَت میں حتی الامکان ادھار سے بچنا چاہئے۔ موجودہ دور میں تِجَارَت کے شعبے میں بھی بہت سی خرابیاں ایسی پائی جارہی ہیں کہ لاعلمی کی وجہ سے ان کی پہچان یا ان سے بچنا بہت مُشکِل ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ زیادہ مال کے جھانسے میں آکر ہم کسی غیر شرعی کام میں جا پڑیں، لہٰذا اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائیں، اگر بالفرض قرض یا ادھار لینے پر مجبور ہوں تو جلد از جلد بلکہ طے شدہ وَقْت سے قبل ہی ادائیگی کر دیں، نیز مقروض (یعنی جس نے قرض لیا ہے وہ) خود

www.dawateislami.net

چل کر قرض خواہ کے پاس جائے تاکہ اسے آنے اور قرض وصول کرنے کی زحمت نہ ہو۔ اس سے آپسی اِعْتِماد کی فضا پیدا ہو گی اور وقار برقرار رہے گا اور اِن شاءَ اللہ ہمارا یہ عَمَل دین کی خِدْمت میں معاون ثابِت ہو گا۔

7 فروخت شدہ اشیا کی واپسی

کاروباری مُعاملات میں خیر خواہی کی ایک صُورَت یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی پریشانی کے سَبَب خریدی ہوئی چیز کی واپسی کا مُطالَبہ کرے تو اَحسن انداز میں بَیع (یعنی خرید و فروخت کا معاہدہ) خَتْم کر لیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جس نے کسی پریشان شخص سے اس کے عَقْد پر اِقالَہ[1] کیا تو اللہ پاک قِیامَت کے دن اس کی لغزشوں کو مُعاف فرمائے گا۔[19]

مُعاف فَضْل و کرم سے ہو ہر خطا یا رب | ہو مغفرت پئے سلطانِ انبیا یارب[20]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

8 خوش اَخلاقی کا مظاہرہ

اے عاشقانِ رسول! بلاشبہ خوش اَخلاقی آخرت میں بخشش کا ذَرِیعَہ ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جو چیز انسان کو سب سے زیادہ جَنَّت میں داخِل کرنے والی ہے، وہ تقویٰ اور حُسنِ خُلق (یعنی اچھا اَخلاق) ہے۔[21] لِہٰذا ہر موقع پر حُسنِ اَخلاق کا مظاہرہ کیجئے اور حسبِ مَوْقَع اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے رہئے۔ دیگر تاجر حضرات اور گاہک کا خندہ پیشانی سے استقبال کیجئے۔ ممکن ہو تو گرم جوشی سے مُصافَحہ بھی کیجئے۔ اس سے وہ ہم سے مانوس ہو گا اور ایک مَحَبَّت بھرا ماحول بن جائے گا۔ مُلاقات کے وقت بے تَوَجُّہی سے ہاتھ مِلانا مناسب نہیں۔ گاہک یا دوسرے

1... دو شخصوں کے مابین جو عقد (Agreement) ہوا اس کے اُٹھا دینے کو اقالہ (Revoke a Contract) کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، 2/734، حصہ 11)

www.dawateislami.net

تاجر کے آتے وقت اگر ہم موبائل وغیرہ پر بات کر رہے ہوں یا کسی اور کے ساتھ مصروف ہوں تب بھی آنے والے کو مَحبَّت سے بٹھالیجئے۔ اس طرح وہ مطمئن ہو جائے گا کہ ہم اس کو اَہَمِیَّت دے رہے ہیں۔ اس کے برعکس جس تاجر کے مزاج میں غُصّہ اور چڑچڑاپن ہو گا اس کا کامیاب تاجر ہونا مُشکِل ہے اور عام طور پر ایسے تاجروں کو کاروبار میں بھی نُقْصَان اٹھاتے دیکھا جاتا ہے۔ خَیال رہے کہ اگر لین دَین کرتے وَقْت دوسرے سے کوئی کڑوی (نامناسب) بات نکل جائے یا اشیا میں بے جا نقص بینی شروع ہو جائے، تحمل مزاجی سے اسے اطمینان دلانے کی کوشش کیجئے۔ کیونکہ تنقیدی باتوں پر غُصّہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اُلٹا نقصان ہوتا ہے، ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے حُسنِ اخلاق، اندازِ گفتگو کو بھی چیک کر رہا ہو، اس لئے ہمیشہ نَرْمی سے کام لیجئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ملازمین کے ساتھ بھی حُسنِ سُلُوک کا مظاہرہ نہایت ضروری ہے۔ ان کے ساتھ گفتار و مُعَامَلات میں خوش اخلاقی کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ مختلف طرح کے مسائل آنے کا اِنْکار نہیں کیا جاسکتا، مگر بڑے کام کرنے والے کا عزم بلند اور صبر کا جذبہ بھی بڑا ہونا چاہئے۔ اِن شاءَ اللہ ہماری خوش اخلاقی دین کے کاموں میں ہماری مددگار ہو گی۔ بلکہ اچھی اچھی نیتوں سے یہ چند اُمُور اپنا لیجئے، اِن شاءَ اللہ دنیا اور آخِرت میں فائدہ ہو گا: ❀ ملازمین کو مُشَاہَرہ ان کے حق کے مُطابِق مُکَمَّل اور بروقت دیجئے۔ ❀ ان کے کام کی جائز حَوْصَلہ افزائی کیجئے۔ ❀ ہو سکے تو وقتاً فوقتاً ان کی فی سبیل اللہ خِدْمَت بھی کیجئے۔ ❀ ان کے اہل خانہ کو عزّت دیجئے اِن شاءَ اللہ وہ آپ کے اور قریب آئیں گے۔

ہے فلاح و کامرانی نَرْمی و آسانی میں | ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

❾ اشیا کی جائز تعریف

پیارے اسلامی بھائیو! اشیا کو بیچتے وَقْت خواہ مخواہ ان کی تعریف نہ کی جائے، البتہ جائز

www.dawateislami.net

اوصاف بیان کرنے میں مضائقہ نہیں۔ اسی طرح کسی چیز کی خوبی ظاہر کرنے کے لئے گاہک کے سامنے ذِکْرُ اللہ یا درودِ پاک وغیرہ بھی نہ پڑھا جائے کہ اس صُورَت میں ذکر و اذکار کی مُمانَعَت ہے۔ حضرت علّامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: گاہک کو سوداد کھاتے وَقْت تاجر کا اِس غَرَض سے دُرُود شریف پڑھنا یا سبحانَ اللہ کہنا کہ اس چیز کی عُمدَگی خریدار پر ظاہر کرے، ناجائز ہے۔[22]

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے:

❀ تِجارَت کرنے والے تِجارَت کے مسائل سیکھیں تاکہ وہ حَرام مال کمانے میں نہ پڑ جائیں۔[23] ❀ رزقِ حلال کے حُصُول کے لئے وہ کاروبار کیجئے، جس میں دِیْن کی خِدْمَت بھی کر سکیں۔[24] ❀ کسی پر اندھا اِعْتِماد کرنے کے بجائے پہلے یہ دیکھ لیا جائے کہ یہ کاروبار میں/رَقَم کے لین دَین میں کیسا ہے؟[25] ❀ ایک وَقْت طے کر کے روزانہ اپنی دکان، گودام، اسٹور وغیرہ میں مدرسۃ المدینہ بالغان کا اِہتِمام کیجئے اور قریبی تاجران کو قرآنِ کریم سیکھنے سکھانے کا موقع فراہم کیجئے۔ ❀ ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کا پہلے ہی سے اِہتِمام رکھیں اور اجتماع کا تشہیری پینا فلیکس بھی نمایاں جگہ پر لگا دیجئے۔ ❀ کوشش کر کے اپنے ہاں ڈونیشن سیل/کاؤنٹر لگوائیے۔ ورنہ کم از کم مدنی عطیات بکس ضرور رکھیں۔ ❀ اس کے ساتھ ساتھ رسائل بکس (Box) بھی رکھئے اور آنے والوں کو مکتبۃ المدینہ کے کتب و رسائل تحفۃً پیش کیجئے۔ اللہ پاک عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

www.dawateislami.net

حوالہ جات

1. افضل الصلوات علی سید السادات، الفصل الرابع فی الاحادیث التی ورد فیہا...الخ، ص18
2. وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص614
3. احیاء العلوم، کتاب آداب الکسب والمعاش، الباب الرابع فی الاحسان فی المعاملۃ، 2/102
4. کلیاتِ اقبال، ص130
5. فتاویٰ رضویہ، 17/616 مفہوماً
6. فیضانِ بہاء الدین زکریا، ص25
7. مدنی مذاکرہ، رمضان المبارک 1436ھ بمطابق 12 جولائی 2015ء
8. مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنۃ حسنۃ...الخ، ص1032، حدیث:2674
9. مرآۃ المناجیح، 1/160
10. رد المحتار علی الدر المختار، المقدمہ، مطلب: الفرق بین المصدر...الخ، 1/107
11. ابو داود، کتاب الطہارۃ، باب فی المجروح یتیمم، ص69، حدیث:336
12. حدائقِ بخشش، ص148
13. احیاء العلوم، کتاب آداب الکسب والمعاش، الباب الرابع فی الاحسان فی المعاملۃ، 2/102
14. احیاء العلوم، کتاب آداب الکسب والمعاش، الباب الرابع فی الاحسان فی المعاملۃ، 2/102 ملتقطاً
15. مسند ابی یعلیٰ، حدیث رجل غیر مسمی...الخ، 5/195، حدیث:6824
16. قوت القلوب، الفصل السابع والاربعون فیہ ذکر حکم المتسبب...الخ، 2/443
17. ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب انظار المعسر، ص387، حدیث:2418 بتغیر
18. احیاء العلوم، کتاب آداب الکسب والمعاش، الباب الرابع...الخ، 2/104
19. ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاقالۃ، ص352، حدیث:2199
20. وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص82
21. ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حسن الخلق، ص486، حدیث:2004
22. بہارِ شریعت، 1/533، حصہ 3
23. مدنی مذاکرہ 12 ربیع الاوّل 1439ھ بمطابق 30 نومبر 2017
24. مدنی مذاکرہ 3 محرم الحرام 1436ھ بمطابق 27 اکتوبر 2014ء
25. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، رجب المرجب 1439ھ بمطابق مارچ اپریل 2018ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

5 اولاد کی تربیت کب اور کیسے کریں؟

درود پاک کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مَرْوِی ہے کہ رسولِ انور، مکے مدینے کے تاجور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جس نے مجھ پر 10 مرتبہ دُرُود پاک پڑھا، اللہ پاک اس پر 100 مرتبہ رَحْمَت نازِل فرمائے گا اور جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اس پر ہزار مرتبہ رَحْمَت نازِل فرمائے گا اور جس نے شوق اور مَحَبَّت کی وجہ سے مجھ پر زِیادَہ دُرُودِ پاک پڑھا، قِیامَت کے دن میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔[1]

قربان جان و دل سے ہو ایسے شفیع پر | بھیجو درود لے کے محمد کا نام خاص[2]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

تربیتِ اولاد

پیارے اسلامی بھائیو! بچے کورے کاغذ کی مانند ہوتے ہیں، ان پر جو بھی لکھا جائے وہ پتھر پر لکیر کا کام دیتا ہے، یعنی شروع سے جو بات ان کے دل و دماغ میں ڈال دی جائے وہ مَضْبُوط و مستحکم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا والدین کو چاہئے کہ بچپن ہی سے اولاد کی تربیت پر بھرپور تَوَجُّہ دیں۔ بعض لوگ اس انتظار میں بچوں کی تربیت سے غَفْلَت برتتے رہتے ہیں کہ یہ ابھی کم عمر ہے، ابھی اس کو سمجھانے کی عمر ہی کیا ہے؟ جب بڑا ہو گا تو سمجھ جائے گا، لیکن یاد رکھئے! تب تک شاید بہت دیر ہو چکی ہو گی۔ کیونکہ بچپن میں جو اچھی یا بُری عادتیں پختہ ہو جائیں وہ عموماً عمر بھر ساتھ رہتی ہیں۔ اس لئے والدین کی یہ ذِمَّہ داری ہے کہ وہ جہاں اپنے بچوں کی بہترین جسمانی پرورش کا

www.dawateislami.net

خاص خیال رکھتے ہیں، وہاں ان کی دینی و اخلاقی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں بھی اپنا کردار ضرور ادا کریں۔ اولاد کو اچھی اچھی عادتیں سکھائیں، بُرے کاموں سے منع کریں۔ جب وہ کوئی اچھا کام کریں تو ان کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ اس کام میں ان کی مزید رغبت ہو، اگر کوئی بُرا کام سرزد ہو جائے تو حوصلہ شکنی کیجئے اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ایسے مناسب انداز میں ڈانٹ ڈپٹ کریں کہ وہ دوبارہ اس کام سے باز رہیں۔

یاد رہے! جن بچوں کی تَرْبِیَت اسلامی خطوط پر کی جائے وہ والدین کی نیک نامی کا سَبَب بنتے ہیں، ان کے بڑھاپے کا سہارا اور مرنے کے بعد صدقہ جاریہ ہوتے ہیں۔ خدانخواستہ اگر غَفْلَت و سستی کے باعث ان کی تربیت کا مُعَامَلہ لاُبالی پَن (بے پروائی) کی نذر ہو گیا تو آنے والا وَقْت انتہائی پریشان کن اور تکلیف دِہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اللہ پاک کا ارشاد ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ28، التحریم:6)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

تفسیر صِراطُ الْجِنَان میں ہے: جہاں مسلمان پر اپنی اصلاح کرنا ضَروری ہے، وہیں اہلِ خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت کرنا بھی اس پر لازِم ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے بیوی بچوں اور گھر میں جو افراد اس کے ماتحت ہیں، ان سب کو اسلامی احکامات کی تعلیم دے یا دلوائے، یُونہی اسلامی تعلیمات کے سائے میں ان کی تربیت کرے تاکہ یہ بھی جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں۔[3] پارہ 28، سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم کی یہ آیتِ کریمہ جب اللہ کے پیارے، دکھی دلوں کے سہارے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے سامنے تلاوت فرمائی تو انہوں نے عرض کی: یَا رَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ہم اپنے اہل و عیال (یعنی بیوی بچوں وغیرہ) کو کس طرح دوزخ کی

www.dawateislami.net

آگ سے بچا سکتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: تم انہیں ان چیزوں کا حکم دو جو اللہ پاک کو پسند ہیں اور ان سے منع کرو جو رب کو ناپسند ہیں۔[4] اَمیرُ المومنین حضرت عَلِیُّ المرتضیٰ شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیم مذکورہ آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: عَلِّمُوْھُمْ وَ اَدِّبُوْھُمْ یعنی ان کو تعلیم دو اور ادب سکھاؤ۔[5]

انسان کی فطرت

پیارے اسلامی بھائیو! دنیا میں ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے یعنی اللہ پاک نے انسانوں کو توحید اور دِیْنِ اسلام قبول کرنے کی صَلَاحِیَّت کے ساتھ پیدا کیا ہے اور فطری طور پر انسان اس دِیْن سے منہ موڑ سکتا ہے نہ اس کا انکار کر سکتا ہے کیونکہ یہ دِیْن ہر اعتبار سے عَقْلِ سلیم سے ہم آہنگ اور صحیح سمجھ کے عین مطابق ہے اور جو گمراہ ہو گا، وہ جنّوں اور انسانوں کے شیاطین کے بہکانے سے گمراہ ہو گا۔[6] دکھی دلوں کے سہارے، نبی ہمارے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُّوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ فَاَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ اَوْ یُنَصِّرَانِہٖ اَوْ یُمَجِّسَانِہٖ یعنی ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے مگر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔[7]

بچوں کی تربیت سے متعلق اہم باتیں

اے عاشقانِ رسول! بچہ چونکہ خیر و شر دونوں کو قبول کرتا ہے اور اب یہ اس کے والدین پر ہے کہ وہ بچے کو خیر و شر میں سے کس جانب مائل کرتے ہیں، لہٰذا مسلمان ہونے کے ناطے ماں باپ کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خیر و بھلائی کی طرف رغبت دلائیں، اچھے اخلاق کی تعلیم دیں اور ذیل کی باتوں کا لحاظ رکھیں:

1 بچے کو اللہ کا نام سکھایئے

پیارے اسلامی بھائیو! مشاہدے کی بات ہے کہ جب کوئی بچہ ضد کر رہا ہو یا سو نہ رہا ہو تو والدین

www.dawateislami.net

مختلف طریقوں مثلاً موسیقی (Music)، موبائل ٹیونز یا مختلف جانوروں کی سی آوازیں نکال کر اسے نارمل حالت میں لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح جب بچہ کچھ بولنا شروع کرتا ہے تو اسے ماما، پاپا، ٹاٹا، پپو، گڈو وغیرہ کہنا سکھاتے ہیں، بار بار ایک چیز کے تکرار سے بچوں کی عادت بن جاتی ہے اور بڑے ہونے کے بعد بھی بچے کی وہی عادت رہتی ہے جو اس نے ماں باپ سے سیکھا یا اِنہیں کرتے دیکھا۔ لہٰذا ماں باپ اور سرپرست صاحبان کو چاہئے کہ بچے کو اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے یا کچھ اُلٹا و فضول کام سکھانے کے بجائے اللہ اللہ کہنا سکھایئے تاکہ اس کی صاف ستھری اور پاکیزہ زبان پر اس کے خالق و مالک کا نام جاری و ساری ہو۔ اِن شاءَ اللہ اس کی برکتیں بچے اور سکھانے والے دونوں کو نصیب ہوں گی اور اللہ پاک کی رحمت سے امید ہے کہ بچے کا دل بڑے ہونے کے بعد بھی ذِکْرُ اللہ سے غافل نہیں ہو گا۔

2 حضور کی محبت پیدا کیجئے

اے عاشقانِ رسول! بچے جب بات سمجھنے کے قابل ہو جائیں تو ان کے دل میں حضور، سراپا نور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مَحَبَّت پیدا کرنے کی کوشش کیجئے، کیونکہ مَحَبَّتِ رسول دِیْنِ اسلام کی پیروی پر ابھارتی ہے۔ بچوں میں عِشقِ رسول پیدا کرنے کے لئے انہیں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اوصاف بیان کیجئے، ان کو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرتِ طَیِّبَہ کے حالات و واقعات سنایئے۔ صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اور بزرگانِ دِیْن رحمۃُ اللہِ علیہم کے عِشقِ رسول کے احوال بتایئے۔

جب بھی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نامِ نامی اور ذکر شریف آئے، دُرُود شریف پڑھنے کی عادت اپنایئے اور بچوں کو بھی اس کی رغبت دِلا کر درود پاک پڑھتے رہنے کا عادی بنایئے۔ ہمارے بزرگانِ دِیْن اپنی اولاد کی ایسی تَرْبِیَت کیا کرتے تھے کہ بچپن ہی سے وہ عِشقِ رسول کی چلتی پھرتی تصویر اور کثرت سے دُرُود و سلام پڑھنے والے ہوتے تھے، جیسا کہ حضرت علّامہ عبد الوہّاب

www.dawateislami.net

شعرانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: شیخ نُورُ الدین شَونی رحمۃُ اللہِ علیہ نے مجھے بتایا کہ میں بچپن میں شَونی (نامی شہر) میں جانور چَرایا کرتا تھا، مجھے عرشِ خُدا پر جانے والے، سورج کو لوٹانے والے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُود شریف پڑھنے سے اس قَدَر مَحَبَّت تھی کہ میں اپنا کھانا بچوں کو دے کر ان سے کہتا کہ یہ کھالو پھر میں اور تم سب مل کر دُرُود شریف پڑھیں گے۔ چنانچہ ہم دن کا اکثر حِصّہ رسولِ انور، مکے مدینے کے تاجور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُود پاک پڑھتے ہوئے گزار دیتے۔[8]

میری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تو بنانا مدنی مدینے والے[9]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

3 دینی علم سے آراستہ کیجئے

اے عاشقانِ عِلْمِ دین! جب بچے سمجھنے والی عمر کو پہنچیں تو انہیں دِیْن کے ضروری عقائد اور نظریات سے آگاہ کیا جائے۔ اللہ کریم، فرشتوں، آسمانی کتابوں، انبیائے کرام، جنّت و دوزخ، حشر و نشر، میزان و پُل صراط اور قیامت کے متعلق اَہلسنّت و جماعت کے عقائد سکھائے جائیں۔ انہیں قرآنِ کریم پڑھنا سکھایئے تاکہ وہ تلاوتِ قرآن پاک سے اپنے سینوں کو منور کر سکیں۔ اپنی اولاد کو تعلیمِ قرآن سے آراستہ کرنے والوں کو بشارت دیتے ہوئے امت کے غم میں رونے والے، رب سے بخشوانے والے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دنیا میں اپنے بچے کو قرآن پڑھنا سکھایا تو بروزِ قیامت جنّت میں اس شخص کو ایک تاج پہنایا جائے گا، جس کی بنا پر اہلِ جنت یہ جان لیں گے کہ اس نے دنیا میں اپنے بچے کو قرآن کی تعلیم دلوائی تھی۔[10]

جب بچوں کو پاکی و ناپاکی کی تمیز آجائے تو اپنے ساتھ مسجد میں لے جاکر نماز کا اہتمام کیجئے۔ 7 سال کی عمر سے ہی زبانی کلامی نماز پڑھنے کی تاکید شروع کر دیجئے کہ امت کو بخشوانے والے،

www.dawateislami.net

قسمت کو چمکانے والے، نبی ہمارے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: بچوں کو 7 سال کی عمر ہو جانے پر نماز سکھاؤ اور 10 سال کے ہو جانے پر نماز کے معاملے پر انہیں مارو۔[11] البتہ! مارنے میں اس بات کا خیال رہے کہ مارنا ہاتھ سے ہو نہ کہ لکڑی وغیرہ سے اور تین مرتبہ سے زیادہ بھی نہ ہو یہی حکم استاذ کے لئے بھی ہے کہ وہ مارنے میں تین بار سے تجاوُز نہ کرے۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت مرداس رضی اللہُ عنہ سے فرمایا: تین بار سے زائد مارنے سے بچ کیونکہ جب تم نے تین مرتبہ سے زیادہ مارا تو اللہ پاک تم سے بدلہ لے گا۔[12]

جب بچے مزید کچھ بڑے ہوں تو انہیں روز مرّہ پیش آنے والے تمام اُمُور کے متعلق بقدرِ ضرورت مسائل سکھائے جائیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اولاد کے والدین پر حقوق بیان کرتے ہوئے ایک حق یہ لکھا ہے کہ (اولاد کو) عِلْمِ دِیْن خصوصاً وُضو، غسل، نماز و روزہ کے مسائل، تَوَکُّل، قَناعَت، زُہد، اِخْلاص، تواضُع، امانت، صِدْق، عَدْل، حیا، سلامتِ صُدُور و لسان وغیرہا (دل و زبان اور دیگر اعضا کی سلامتی) خوبیوں کے فضائل، حِرْص و طمع، حُبِّ دُنیا، حُبِّ جاہ، رِیا، عُجْب، تکبُّر، خِیانَت، کِذب، ظُلْم، فحش، غیبت، حَسَد، کینہ وغیرہا بُرائیوں کے رذائل (یعنی تباہ کاریاں) پڑھائے۔[13]

4 بڑوں کا ادب سکھایئے

پیارے اسلامی بھائیو! بچوں کو بڑوں کا ادب کرنا بھی سکھایئے۔ انہیں بتایا جائے کہ جو بندہ بڑوں کا اَدَب کرتا ہے وہ مُعاشَرے میں عزّت و وقار کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت بیٹھ جاتی ہے۔ ان کے ذہن میں یہ بات بھی ڈالی جائے کہ بڑوں اور بزرگوں کا ادب نہ کرنا شیطان لعین کا کام ہے۔ اسی نے سب سے پہلے بے ادبی کی اور بارگاہِ اِلٰہی سے ذلیل و رُسوا کر کے نکالا گیا، حالانکہ اس سے پہلے اس کی سرکشی و نافرمانی واضح نہ تھی بلکہ اس نے

www.dawateislami.net

ہزاروں سال رَبِّ کائنات کی عِبَادَت کی، اپنی عِبَادَت و ریاضت اور علم کے سبب مُعَلِّمُ الملکوت یعنی فرشتوں کا استاذ بن گیا مگر جب اللہ کے نبی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی بے ادبی کا مرتکب ہوا تو اس کی برسوں کی عبادتیں بے کار اور ہزاروں سال کی ریاضتیں پامال ہو گئیں، ہمیشہ کی ذِلَّت و رُسوائی اس کا مُقَدَّر بن گئی، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لعنت کا طوق اس کے گلے میں پڑ گیا اور جہنم کے دائمی عذاب کا مُسْتَحِق ٹھہرا۔

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو[14]
صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

5 سچ بولنا سکھایئے

اے نیکی کی دعوت کو عام کرنے والے اسلامی بھائیو! جھوٹ کی نُحُوسَت عام ہو رہی ہے اور فی زمانہ جھوٹ بولنا گویا جُرم ہی نہیں سمجھا جاتا۔ اس لئے بچوں کو یہ سکھانا بہت اہم ہے کہ وہ ہر حال میں سچ بولیں۔ چنانچہ انہیں سچ بولنے کے فوائد بیان کریں مثلاً ہمیشہ سچ بولنے کی ترغیب دلانے کے لئے اُنہیں یہ سمجھایا جائے کہ انسانی رشتوں کی دیوار اِعْتِماد پر قائم ہوتی ہے، لیکن جھوٹ بولنے سے اسے ٹھیس پہنچتی ہے۔ جیسا کہ حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص سچ بولنے کا عادی ہو جائے، اللہ اُسے نیک کار (نیک کام کرنے والا) بنا دے گا۔ اس کی عادت اچھے کام کرنے کی ہو جائے گی۔ اُس کی بَرَکت سے وہ مرتے وَقْت تک نیک رہے گا، بُرائیوں سے بچے گا۔ جو اللہ کے نزدیک صِدّیق ہو جائے اس کا خاتِمہ اچھا ہوتا ہے۔ وہ ہر قسم کے عَذاب سے مَحْفُوظ رہتا ہے۔ ہر قسم کا ثَواب پاتا ہے۔ دُنیا بھی اُسے سچّا کہنے، اچھا سمجھنے لگتی ہے۔ اُس کی عزّت لوگوں کے دِلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔[15] تفسیر رُوحُ البیان میں ہے کہ سچ ایک

www.dawateislami.net

ایسا نُور ہے جو سچ بولنے والوں کے دِلوں کی ہدایت کا سبب بنتا ہے، جس قَدَر اُنہیں اپنے رَب کا قُرب حاصِل ہوتا ہے، اُتنا ہی اُنہیں وہ نُور حاصِل ہوتا جاتا ہے۔[16]

6 سنتیں اور آداب سکھلایئے

اے عاشقانِ رسول! اپنے بچوں کو پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سنتیں اور اسلامی آداب (Islamic Manners) بھی سکھایئے۔ شروع سے ہی ان کی یہ عادت بنانے کی کوشش کیجئے کہ یہ اپنے معمولات کو سنّتوں کے مطابق انجام دیں مثلاً جب ان کو اُلٹے ہاتھ سے کوئی چیز لیتے دیتے یا کھانا کھاتے دیکھیں تو سیدھا ہاتھ استعمال کرنے کا کہیں، پانی پیتے وقت بیٹھ کر اور تین سانسوں میں پینے کی ترغیب دلایئے، جُوتا پہنیں تو سیدھے پاؤں میں ڈالنے کا کہئے، ملاقات کے وقت سلام کی عادت ڈالئے، اسی طرح گفتگو، چلنے پھرنے اور لباس وغیرہ کی بھی سنتیں اور آداب موقع بہ موقع سکھاتے رہئے۔ اس کے لئے اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے کتب و رسائل، سنتیں اور آداب، 163 مدنی پھول اور 101 مدنی پھول سے رہنمائی لیجئے۔

7 سچی کہانیاں سنایئے / پڑھایئے

پیارے اسلامی بھائیو! بچوں کی تعلیم و تربیت میں کہانیوں کا ایک اہم کردار ہوتا ہے کیونکہ ان کا اثر جلد اور دیرپا ہوتا ہے، عموماً بچوں کی ان میں دلچسپی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے اپنے بچوں کو اچھی اچھی اور سچی کہانیاں سناتے پڑھاتے رہیں۔ اس کے لئے مکتبۃ المدینہ کے کتب و رسائل بالخصوص بچوں کی سچی کہانیوں پر مشتمل رسالے بنام جھوٹا چور، فرعون کا خواب، نور والا چہرہ، بیٹا ہو تو ایسا، دودھ پیتا مدنی مُنّا کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔ ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں بھی بچوں کی تربیت کے حوالے سے مختلف موضوعات پر مشتمل مفید باتیں شامل ہوتی ہیں۔

www.dawateislami.net

8 دینی کاموں میں شامل کیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! اولاد کی اچھی تربیت کے لئے انہیں اپنے ساتھ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں بھی شامل کیجئے، مثلاً گھر درس اپنے بچوں سے کروائیں اگر وہ پڑھنا نہ جانتے ہوں تو بھی انہیں درس میں شامل رہنے کا کہئے۔ اپنے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کروایئے اور نمازِ فجر کے لئے جگانے جائیں تو انہیں بھی ساتھ لے جایئے۔ اسی طرح تفسیر سننے / سنانے کے حلقے، علاقائی دورے، یومِ تعطیل اعتکاف، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع اور مدنی مذاکرے میں بھی اپنی اور ان کی شرکت کو یقینی بنایئے۔ مزید یہ کہ دینی مطالعہ کی عادت ڈالنے اور شوق و ذوق بڑھانے کے لئے شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی طرف سے عطا ہونے والا ہفتہ وار رسالہ بھی اپنے بچوں سے ہی سنا جائے۔

9 مدنی چینل دکھایئے

اس کے علاوہ اپنے گھروں میں صرف اور صرف مدنی چینل چلایئے اور بالخصوص وہ سلسلے جو بچوں کی تربیت سے متعلق ہیں، مثلاً روشن مستقبل، بچوں کا سنّتوں بھرا اجتماع اور غلام رسول کے مدنی پھول وغیرہ۔ ہر عیسوی ماہ کے پہلے ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں بالخصوص اسلامی بہنوں کے سوالات بھی شامل کئے جاتے ہیں، یہ مدنی مذاکرہ بھی بچیوں کی تربیت کے لئے مُعاوِن و مددگار ثابت ہوگا۔

10 سمجھایئے مگر پیار سے

پیارے اسلامی بھائیو! اولاد کی تعلیم و تربیت کے لئے انہیں سمجھانے اور سکھانے کا عمل بار بار پیش آئے گا، چنانچہ اس بات کا خاص خیال رہے کہ ہمارے سمجھانے اور سکھانے کا انداز

www.dawateislami.net

حکمت بھرا ہو۔ اس قسم کا لب و لہجہ ہر گز مت اپنایئے، جس سے بچوں میں ضد اور ہٹ دھرمی پیدا ہو، اسی طرح بات بات پر ٹوکنے، مارنے اور چیخ چیخ کر سمجھانے سے بھی پرہیز کیجئے کہ ایسا رویہ بچوں کو ڈِھیٹ اور باغی بنا دیتا ہے۔

11 عمل کر کے دکھایئے

بچوں کو سکھانے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ والدین خود آقاؤں کے آقا، بی بی فاطمہ کے بابا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنّتوں اور اسلامی آداب کا عملی نمونہ اپنی اولاد کے سامنے پیش کریں کیونکہ بچے عموماً قول کے بجائے عمل سے زیادہ سیکھتے ہیں، اس بات کو اس فرضی حکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ بس میں سفر کر رہا تھا۔ بس میں بیٹھے ایک مسافر نے جب اس بچے کو دیکھا تو حیرت سے تکتا ہی رہ گیا، کیا دیکھتا ہے کہ وہ بچہ شور شرابا کرنے یا کھڑکی سے فضول اِدھر اُدھر دیکھنے کے بجائے آرام و سکون سے ایک کتاب کا مطالعہ کر رہا ہے۔ اسے حیرانی اس وجہ سے ہو رہی تھی کہ آج کے اس جدید دور میں جہاں تقریباً ہر بچے کو موبائل، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور مختلف گیمز وغیرہ کی لت پڑی ہوئی ہے، ایسے میں یہ بچہ کتاب پڑھنے میں مصروف ہے۔ وہ مسافر کچھ دیر اسی سوچ میں گم رہا، بالآخر جب پاس بیٹھے ہوئے بچے کے والد سے اس حیرت انگیز بات کی وجہ دریافت کی جو کہ خود بھی اُس وقت کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا، تو اس نے کہا: بچے ہماری کہاں مانتے ہیں وہ تو ویسا کرتے ہیں جیسا ہم کو کرتا دیکھتے ہیں۔

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے:

❀ ماں کو بچّے کے اَبّو کے سامنے بچّے کی غلطیاں نہیں بتانی چاہئیں۔[17] ❀ ایک دن کے بچّے سے

www.dawateislami.net

بھی تُو تڑاق سے بات نہ کی جائے۔[18] ❀ بچے کو کند ذہن یا پڑھائی میں کمزور وغیرہ کہنا، اسے مزید کند ذہن بنا سکتا ہے اس لئے ایسا کہنے سے اجتناب کیجئے۔[19] ❀ کارٹون دیکھنا گندے بچّوں کا کام ہے، اچھے بچّے مکہ شریف اور مدینہ شریف دیکھتے ہیں۔ بچوں کی جتنی فرمائشیں پوری کریں گے اُتنی بڑھتی جائیں گی، شروع ہی سے کنٹرول (Control) کرنا چاہئے۔[20] ❀ بچّوں کی شرارت پر والدہ کو چاہئے کہ ڈانٹنے کی بجائے فوراً سنجیدہ ہو جائے اور اپنا مُوڈ آف (Mood Off) کرلے۔[21] ❀ صَحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان اپنے بچوں کو بہادُری کی تربیت دیا کرتے تھے۔ بُھوت پری کی کہانیاں بچوں کو بزدل (ڈرپوک) بناتی ہیں۔[22] ❀ کم سِنی (چھوٹی عمر) ہی سے اپنے بچوں کو دینی ماحول کے بارے میں سمجھا دیں ورنہ اگر یہ بڑے ہو گئے تو پھر آپ سمجھا نہیں سکیں گے۔[23] ❀ شروع سے ہی بچوں کو زیادہ کھانے پینے اور اچھے اچھے لباس سے بے رغبت کیا جائے۔[24] ❀ بچوں کو بچپن سے جیب خرچی دینا شروع نہ کریں گھر میں ہی کھانے کی چیزیں بنا کر دیا کریں ❀ بچوں سے جھوٹ بولنے والے بُرے لوگ ہیں اِن میں ستارۂ حماقت تقسیم کرنا چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے بچوں کے اخلاق تباہ کرتے ہیں۔[25] ❀ بچوں کو ڈرانا کہ باؤ آ گیا، جِنّ کھا جائے گا، فقیر اُٹھا کر لے جائے گا، بوری والا پکڑ لے گا وغیرہ جملے بولنے سے وہ بزدل ہو جائیں گے۔ بچوں کو بُزدِلی یعنی بکری کے دِل والا نہیں بلکہ شیر دِل (بہادر) بنانا ہے۔[26] ❀ بچوں کا دِل مضبوط ہو گا تو عبادت اچھی کریں گے بزدل (بڑے ہو کر بھی) عبادت میں سستی کرتے ہیں۔[27] ❀ بچوں کو بھی موت کے بارے میں معلوم ہونا چاہئے کہ جو مرتا ہے وہ پھر کبھی واپس نہیں آتا وغیرہ، میں اپنے بچوں کو بارہا قبرستان لے کر گیا ہوں۔ ❀ صَحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان اپنے بچوں کو قبر کے سوالات سکھاتے تھے۔[28] ❀ ذِمّہ داران اپنے بچوں کو بھی آدھے کانوں تک زلفیں رکھنے کی ترغیب جاری رکھیں

www.dawateislami.net

اور خود بھی زلفیں سجائیں اور زندگی میں کم از کم ایک بار کندھوں تک زلفیں بڑھانے کی سُنّت پر عَمَل کرنے کی سعادت حاصِل کریں۔[29] ❀ بچوں کو اتنا نہ ڈرائیں کہ ان کی صلاحیتیں خَتْم ہو جائیں۔[30] ❀ والدین بچوں کے سامنے ہر گز جھگڑا نہ کریں بلکہ ایسی باتیں بھی نہ کریں جو انہیں پریشان (Disturb) کریں۔[31] ❀ اپنے بچوں کی دل آزاری کرنا بھی ناجائز ہے۔[32] ❀ اگر والدین بچے کو کام کرنے کا موقع دیں اور ہر معاملے میں اُنگلی پکڑ کر نہ چلائیں تو بچہ خود اعتمادی پاکر مُعاشرے کا ایک باصلاحیت فرد بن کر ابھرے گا۔[33] ❀ چھوٹی عمر کے بچے کو نگہداشت کی حاجَت ہوتی ہے اور جب اُس کی عمر بڑھتی ہے تو پھر اُسے تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔[34] ❀ اپنے بچے بچیوں کو فیضانِ نَماز کورس، اصلاحِ اعمال کورس، کفن دفن کورس، فیضانِ شریعت کورس، مختلف آن لائن کورسز وغیرہ کروائیں۔[35]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ، ص110
2. نورِ ایمان، ص33
3. تفسیر صراط الجنان، پ28، التحریم، تحت الآیۃ:6، 10/221
4. تفسیر درِ منثور، پ28، التحریم، تحت الآیۃ:6، 8/225
5. تفسیر طبری، پ28، التحریم، تحت الآیۃ:6، 12/157
6. تفسیر خازن، الروم، تحت الآیۃ:30، 4/391 ملتقطاً
7. بخاری، کتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبی فمات... الخ، ص380، حدیث:1358
8. طبقاتِ شعرانی، رقم:66، نور الدین شونی، ص19-518
9. وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص429
10. معجم اوسط، 1/40، حدیث:96

www.dawateislami.net

11. ترمذی، ابواب السہو، باب ماجاء متی یؤمر الصبی بالصلاۃ، ص124، حدیث:407
12. احکام الصغار، فی مسائل الصلاۃ، وجوب امر الصبی... الخ، ص16
13. فتاویٰ رضویہ، 24/454
14. وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص315
15. مرآۃ المناجیح، 6/53-452
16. روح البیان، پ22، الاحزاب، تحت الآیۃ:35، 7/176
17. مدنی مذاکرہ، 12ذوالحجۃ الحرام1435ھ بمطابق8اکتوبر2014ء
18. مدنی مذاکرہ، 9ربیع الاخر1436ھ بمطابق29جنوری2015ء
19. مدنی مذاکرہ، 22رمضان1436ھ بمطابق10جولائی2015ء
20. مدنی مذاکرہ، 24ربیع الاخر1436ھ بمطابق13فروری2015ء
21. مدنی مذاکرہ، 12ذوالحجۃ الحرام1435ھ بمطابق8اکتوبر2014ء
22. مدنی مذاکرہ، 4ذوالحجۃ الحرام1435ھ بمطابق29ستمبر2014ء
23. مدنی مذاکرہ، 26ذوالحجۃ الحرام1435ھ بمطابق21اکتوبر2014ء
24. مدنی مذاکرہ، 5ربیع الاخر1436ھ بمطابق25جنوری2015ء
25. مدنی مذاکرہ، 13رجب المرجب1436ھ بمطابق2مئی2015ء
26. مدنی مذاکرہ، 13رجب المرجب1436ھ بمطابق2مئی2015ء
27. مدنی مذاکرہ، 13رجب المرجب1436ھ بمطابق2مئی2015ء
28. مدنی مذاکرہ، 30ذوالقعدۃ الحرام1435ھ بمطابق25ستمبر2014ء
29. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، جمادی الاول جمادی الاخر بمطابق مئی2010ء
30. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، جمادی الاولیٰ1433ھ بمطابق اپریل2012ء
31. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، رجب المرجب1435ھ بمطابق مئی2014ء
32. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، محرم الحرام1437ھ بمطابق اکتوبر2015ء
33. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، ذیقعدہ1428ھ بمطابق نومبر دسمبر2007ء
34. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، جمادی الاول جمادی الاخر بمطابق مئی2010ء
35. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 11تا13شوال المکرم1439ھ بمطابق جون2018ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

6 سادگی سُنّتِ رسول ہے

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صلی اللہُ علیٰ محمد

فاروقِ اعظم کی سادگی

حضرت محمد بن قیس رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ لوگ اَمِیرُ الْمُؤمِنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کی صاحبزادی اُمُّ الْمُؤمِنین بی بی حَفْصَہ رضی اللہُ عنہا کے پاس آئے اور عرض کی: کمزوری کی وجہ سے اَمِیرُ الْمُؤمِنین رضی اللہُ عنہ کی گردن نظر آنے لگی ہے اور کپڑے بھی ایسے پہنتے ہیں کہ جن پر کئی کئی پیوند لگے ہوتے ہیں۔ آپ اِن سے عرض کریں کہ کچھ اچھا کھانا کھالیا کریں اور عُمْدَہ و نَرم لباس پہن لیا کریں، اس طرح انہیں لوگوں کے مُعَامَلات پر تَقْوِیَت ملے گی۔ اب تو اللہ پاک نے مسلمانوں کو وُسْعَت بھی عطا فرمادی ہے۔ جب حضرت حَفْصَہ رضی اللہُ عنہا نے لوگوں کی باتیں آپ رضی اللہُ عنہ کے سامنے بیان کیں تو ارشاد فرمایا: کیا میرے آقا و مولیٰ، محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی اپنی زندگی میں کبھی عُمْدَہ و نرم بستر اِسْتِعمال فرمایا؟ تم تو بہتر جانتی ہو، بتاؤ! رسولِ کریم، محبوبِ رَبِّ عظیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کیسا بستر اِسْتِعمال فرماتے تھے؟ عَرض کی: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا بستر ایک کمبل تھا، جسے دوہرا (Double) کر دیا جاتا، جب وہ

www.dawateislami.net

سَخْت ہو جاتا تو میں اسے چار تہہ کر کے بچھا دیا کرتی اور آپ کا بستر یہی چادر تھی۔

اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ مجھے عُمْدَہ کھانا کھانے کی خواہش نہیں ہوتی، اگر میں گھی کھانا چاہتا تو زیتون کے تیل کی جگہ گھی اِسْتِعمال کرتا، میرے پاس زیتون کا تیل ہوتا ہے لیکن میں پھر بھی نمک اِسْتِعمال کرتا ہوں، مجھے ان چیزوں کی خواہش ہوتی ہے لیکن چونکہ میرے دونوں رہنما (یعنی عظیم ورحیم، شفیق وکریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور خلیفۂ اول صِدّیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ) ایک راستے پر چلے، لہٰذا میں نہیں چاہتا کہ میں ان کے راستے کی مُخالَفَت کروں، میں ان کی مُخالَفَت سے ڈرتا ہوں۔[2]

رہے تیری عطا سے یا خدا! تیری عنایت سے | ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا
بھٹک سکتا نہیں ہرگز کبھی وہ سیدھے رستے سے | کرم جس بخت وَر پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا[3]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے اپنے رہبر و رہنما آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیروی میں کس قدر سادہ زندگی بسر فرمائی، حالانکہ اگر آپ چاہتے تو بڑی عیش و عشرت سے پُر تکلف اور عمدہ عمدہ غذائیں استعمال فرمانے کے علاوہ شاہانہ و قیمتی لباس پہن کر عالی شان زندگی بسر فرما سکتے تھے۔ اللہ پاک نے! حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کے دورِ حکومت میں کثیر فتوحات کی بدولت وافر مِقْدار میں مال و دولت عطا فرمایا تھا، لیکن اس کے باوجود آپ نے دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے اپنے محبوبِ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سُنَّت سادگی کو مضبوطی سے تھامے رکھا کیونکہ آپ بخوبی جانتے تھے کہ سادگی میں عظمت ہے۔

آقا کی سنت

پیارے اسلامی بھائیو! خوراک، لباس، سامانِ زندگی، رہن سہن، الغرض ہر چیز میں بے جا

www.dawateislami.net

تکلفات سے بچنا سادگی ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں سادگی رکھنا، یہ بہت ہی پیاری عادت ہے۔ امیری ہو یا فقیری سادہ طرزِ زندگی میں ہر جگہ ہر حال میں راحت ہی راحت ہے۔ یہ عادت اپنانے والا آدمی نہ کسی پر بوجھ بنتا ہے نہ خود طرح طرح کے بوجھ تلے دبتا ہے۔[4] اور سب سے بڑی بات یہ کہ سادگی ہمارے آقا و مولا، محمدِ مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بڑی ہی پیاری پیاری سُنَّتِ مبارکہ ہے۔ آپ نے ہمیشہ سادہ طرزِ زندگی اپنائے رکھا۔ ہر معاملے میں سادگی کو پسند فرمایا۔ وہ چاہے کھانے پینے کے معاملات ہوں یا لباس و رہن سہن کے، کبھی بھی ان میں تکلّف اور بناوٹ سے کام نہ لیا۔

سرکار کی سادہ زندگی کی چند جھلکیاں

حضرت حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضور سَیِّدِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دراز گوش (مبارک گدھے) پر سواری فرماتے، اُونی لباس پہنتے، زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے اور اپنی مبارک انگلیاں چاٹ لیتے تھے۔[5]

امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اگر بغیر روٹی صرف کھجور ہی پاتے تو وہی کھالیتے، اگر بھنا ہوا گوشت مل جاتا تو اسے کھالیتے، اگر گندم یا جو کی روٹی مل جاتی تو اُسے کھالیتے، اگر کوئی میٹھی چیز یا شہد پاتے تو کھالیتے، یوں ہی اگر روٹی کے بغیر صرف دودھ پاتے تو اسی پر گزارا کرتے اور اگر خربوزہ یا ترکھجور مل جاتی تو اسے کھالیا کرتے تھے۔[6]

اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: ہم پر 40 راتیں اس طرح گزر جاتی تھیں کہ سب سے سچے، سارے اچھوں سے اچھے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک گھر میں نہ تو چولہا جلتا اور نہ ہی چراغ روشن ہوتا تھا۔ عرض کی گئی: پھر آپ حضرات کیا کھا کر گزارا کرتے تھے؟ فرمایا: دو سیاہ چیزیں یعنی کھجور اور پانی۔[7]

www.dawateislami.net

تِری سادگی پہ لاکھوں تِری عاجزی پہ لاکھوں | ہوں سلامِ عاجزانہ مدنی مدینے والے[8]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

سادگی اپنایئے

اے عاشقانِ رسول! ہمیں چاہئے کہ اللہ پاک کی رِضا اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مَحبَّت کی خاطر دنیا کی عیش و عشرت سے منہ موڑ لیں، عاجزی و انکساری کی نیت کرتے ہوئے سادگی اپنائیں۔ کھانے پینے، پہننے اور دیگر سامانِ زندگی میں نمود و نمائش کو بھی چھوڑ دیں، بلکہ زندگی کے اصلی مقصد کو ہر وقت مدِّ نظر رکھیں اور اِس کو پورا کرنے کے لئے اپنی توانائیاں خرچ کریں۔ بعض نادان اپنی خواہشات پوری کرنے میں لگے رہتے ہیں کہ موت آکر دبوچ لیتی ہے اور پھر آنکھ کھلتی ہے، مگر اب سوائے پچھتانے کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا پیارے اسلامی بھائیو! دُنْیَوی اشیا کو ضرورت کے درجے میں رکھنا چاہئے، مقصد نہیں بنانا چاہئے۔ سمجھدار انسان اپنی ضرورت اور مقصد دونوں کو ان کے درجے میں رکھتا ہے اور یوں وہ زندگی کو کامیابی سے گزار کر آخرت کو سنوار لیتا ہے۔

لباس میں سادگی

اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جو باوُجُودِ قدرت اچھے کپڑے پہننا، عاجِزی کے طور پر چھوڑ دے گا، اللہ پاک اُس کو کرامت کا جنّتی لِباس پہنائے گا۔[9]

پیارے اسلامی بھائیو! لباس انسان کی بنیادی ضرورت ہے، اس لئے اسے ضرورت کی حد تک ہی استعمال کیا جانا چاہئے۔ لباس میں ہر اس کام سے مکمل بچنا چاہئے جو سادگی سے محرومی کے ساتھ گناہوں میں مبتلا ہو جانے کا سبب بنے۔ حضرت علّامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اتنا لِباس جس سے سَتْرِ عورت (شرم گاہ کو چھپانا) ہو جائے اور گرمی سردی کی تکلیف سے

www.dawateislami.net

بچے فرض ہے اور اس سے زائد جس سے زینت مَقْصُود ہو اور یہ کہ جبکہ اللہ نے دیا ہے تو اُس کی نِعْمت کا اِظْہار کیا جائے، یہ مستحب ہے۔ خاص موقع پر مثلاً جُمُعہ یا عید کے دن عُمْدہ کپڑے پہننا مُباح ہے۔ اس قسم کے کپڑے روز نہ پہنے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اِترانے لگے اور غریبوں کو جن کے پاس ایسے کپڑے نہیں ہیں، نظرِ حِقارَت سے دیکھے، لہٰذا اس سے بچنا ہی چاہئے اور تکبُّر کے طور پر جو لِباس ہو، وہ ممنوع ہے، تکبُّر ہے یا نہیں اس کی شَناخْت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا، اگر پہننے کے بعد بھی وہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالَت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آ گیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صِفَت ہے۔[10] نیز اچھی اچھی نیتوں سے سفید لباس کثرت سے استعمال کرنا چاہئے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر سفید کپڑے ہیں، لہٰذا انہیں پہنو۔[11] اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ پسند ہے کہ میں قاری (عالِم، عابِد، زاہِد، طالبِ عِلْم) کو سفید لباس میں دیکھوں۔[12]

اے عاشقانِ رسول! دِیْن کی خِدْمَت کا جذبہ رکھنے والے عاشقانِ رسول کو تو بالخصوص ان فرامین پر عمل کرتے ہوئے سادگی کا لحاظ رکھنا چاہئے اور سفید لباس کو اپنی عادت میں شامل کرنا چاہئے تاکہ لوگ ہمیں زرق برق اور چمک دمک والے لباس میں دیکھ کر باتیں بنائیں نہ ہم سے دُور ہوں۔ اسی طرح فقط اپنے نفس کے لئے لوگوں کو متاثِّر کرنے، ان پر رعب جمانے، امیرانہ ٹھاٹھ پالنے، خود پسندی، حُبِّ جاہ اور شُہرت کی خاطر چمکیلے و بھڑکیلے اور فیشن والے کپڑے پہننے سے بھی بچنا چاہئے کہ یہ بھی انتہائی مذموم ہے۔

رسولِ کریم، محبوبِ رَبِّ عظیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: دُنیا میں جس نے شُہرت کا لِباس پہنا، قِیامَت کے دن اللہ پاک اُس کو ذِلَّت کا لِباس پہنائے گا۔[13] ہم میں سے بالخصوص وہ

www.dawateislami.net

اسلامی بھائی جو کسی نہ کسی تنظیمی ذِمَّہ داری پر دِیْنِ اسلام کی خدمت کر رہے ہیں، دیگر معاملات میں سادگی اپنانے کے ساتھ ساتھ چند ایک اور معاملات میں بھی سادگی اپنائیں تو دیگر اسلامی بھائیوں کے لئے ترغیب کا سامان ہو گا مثلاً موبائل فون بھی اتنا قیمتی نہیں ہونا چاہئے کہ دیکھنے والا بدگمانی کا شکار ہو، البتہ ایسا ضرور ہو جس سے ہماری ضرورت پوری ہو سکے۔ ہاتھ کی گھڑی بھی بالکل سادہ ہونی چاہئے، جس سے ہمارا مقصد پورا ہو جائے۔

میرا ہر عمل بس تیرے واسطے ہو
کر اخلاص ایسا عطا یا اِلٰہی[14]
صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

صفائی اور سادگی ایک ساتھ

پیارے اسلامی بھائیو! بعض نادان سادگی کے نام پر میلی کچیلی حالت میں رہنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگ جلد کپڑے تبدیل کرتے ہیں نہ اپنے عمامے ٹوپی اور سر بند وغیرہ کی صفائی کا خیال کرتے ہیں، نہ بال بناتے ہیں اور نہ ان میں تیل لگاتے ہیں، اسی طرح دیگر معاملات میں بھی ان کی حالت غیر مناسب ہوتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! دِیْنِ اسلام جہاں سادگی کی تعلیم دیتا ہے، وہیں صفائی، ستھرائی اور پاکیزگی کا بھی درس دیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم سادگی کے ساتھ صفائی کا بھی خاص خیال رکھیں۔ اٹھتے بیٹھتے وقت اپنے کپڑوں کو اچھے انداز میں درست کر لیں، پردے میں پردے کا اہتمام ہو، مسواک کے ریشے بھی مناسب انداز میں ترشے ہوں تاکہ دیکھنے والوں کو بھلی معلوم ہو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہُ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مکے مدینے کے والی، جن کا رتبہ سب سے بلند و عالی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک شخص کو بِکھرے بال دیکھ کر ارشاد فرمایا: کیا اسے

www.dawateislami.net

کوئی ایسی چیز نہیں ملی، جس سے یہ اپنا سر سنوار لے۔ ایک شخص کو میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھ کر اِرشاد فرمایا: کیا اسے کوئی ایسی چیز نہیں ملی، جس سے یہ اپنے کپڑے صاف کرلے۔[15]

اے کاش! ہمیں حقیقی معنوں میں سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اس مبارک گوشے سے حصہ عطا ہو جائے اور اس کے ساتھ ساتھ دیگر سنّتوں پر بھی عمل کی توفیق نصیب ہو۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

مری ہر ہر ادا سے یا نبی سُنَّت جھلکتی ہو
جدھر جاؤں شہا خوشبو وہاں تیری مہکتی ہو

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

غذا میں سادگی

پیارے اسلامی بھائیو! انسانی زندگی کی بقا کے لئے غذا کی کتنی ضرورت و اہمیت ہے، اس سے ہر کوئی بخوبی واقف ہے مگر افسوس آج کل ہمارا کھانا پینا گویا اِس مقصد کے لئے کم، لذّات اور خواہشات کی تکمیل کے لئے زیادہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ جس کے سبب ہماری کھانے پینے کی چیزوں میں سادگی کا تصور تک ختم ہو چکا ہے۔ ہمارے کھانوں میں چائنیز، اٹالین اور انگریزی کھانوں وغیرہ کی بھرمار ہے، پزّے، پراٹھے، کولڈ ڈرنک وغیرہ ہماری زندگی کا مقصد بنتی جارہی ہیں حالانکہ یہ اشیا صحت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہیں۔

ہمارے آقا و مولا، دو جہاں کے داتا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کھانے پینے کے معاملات میں بھی سادگی کو اختیار فرمایا کرتے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما روایت کرتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور اَہلِ بیت اکثر جو کی روٹی تناول فرماتے تھے۔[16]

کھانا تو دیکھو جَو کی روٹی، بے چھنا آٹا روٹی بھی موٹی | وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا صلی اللہُ علیہ وسلم

www.dawateislami.net

اپنے کپڑے خود دھو لینا نعلِ پاک بھی خود سی لینا | سادہ سادہ نیک طبیعت صلی اللہُ علیہ وسلم

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

خُلفائے راشدین کی سادگی

صدیقِ اکبر کی سادگی

❀ خلیفۂ اوّل اَمیرُ المُومِنین حضرت ابو بکر صِدّیقِ رضی اللہُ عنہ کے پاس ایک فِدَک کپڑا تھا، سواری کرتے ہوئے آپ اُسے کانٹوں سے جوڑ کر اوڑھ لیا کرتے تھے۔[17]

❀ ایک بار راہِ خُدا میں اتنا مال خرچ کیا کہ خود صرف ایک چوغہ پہن کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے اور بٹنوں والی جگہ کانٹے لگے ہوئے تھے۔[18]

❀ آپ کے خلیفہ بننے سے پہلے اور بعد پڑوس کی بچیاں آپ کے پاس اپنی بکریاں لے کر آتیں، آپ ان کے لئے بکریوں کا دودھ دوھ دیا کرتے تھے۔[19]

فاروقِ اعظم کی سادگی

❀ خلیفۂ دوم اَمیرُ المُومِنین حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ صرف ایک جبہ پہنا کرتے تھے اور اس میں بھی جگہ جگہ پیوند لگے ہوتے۔[20]

❀ آپ جب حجِ بیتُ اللہ کے لئے روانہ ہوئے تو پورے سفر حج میں جہاں کہیں پڑاؤ کیا، وہاں خیمہ لگایا نہ قنات، کسی درخت پر چادر یا چمڑا ڈال لیتے اور اس کے سائے میں بیٹھ جاتے۔[21]

❀ خود فرماتے ہیں جب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بے چھنا آٹا کھاتے ہوئے دیکھا ہے تب سے میں نے بھی کبھی چھنا ہوا آٹا نہیں کھایا۔[22]

عثمان غنی کی سادگی

❀ خلیفہ سوم اَمیرُ المُومِنین حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ لوگوں کو امیروں والا کھانا کِھلاتے اور

www.dawateislami.net

خود گھر جا کر سِر کہ اور زیتون کھاتے۔[23]

❀ مسجد میں ایک کپڑے میں لپٹ کر سو جاتے، آپ کے آس پاس کوئی نہ ہوتا حالانکہ اس وقت آپ اَمِیرُ الْمُومِنِین تھے۔[24]

❀ ایک مرتبہ جُمُعہ کے دن منبر شریف پر اس حال میں دیکھا گیا کہ جسمِ مُبارَک پر ایک موٹی عَدَنی (یعنی یمنی) چادر تھی جس کی قیمت بمشکل چار یا پانچ درہم ہوگی اور ایک کوفی چادر تھی۔[25]

علی المرتضیٰ کی سادگی

❀ خلیفۂ چہارم مولیٰ مشکل کُشا حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیم کو کسی نے فالودہ پیش کیا تو آپ نے اُسے سامنے رکھ کر ارشاد فرمایا: بے شک تیری خوشبو عمدہ، رنگ اچھا اور ذائقہ لذیذ ہے، لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اپنے نفس کو اُس چیز کا عادی بناؤں جس کا وہ عادی نہیں۔[26]

❀ جب آپ عراق میں تشریف فرما تھے تو کھانے کی فراوانی کے باوجود پانی میں سَتُّو گھول کر پی لیتے۔[27]

اَمِیرِ اَہلسنّت کی سادگی

الحمد لِلّٰہ! اگر ہم اَمِیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی سیرت پر غور کریں تو آپ کی مبارک زندگی کے ہر پہلو میں سادگی نمایاں طور پر نَظر آتی ہے۔ مثلاً

❀ اپنی شادی کے موقع پر تمام تقریبات کو سادہ طرز پر سر انجام دیا، دعوتِ ولیمہ بھی زمین پر بیٹھ کر ہوئی۔

❀ سُنَّت کی ادائیگی کی نیت سے کئی سالوں سے کھجور کی چٹائی پر سونا آپ کا معمول ہے۔

❀ باوُجُودِ قدرت قیمتی کپڑے نہیں پہنتے اور اکثر بغیر استری ہی پہن لیتے ہیں۔

www.dawateislami.net

❀ ہاتھ کی گھڑی بھی انتہائی سادہ ہوتی ہے۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں بھی ان بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارنے اور دِین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

سادگی کے دُنیوی فوائد

سادہ غذا کھانے والے کی صحت اچھی رہتی ہے، بیماریوں سے حفاظت ہوتی ہے، تندرست انسان اپنی زندگی کے معاملات کو بخوبی سر انجام دے سکتا ہے، یونہی رہائش، لباس شادی و دیگر تقریبات میں سادگی انسان کو سکون دیتی ہے۔ اخراجات بآسانی پورے ہو جاتے ہیں، زیادہ مال طلبی یا کسی سے ادھار یا قرض لینے کی نوبت پیش نہیں آتی اور ذہنی دباؤ (Depression) سے بچت ہوتی ہے۔ کیونکہ جیسی خواہشات اور آرزوئیں ہوں گی ویسے ہی اس کے تقاضے ہوں گے، اُتنا ہی مال زیادہ درکار ہو گا اور وقت بھی زیادہ خرچ ہو گا، اس کے حصول کیلئے کوشش بھی ویسی ہی کرنی پڑے گی اور پھر ہماری زندگی تو پہلے ہی مختصر ہے۔ لہٰذا ہمیں سادگی کو اپناتے ہوئے اپنے خالق و مالک کو راضی کرنے والے کاموں میں لگ جانا چاہئے۔

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے:

❀ سکون، سنّتوں پر عمل کرنے اور سادگی میں ہے۔[28] ❀ ذِمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کا سادہ اور عوامی انداز اختیار کریں۔[29] ❀ ذِمّہ داران سادہ لباس پہنا کریں۔ سادگی میں عَظَمَت ہے، میں سادگی کو پسند کرتا ہوں۔[30] ❀ جائز زِیْنَت حاصل کریں اِس کے لئے نگرانِ شوریٰ کا بیان صفائی اور سادگی سننا مُفید ہے۔ ❀ ہمارا لباس صاف ستھرا ہونا چاہئے لیکن

www.dawateislami.net

سادگی کا لحاظ رہے۔[31] ❀ جو دھوکا دے کر کسی کو متاثّر کرتا ہے اس سے اس کی شخصیت بڑھتی نہیں گھٹتی ہے۔ ❀ سفر اور گھر میں ہمیں سادگی اختیار کرنی چاہئے اور سنّت پر عَمَل کو لازم پکڑنا چاہئے۔[32] ❀ دعوتِ اسلامی کے تمام دینی کاموں اور اجتماعات میں سادگی اور اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کا اندازِ حکیمانہ اپنایئے۔[33] ❀ کھانے، پینے، لباس وغیرہ میں سادگی اختیار کریں، سادگی میں عظمت ہے۔ اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کا انداز ہمارے لئے مثالی ہے، اپنے مزاج میں سادگی کا لانا بہت اَہَمِّیَّت رکھتا ہے، بالخصوص دینی ماحول میں صرف سادگی ہی اپنائیں۔[34] ❀ سادگی میں ہی بہتری ہے۔[35] ❀ فینسی و قیمتی تعمیرات سے بچا جائے سادگی میں بھی ایک حسن ہے۔[36] ❀ انسان کی سادگی سامنے والے پر اثر انداز ہوتی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں سادگی کو بہت اہمیت حاصل ہے، کیونکہ اس کے بانی یعنی اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ بھی سادگی کو پسند فرماتے ہیں۔ لہٰذا ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی ہر معاملے میں سادگی کو پیشِ نظر رکھیں۔ دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار کا مزاج، عبادت، پرہیز گاری، سادگی اور سنّتوں پر عمل والا ہونا چاہئے۔[37]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ۔۔۔ الخ، باب الصلاۃ علی النبی، ص152، حدیث:907
2. عیون الحکایات، الحکایۃ الثانیۃ والستون بعد الاربع مائۃ... الخ، ص397 ملتقطاً ملخصاً
3. وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص526-527
4. جنتی زیور، بتصرف 140
5. الزہد لابن المبارک، الجزء الثامن، ص296، حدیث:995 بتغیر قلیل
6. احیاء العلوم، کتاب آداب المعیشۃ واخلاق النبوۃ، بیان جملۃ من محاسن... الخ، 2/442
7. مسند طیالسی، عروہ بن زبیر عن عائشہ، 3/79، حدیث:1575
8. وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص426

www.dawateislami.net

9. ابو داود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ص753، حدیث:4778
10. بہارِ شریعت، 3/409، حصہ 16
11. ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب البیاض من الثیاب، ص577، حدیث:3566
12. مؤطا امام مالک، کتاب اللباس، باب ماجاء فی لبس...الخ، ص484، حدیث:1735
13. ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب من لبس شہرۃ من الثیاب، ص583، حدیث:3606
14. وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص105
15. مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، 6/194، حدیث:15231
16. ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی معیشۃ النبی واہلہ، ص563، حدیث:2360
17. مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزہد، باب کلام ابی بکر الصدیق، 8/145، حدیث:4
18. تاریخ ابنِ عساکر، رقم:3398، عبد اللہ یقال عتیق بن عثمان ابو بکر الصدیق، 30/72
19. تہذیب الاسماء واللغات، باب ابی بکر، فصل فی علمہ وزہدہ وتواضعہ، 2/191
20. المجالسۃ وجواہر العلم، الجزء الثانی، 2/83، رقم:214
21. تاریخ ابنِ عساکر، رقم:5206، عمر بن خطاب...الخ، 44/305
22. طبقات کبریٰ، ذکر طعام رسول اللہ...الخ، 1/301
23. الزہد للامام احمد، زہد عثمان بن عفان، ص168، حدیث:684
24. الزہد للامام احمد، زہد عثمان بن عفان، ص167، حدیث:674
25. معجم کبیر، 1/41، حدیث:90
26. الزہد للامام احمد، زہد امیر المومنین علی بن ابی طالب، ص172، حدیث:708
27. حلیۃ الاولیاء، علی بن ابی طالب، 1/123، رقم:250 ماخوذًا
28. مدنی مذاکرہ 20 شوال المکرم 1435ھ بمطابق 16 اگست 2014ء
29. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 16 تا 20 رجب المرجب 1435ھ بمطابق 16 تا 20 مئی 2014ء
30. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 8 تا 11 رجب المرجب 1436ھ بمطابق 27 تا 30 اپریل 2015ء
31. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 4 تا 8 جمادی الاولیٰ 1427ھ بمطابق 2006ء
32. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 4 تا 8 شعبان المعظم 1428ھ بمطابق 18 تا 22 اگست 2007ء
33. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 23 تا 27 محرم الحرام 1429ھ بمطابق 1 تا 5 فروری 2008ء
34. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 7 تا 8 رجب المرجب 1434ھ بمطابق 17 تا 18 مئی 2013ء
35. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 14 تا 17 شوال المکرم 1434ھ بمطابق ۲۲ تا ۲۶ اگست 2013ء
36. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 1 تا 5 ذو القعدۃ الحرام 1436ھ بمطابق 17 تا 20 اگست 2015ء
37. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 20 تا 24 صفر المظفر 1439ھ بمطابق 10 تا 14 نومبر 2017ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

❼ رشتہ داروں کو دینی ماحول سے کیسے وابستہ کیا جائے؟

درودِ پاک کی فضیلت

رازدارِ کبریا، دین و دنیا کے بادشاہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اُس کے لئے دُعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔[1]

دونوں جہاں میں دنیا و دیں میں ہے اِک وسیلہ نامِ محمد[2]
صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

رشتہ داروں کو اسلام کی دعوت

اللہ پاک نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو مُخاطب کرکے اِرشاد فرمایا:

وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴿۲۱۴﴾ (پ19، الشعراء:214)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔

اے عاشقانِ رسول! اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ ابتدا میں دِینِ اسلام کی دَعْوَت پوشیدہ طور پر جاری تھی، پھر اس آیت میں اللہ پاک نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو قریبی رشتہ داروں کو اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قریبی رشتہ دار بنی ہاشم اور بنی مطّلب ہیں۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُنہیں اعلانیہ اللہ پاک کے عذاب سے ڈرایا اور خدا کا خوف دلایا۔[3]

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: جب یہ آیت کریمہ نازِل ہوئی کہ اپنے

www.dawateislami.net

قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کوہِ صفا پر چڑھے اور آپ نے آواز دی: اے بنی فہر، اے بنی عدی، قریش کی شاخو! یہاں تک کہ تمام لوگ جمع ہو گئے اور جو خود نہ جا سکا اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا تاکہ آکر بتائے کہ بات کیا ہے۔ ابو لہب بھی آیا اور قریش بھی۔ (جب سب جمع ہو گئے تو) آپ نے فرمایا: اگر میں آپ لوگوں سے کہوں کہ وادی کے اس طرف ایک لشکرِ جرّار ہے جو آپ پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا آپ مجھے سچا جانو گے؟ سب نے کہا: ہاں! کیونکہ ہم نے آپ سے ہمیشہ سچ بولنا ہی سنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: میں آپ لوگوں کو قِیامت کے سَخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو سب کے سامنے ہے۔[4]

اللہ اللہ! وہ مَنْظَر کتنا حسین ہو گا، جب دو عالَم کے تاجدار، مکی مَدَنی سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے خاندان والوں کو کوہِ صفا پر بُلایا ہو گا اور سب لوگوں کے درمیان شہنشاہِ نبوّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لبہائے مُبارَک سے دِیْنِ اسلام کی دَعْوَت کے نورانی اَلْفَاظ اپنی قسمت پر ناز کرتے ہوئے لوگوں کے پردہ سَماعَت پر تشریف لائے ہوں گے۔ اللہ پاک ان مُبارَک اَلْفَاظ کی بَرَکت سے ہماری بخشش فرمائے۔

اے عاشقانِ رسول! اس واقعہ میں ہمارے لئے سیکھنے کو کئی ایک مفید باتیں ہیں، جن کی بَرَکت سے ہم اپنے دل کے ویرانے کو گلستان بنا سکتے ہیں، مثلاً پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مُبارَک طَرْزِ عَمَل کو دیکھئے کہ حُکْمِ خداوندی پر عَمَل کرتے ہوئے سب سے پہلے اپنے خاندان والوں کو اسلام کے سائے تلے زندگانی گزارنے کی دَعْوَت دی، مکی مَدَنی سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِس اَدائے کریمانہ کو اپنانے کی نِیَّت کر لینی چاہئے کہ ہم بھی اپنے رشتہ داروں کو نیکی کی دعوت دینے کا شَرَف حاصِل کرتے رہیں، ان کے ساتھ اچھے سُلُوک کا مُظاہَرہ کریں اور دِیْنِ اسلام کی خِدْمَت میں اپنے رشتہ داروں کو بھی شامِل رکھیں اور اپنے ساتھ ان کی آخِرَت کو بھی بہتر بنانے کی سعادت حاصِل کریں کیونکہ اللہ پاک کا فرمان ہے:

www.dawateislami.net

وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ (پ16، طٰہٰ:132)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور اپنے گھر والوں کو نَماز کا حُکْم دے اور خود اس پر ثابِت رہ۔

جب یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی تو رسولِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم 8 ماہ تک حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیم کے دروازے پر صبح کی نَماز کے وَقْت تشریف لاتے رہے اور فرماتے: اَلصَّلَاۃُ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ، اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا۔ نماز پڑھو، اللہ پاک تم پر رحم فرمائے، اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔[5] اپنے رشتہ داروں کی اِصلاح کی اہمیت کا اندازہ اِس روایت سے لگائیے کہ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: مرد اپنے رب سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا کوئی گناہ اس سے بڑھ کر نہ ہو گا کہ وہ (دنیا میں) اپنے گھر والوں سے لاعلم رہا تھا۔[6]

بزرگوں کا طرزِ عمل

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے رشتہ داروں کو نیکی کی دعوت دینے کی اَہَمِّیَّت اپنے دل میں پیدا کرنے اور ذہن بنانے کیلئے ہمیں چاہئے کہ اپنے بزرگانِ دِیْن کی مُبارَک زندگیوں سے رہنمائی لے کر اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی کوشش کریں۔ جیسا کہ اللہ پاک نے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی صِفَات بیان کرتے ہوئے ایک صِفَت یہ اِرشاد فرمائی:

وَ كَانَ یَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ ۪ (پ16، مریم:55)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حُکْم دیتا۔

حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام اپنے گھر والوں اور اپنی قوم جُرْہُم کو جن کی طرف آپ عَلَیْہِ السَّلَام بھیجے گئے تھے، نَماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حُکْم دیتے تھے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی طَاعَت و اَعمال، صَبْر و استقلال اور اَحْوَال و خِصال (اچھی عادتوں) کی وجہ سے اللہ پاک کی بارگاہ کے بڑے

www.dawateislami.net

پسندیدہ بندے تھے۔[7] حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ اپنے بال بچوں کو نَماز کا حکم دینا رب کو بڑا پیارا اور سُنَّتِ اَنْبِیا ہے۔ جو خود تو نمازی ہو مگر اپنی اولاد کو نمازی نہ بنائے اس کی پکڑ کا اندیشہ ہے۔[8]

اسی طرح اللہ کے نبی حضرت داود عَلَیْہِ السَّلَام رات کی ایک گھڑی اپنے گھر والوں کو بیدار کرتے اور اِرشَاد فرماتے: اے آلِ داود! اُٹھو اور نَماز پڑھو کیونکہ اس گھڑی اللہ پاک جادوگر اور ٹیکس لینے والے کے علاوہ ہر ایک کی دُعا قبول فرماتا ہے۔[9]

صلہ رحمی کیجئے

اے عاشقانِ رسول! دین اسلام ایک مُکَمَّل ضابطۂ حیات ہے کیونکہ انسانی زندگی کے معاملات وضروریات کا کوئی بھی پہلو ایسا نہیں جہاں دِیْنِ اسلام ہماری رَاہ نُمائی کے لئے موجود نہ ہو۔ اسلام دِیْنِ فِطرَت ہے، لہٰذا اجتماعی زندگی کو پسند کرتا ہے جیسے دن میں پانچ بار مسلمانوں کو جمع ہو کر نَماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا، ہفتے بعد نمازِ جُمُعَہ میں جمع ہونے کا فرمایا گیا اور یونہی عیدین کو دیکھ لیجئے۔ اس اجتماعی زندگی کا فائدہ یہ بھی ہے کہ میل جول سے ایک دوسرے کے مسائل کا پتہ چلتا ہے، مُشکِل وَقْت میں ایک دوسرے کے کام آنے کا مَوْقَع ملتا ہے، دیگر مسلمانوں میں خوشیاں بانٹنے کی سعادت ملتی ہے۔ دوسروں کے تجربات سے سیکھنے کا مَوْقع ملتا ہے اور نتیجۃً انسان جہاں خود کو بھی خطرے کے وَقْت مَحفُوظ رکھ سکتا ہے، وہاں معاشرتی بُرائیوں کو خَتْم کرنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔

الغرض اجتماعی زندگی کی اَہَمِّیَّت کے پیشِ نظر ہمیں چاہئے کہ صلہ رحمی کو اپنی عادَت میں شامِل کر لیں، تاکہ ہم حکمِ شریعت پر عَمَل کرنے والوں میں شمار ہوں، گناہ سے بچ سکیں اور اس کی بَرَکت سے اپنے رشتہ داروں کو نیکی کی دعوت دینا بھی آسان ہو کیونکہ جو شخص دوسروں کو

www.dawateislami.net

عزّت دیتا ہے، ان کے حقوق کی ادائیگی کرتا ہے تو ان کے دل میں اس کی اَہَمِّیَّت پیدا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اگر ہم دِیْن کی خِدْمَت کا جذبہ رکھتے ہیں تو ہمارے لئے صلۂ رحمی یوں بھی ضروری ہے کہ ہمارے عزیز و اقارب کے دلوں میں ہمارے بارے میں کوئی منفی بات پیدا نہ ہو، تاکہ مل جُل کر دِیْن کا کام کرنے کی سعادت ملے اور گھر / خاندان میں سنّتوں بھرا دینی ماحول قائم ہو جائے۔ نیز اس میں بھی اللہ پاک کی رِضا اور ثواب پیشِ نَظر ہونا چاہئے۔ کیونکہ صلۂ رحمی کے بارے میں اللہ پاک کا اِرشاد ہے:

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾

(پ21، الروم:38)

ترجَمۂ کنز الایمان: تو رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو یہ بہتر ہے اُن کے لئے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور اُنہیں کا کام بنا۔

تفسیر صِراطُ الْجِنان میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت ہے: اے وہ شخص! جسے اللہ پاک نے وسیع رزق دیا، تم اپنے رشتے دار کے ساتھ حُسنِ سُلُوک اور اِحْسَان کرکے اس کا حق دو اور مسکین اور مُسَافِر کو صَدَقہ دے کر اور مہمان نوازی کرکے اُن کے حق بھی دو۔ رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کے حقوق ادا کرنا ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو اللہ پاک کی رِضا چاہتے ہیں اور اللہ پاک سے ثواب کے طالِب ہیں اور وہی لوگ آخِرَت میں کامیاب ہونے والے ہیں۔[10] یاد رکھئے! اگر رشتے دار مَحارم میں سے ہوں اور محتاج ہو جائیں تو اُن کا خَرْچ اُٹھانا یہ بھی ان کا حق ہے اور صاحِبِ اِسْتِطاعَت رشتہ دار پر لازِم و واجِب ہے۔[11]

صلۂ رحمی کسے کہتے ہیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! صِلَہ کے معنٰی ہیں: اِیْصَالُ نَوْعٍ مِّنْ اَنْوَاعِ الْاِحْسَان یعنی کسی بھی قسم

www.dawateislami.net

کی بھلائی اور احسان کرنا۔[12] اور رِحم سے مراد قرابت، رشتہ داری ہے۔[13] حضرت علّامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: صِلۂ رحم کے معنٰی رشتہ کو جوڑنا ہے یعنی رشتہ والوں کے ساتھ نیکی اور سُلُوک کرنا۔ ساری اُمّت کا اس پر اتفاق ہے کہ صلۂ رحم واجِب ہے اور قَطعِ رِحم (یعنی رشتہ توڑنا) حَرام ہے۔[14]

نوٹ: تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صلح کرلی** کا مطالعہ کیجئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! حُسنِ سُلُوک کی اَہمِیَّت اور فوائد تو بے شُمار ہیں، دِینِ اسلام ہمیں اس کو اپنانے کی بار بار ترغیب دلاتا ہے، لہٰذا حُسنِ سُلُوک کی مَدَد سے رشتہ داروں کو دینی مَاحَول کے قریب لایا جائے، ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے رشتہ داروں کے حقوق ادا کریں، ان کی غیبت کرنے سے باز رہیں، ان کے ساتھ اِنْصَاف کریں، ان کے مال پر ناجائز قبضہ نہ کریں، جو عزّت اسلام نے ان کو دی ہم اس کو تسلیم کریں، جہاں ان کو ہماری ضرورت ہو شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے تَعَاوُن کریں، گھر آئیں تو مسکراتے ہوئے خندہ پیشانی سے استقبال کریں، اپنی حیثیت کے مُطابِق اچھی مہمان نوازی کریں، ان کے بچوں کو پیار کریں، وقتاً فوقتاً تحفہ دیتے رہیں کہ حدیثِ مبارکہ میں ہے: تَهَادَوْا تَحَابُّوْا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو، آپس میں مَحبَّت بڑھے گی۔[15] تحفے میں شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اور اسلامک ریسرچ سنٹر (دعوتِ اسلامی) کی کُتُب، عطر اور ایسی اشیادی جائیں جو ان کے کام آئیں اور ان کی دنیا و آخِرت کو سنوارنے والی ہوں۔

صِلۂ رحمی کے 10 فائدے

حضرت فقیہ ابو اللَّیث سمرقندی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: صِلۂ رحمی کے 10 فائدے ہیں:

(۱) اللہ پاک کی رِضا حاصِل ہوتی ہے۔ (۲) لوگوں کی خوشی کا سَبَب ہے۔

www.dawateislami.net

(۳) فرشتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے۔

(۴) مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے۔

(۵) شیطان کو اس سے رنج پہنچتا ہے۔

(۶) عُمر بڑھتی ہے۔ (۷) رزق میں بَرَکت ہوتی ہے۔

(۸) فوت ہو جانے والے (مسلمان) باپ دادا خوش ہوتے ہیں۔

(۹) آپس میں مَحَبَّت بڑھتی ہے۔

(۱۰) وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اس کے حق میں دُعائے خیر کرتے ہیں۔[16]

صلۂ رحمی اور شریعت کی پاسداری

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بات مدِّ نظر رہے کہ والدین، بہن، بھائی اور دیگر تمام رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات میں شریعت کی پاسداری بھی ضَروری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ رشتے داروں کا دل خوش کرنے میں گناہ ہو جائے۔ مثلاً کہیں دعوت کا اِہتِمام ہے اور وہاں گناہوں بھرا ماحول (مثلاً بے پردگی، گانے باجوں وغیرہ کا سلسلہ) ہے اور شریعت کی طرف سے شرکت کی کوئی صورت نہیں نکلتی تو نہ جائے، دعوت کے وَقْت بھی نمازِ باجماعت کا اِہتِمام رکھے، یونہی گناہ کے کام میں مالی تَعَاوُن بھی نہ کرے۔

گناہ بھرا کام اگر کسی نے کیا تو اس کی حوصلہ افزائی نہ کرے، اگر کوئی رشتے دار جھوٹی بات کرتا ہے تو سر ہلا کر تائید نہ کرے، غیبت میں ساتھ نہ دے، چغلی میں شامِل نہ ہو، دیگر رشتہ داروں کی بُرائیاں بیان کرنا، اس پر تبصرے کرنا ہمارے مُعَاشَرے میں عام ہے اس سے بچے، بلکہ اگر گمان غالِب ہے کہ روکنے پر رک جائے گا تو روکے ورنہ اس جگہ سے ہٹ جائے اور اس

www.dawateislami.net

گناہ کو دل میں ضرور بُرا سمجھے۔ سرورِ کونین، نانائے حسنین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ یعنی خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اِطاعت (جائز) نہیں۔[17]

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کوئی بندہ گناہ کا حکم دے یا نیکی سے منع کرے تو اس کی بات نہ مانو اگرچہ وہ باپ، استاذ، مرشد، حاکم یا بادشاہ ہو۔[18] نیز اگر ان کو گناہ سے بچانے کا ذہن ہے پھر تو یہاں ثابِت قدمی اور بھی ضروری ہے کہ اگر خود ان کے ساتھ گناہ میں شریک ہو گیا تو ان کو کیسے روکے گا۔

قَطعِ تعلّق کب جائز ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفےٰ اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: رشتہ داروں کے ساتھ تَعَلّق کاٹ دینے کی ایک ہی صُورَت جائز ہے اور وہ یہ کہ شریعت کے مُعَامَلے میں تَعَلّق کاٹ دیا جائے، مثلاً کوئی رشتہ دار اگرچہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہو اگر وہ کافر و مرتد (یعنی دِیْنِ اسلام سے پھر جائے) یا گمراہ و بد دین ہو جائے تو پھر اس سے تَعَلّق کاٹ لینا واجِب ہے یا کوئی رشتہ دار کسی گناہِ کبیرہ میں گرفتار ہے اور منع کرنے پر بھی وہ باز نہیں آتا بلکہ اپنے گناہِ کبیرہ پر ضِد کر کے اَڑا ہوا ہے تو اس سے بھی قَطعِ تَعَلّق کر لینا (یعنی تعلق توڑ لینا) ضَروری ہے کیونکہ اس کے ساتھ تَعَلّق رکھنا اور تَعاوُن کرنا گویا اس کے گناہِ کبیرہ میں شرکت کرنا ہے۔[19]

کسی کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے والے امور

اے عاشقانِ رسول! اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلۂ رحمی کرتے ہوئے انہیں دین کے قریب لانے کی کوشش کریں، قَطعِ رحمی سے بچیں اور انہیں دینی ماحول سے وابستہ کرنے کے لئے درج ذیل نیک کاموں کو پیشِ نظر رکھیں:

www.dawateislami.net

❶ دعا کیجئے

بعض اوقات کو شش کے باوُجود کچھ لوگ راہِ راست پر نہیں آتے اور شیطان کے چنگل میں پھنس کر اپنی آخِرت کے ساتھ دنیا بھی برباد کر رہے ہوتے ہیں، نَماز اور عِلْمِ دِیْن سے بھی دُور ہوتے ہیں، دوسروں کے حقوق غَصْب کرنا، دل آزاریاں کرنا، غیبتیں کرنا ان کا شیوہ ہوتا ہے، سمجھنے کے بجائے اُلٹا بگڑتے، بد تمیزی کرتے ہیں۔ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ یعنی دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔[20] لہٰذا اِس ہتھیار کو شیطان کے خلاف اِستِعمال کرتے ہوئے اپنی اور دیگر رشتہ داروں کی اِصلاح کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دُعا کرتے رہئے۔

❷ بیعت کی برکات حاصل کیجئے

کسی پیرِ کامل کا مرید ہو جانا اور نسبت حاصِل کر لینا بہت سارے فوائد کا مجموعہ ہے، اِس پُر فتن دور میں اَمیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے ذریعے غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے دامن سے وابستہ ہو جانا بھی بہت بڑی نعمت ہے، اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے ہمیں اپنے رِشتہ داروں کو بھی اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے ذریعے غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے دامن سے وابستہ کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے اپنے پالنے والے کی عزّت و جلال کی قسم! میں اُس وقت تک اپنے رب کی بارگاہ سے نہ ہٹوں گا جب تک اپنے ایک ایک مرید کو جَنَّت میں داخل نہ کروالوں۔[21]

❸ تعلیمی ادارے

عِلْمِ دِیْن کے فضائل و کمالات کے کیا کہنے! فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: عالِم کی فضیلت عابِد پر ویسی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر۔[22] اس حدیثِ پاک کی بَرَکت حاصِل

www.dawateislami.net

کرنے کے لئے اپنے اور رشتہ داروں کے بچوں اور بچیوں کو جامعۃ المدینہ/ مدرسۃ المدینہ/ دارُ المدینہ/ مدرسۃ المدینہ (بالغان و بالغات) میں داخِل کروا کے ثواب حاصِل کرنا چاہئے کہ ایک روایت میں ہے: جس نے کسی کی بھلائی کی طرف رَاہ نُمائی کی، اسے اس پر عَمَل کرنے والے جتنا ثواب ملے گا۔[23]

❹ مدنی چینل، سوشل میڈیا

عِلْمِ دِیْن اور اچھی صحبت حاصِل کرنے کا ایک بہترین ذَرِیْعَہ مَدَنی چینل بھی ہے، لہٰذا ہمیں خود بھی یہ مدنی چینل ہی دیکھنا چاہئے اور اپنے رِشتہ داروں کو بھی صرف اور صرف مدنی چینل ہی دیکھنے کا ذہن دینا چاہئے، تاکہ شیطان گناہوں بھرے چینل کی طرف نہ لے جا سکے۔ بِالْخُصُوص ہفتہ وار مدنی مذاکرہ ضرور ضرور دیکھنے کا ذہن بنانا چاہئے، نیز مَحَبَّت و نَرْمی کے ساتھ وقتاً فوقتاً مختلف سلسلوں کا تذکرہ کرتے رہنا چاہئے تاکہ غَفْلَت نہ ہو، یونہی دعوتِ اسلامی کے سوشل میڈیا کو مُتَعَارَف کروانا چاہئے تاکہ ہمارے رِشتہ دار بھی اس انداز سے عام ہونے والی نیکی کی دعوت کے فیضان سے مالامال ہو سکیں۔

دعوتِ اسلامی کے سوشل میڈیا ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے نیکی کی دعوت پر مشتمل مختلف شاٹ کلپس وقتاً فوقتاً بھیجے جاتے ہیں، یہ شاٹ کلپس ہم خود بھی حاصل کریں اور اپنے رِشتہ داروں تک بھی پہنچائیں۔

❺ ہفتہ وار اجتماع

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں رشتہ داروں کو ساتھ لے کر شرکت کرنی چاہئے، اسی طرح بڑی راتوں کے اجتماعات (مثلاً اجتماعِ میلاد، اجتماعِ غوثیہ، اجتماعِ شبِ مِعْرَاج، اجتماعِ شبِ براءت) وغیرہ میں بھی شرکت کرنے کی ترغیب دلائی جائے، یوں نیکی کی دعوت دینے اور حُسْنِ

www.dawateislami.net

سُلُوک کا ثواب ملے گا اِن شاءَ اللہ۔

❻ روحانی علاج

گھریلو مسائل، کاروباری پریشانی، بیماری کے مُعَامَلات میں تعویذاتِ عطاریہ دِلوا کر مسلمان کی مَدَد کرنے کا ثواب حاصِل کرنا چاہئے، جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: اللہ پاک مصیبت زدہ کی مَدَد کو پسند فرماتا ہے۔[24]

کسی رِشتہ دار کی فوتگی کے موقع پر، بچے کی وِلادت کے موقع پر، شادی کے موقع پر اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے مکتوبات ان تک پہنچائے جائیں، کیونکہ ان مکتوبات میں بھی اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کا مسلمانوں تک نیکی کی دعوت کا جذبہ نظر آتا ہے۔

❼ ماہنامہ فیضانِ مدینہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ بھی فرض علم حاصِل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی مثال ایسی ہے جیسے سمندر کو کوزے میں بند کرنا، کیونکہ آپ اس میں پڑھ سکتے ہیں: حمد، نعت، منقبت، فیضانِ قرآن و حدیث، بچوں اور بچیوں کے لئے مختلف سبق آموز کہانیاں، اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل، تجارت سے متعلق مفید باتیں، بزرگانِ دِیْن کی سیرت، صحت و تندرستی کے بارے میں حیران کن باتیں، ملک و بیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کی خبریں اور اس کے علاوہ بھی بہت کچھ!!۔ خود بھی ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے رِشتہ داروں کے ہاں بھی سالانہ بکنگ کروانے کی کوئی صورت کی جائے اور اگر وہ صاحِبِ ثروت ہیں تو ان کی طرف سے اور لوگوں کے گھر ماہنامہ فیضانِ مدینہ لگوانے کی کوئی صورت کرنی چاہئے۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ علم پھیلانے کی ترغیب اِرشَاد فرماتے

www.dawateislami.net

رہتے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: عنقریب یہ علم بہت تیزی سے اُٹھالیا جائے گا، پس جس کے پاس بھی کوئی علمی بات ہو، اس پر عَمَل پیرا ہو کر غلو (بات کو بڑھا چڑھا کر کرنے) سے بچتے ہوئے اسے پھیلائے۔[25]

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے:

❀ماں باپ اولاد کے حقوق پورے نہ کریں پھر بھی قابلِ اِحترام ہیں۔[26]

❀کسی کو یہ نہ کہا جائے کہ تیرے ماں باپ نے تجھے یہ سکھایا ہے؟ کیونکہ اس طرح کہنے سے اس کی دل آزاری تو ہے ہی، اگر اس کے والدین کو معلوم ہو گیا تو ان کی بھی دل آزاری ہو گی۔ ماں باپ کا دل دکھا کر مدنی قافلے میں کسی کو سَفَر نہ کروائیں۔ ماں باپ اور بچوں کی حق تَلفی نہ ہو، کسی قسم کا گناہ نہ کرنا پڑے تو 12 ماہ کا سَفَر ضرور کیجئے۔[27]

❀گھر کے سردار والدین ہیں، اولاد کو ان کی تعظیم و توقیر کرنا لازِم ہے۔[28]

❀خدمت میں ماں اور تعظیم میں باپ کو ترجیح ہے۔[29]

❀رشتہ دار کے سامنے اُس کا دل خوش کرنے کی نِیَّت سے مسکرانا حُسنِ سُلُوک کہلائے گا۔[30]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. معجم اوسط، 1/497، حدیث 1835 2. قبالۂ بخشش، ص134
3. تفسیر جلالین، پ15، الشعراء، تحت الآیۃ:214، ص376
4. بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الشعراء، ص1211، حدیث:4770
5. تاریخ ابنِ عساکر، رقم:4933، علی بن ابی طالب...الخ، 42/136

www.dawateislami.net

6. قرۃ العیون و مفرح القلب المحزون، الباب الثامن فی عقوبۃ...الخ، قاطع الرحم، ص100
7. تفسیر صراط الجنان، پ16، مریم، تحت الآیۃ:55، 6/122
8. تفسیر نور العرفان، پ16، مریم، تحت الآیۃ:55، ص803
9. مسند امام احمد، حدیث عثمان بن ابی العاص ثقفی، 6/608، حدیث:16717
10. تفسیر صراط الجنان، پ21، الروم، تحت الآیۃ:38، 7/449
11. تفسیر خازن، پ15، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:26، 5/150
12. زواجر، کتاب العدد، الکبیرۃ الثالثۃ بعد الثلاث مائۃ، قطع الرحم، 2/138
13. لسان العرب، باب الراء، 3/1479
14. بہارِ شریعت، 3/558، حصہ 16
15. موطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی المہاجرۃ، ص483، حدیث:1731
16. تنبیہ الغافلین، باب صلۃ الرحم، ص74 ملخصًا
17. مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الجہاد، باب فی امام السریۃ...الخ، 7/737، حدیث:12
18. مرآۃ المناجیح، 5/357
19. بہشت کی کنجیاں، ص197
20. مسند ابی یعلیٰ، مسند علی بن ابی طالب، 1/153، حدیث:439
21. بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ و بشراہم، ص193
22. ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ص632، حدیث:2685
23. ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی ان الدال علی الخیر...الخ، ص628، حدیث:2671
24. مسند ابی یعلیٰ، مسند انس بن مالک، 3/375، حدیث:4296
25. کنز العمال، کتاب العلم، آداب العلم متفرقۃ، الجزء العاشر، 5/133، حدیث:29490
26. مدنی مذاکرہ، 24 رمضان 1436ھ بمطابق 11 جولائی 2015ء
27. مدنی مذاکرہ، 28 ذیقعدۃ الحرام 1436ھ بمطابق 12 ستمبر 2015ء
28. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 11 تا 13 شوّال 1439ھ بمطابق 26 تا 28 جون 2018ء
29. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 20 رجب المرجب 1436ھ بمطابق 9 مئی 2015ء
30. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 5، 6 شوال المکرم 1429ھ بمطابق 5,6 اکتوبر 2008ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

8 قرض واپس کرنے میں تاخیر کیوں؟

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عَرض کی کہ میں (سارے وِرد، وظیفے چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وَقْت دُرُود خوانی میں صَرف کروں گا۔ تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: یہ تمہاری فکریں دُور کرنے کے لئے کافی ہو گا اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وردِ زباں رہے | میری فُضُول گوئی کی عادَت نکال دو[2]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیارے صحابی حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہُ عنہ کی اپنے آقا سے مَحبَّت کا کتنا پیارا انداز ہے کہ دُرُود خوانی کو زندگی بھر کا وظیفہ بنانے کی نِیَّت فرما رہے ہیں۔ اے کاش! ہم بھی ان کے نقشِ قَدَم پر چلنے کی نِیَّت کرتے ہوئے یہ ذہن بنالیں کہ گناہوں بھرے اور فُضُول کاموں کو ترک کروں گا اور اپنے پیارے پیارے آقا، معراج والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی جناب میں دُرُودِ پاک کے نذرانے پیش کرنے کی عادَت بناؤں گا۔ اگر ہم زندگی گزارنے کے انداز پر غور کریں تو ہو سکتا ہے کہ ہمیں کافی وَقْت ایسا نظر آئے جو کسی نیک کام میں اِستِعمال کیا جا سکتا تھا مگر فُضُول ہی گزر گیا، لہٰذا یہ ذہن بنالینا چاہئے کہ اپنا ہر سانس کسی نہ کسی نیک کام میں صرف کروں گا، نِیَّت سچی ہوئی، کوشش جاری رہی تو اللہ پاک کی رحمت سے کامیابی بھی ملے گی کہ اللہ پاک کا ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط | ترجَمۂ کنز الایمان: اور جنہوں نے ہماری راہ

www.dawateislami.net

(پ21، العنکبوت:69) | میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃُ اللہِ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جو لوگ علم حاصِل کرنے میں کوشش کریں گے، ہم ضرور انہیں عَمَل کی راہ دِکھائیں گے۔[3]

کنویں کا قیدی

حضرت شیبان بن حسن رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے: میرے والد مُحتَرَم اور عبد الواحد بن زید جہاد کے اِرادے سے روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک کنویں کے قریب قِیام کیا جو بہت چوڑا اور گہرا تھا۔ جب انہوں نے پانی نکالنے کے لئے رسی اور ڈول کنویں میں ڈالا تو اچانک (رسی کھل گئی اور) ڈول کنویں میں گر گیا۔ انہوں نے رسیوں کو آپس میں باندھا اور اس کے ذریعے ایک آدمی (ڈول نکالنے کے لئے) کنویں میں اُترنے لگا۔ ابھی وہ کچھ حِصّہ ہی اُترا تھا کہ (کسی کی) درد بھری آواز آنے لگی۔ (آواز سُن کر) وہ شخص واپس آگیا اور پوچھنے لگا: کیا تم نے بھی وہ آواز سنی ہے جو میں نے سنی؟ جواب ہاں میں ملا تو ہمت باندھ کر آخر کار دوبارہ کنویں کے اندر اُترا اور تختوں پر ایک شخص دیکھا جس کے نیچے پانی تھا۔ پوچھا: تُو جِنّ ہے یا انسان؟ تختے پر بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا: میں انسان ہوں۔ پوچھا: تُو کون ہے؟ کہا: میں انطاکیہ کا رہائشی تھا قرض ادا نہ کرنے کے جُرم میں اِنتقال کے بعد مجھے میرے رب نے اس کنویں میں قید کر دیا انطاکیہ میں میری اولاد ہے جو مجھے یاد کرتی ہے نہ میرا قرض ادا کرتی ہے۔ (یہ سُن کر) وہ شخص کنویں سے باہر نکلا اور ساتھی سے کہنے لگا: وہ جہاد اس جہاد کے بعد ہو گا۔ چنانچہ اس نے ساتھیوں کو جانے دیا اور خود سواری لے کر انطاکیہ چل دیا۔ کنویں میں قید شخص کا نام لے کر جب اس کے بیٹوں کا پتہ معلوم کیا اور انہیں صورتحال سے آگاہ کیا تو وہ بولے: خدا کی قسم! وہ واقعی ہمارے والِد ہیں۔ ہم اپنی زمین بیچ کر بھی اپنے والِد کا

www.dawateislami.net

قرض ادا کریں گے۔ پھر انہوں نے واقعی اس شخص کے ساتھ جا کر اپنے والِد کا سارا قرض ادا کر دیا۔ اس کے بعد وہ شخص انطاکیہ سے واپس اسی کنویں کے مَقام پر پہنچا۔ مگر اب وہاں کنواں تھا نہ کچھ اور۔ چونکہ رات ہو چکی تھی، اس لئے یہ اسی مقام پر ٹھہر گئے، تو خواب میں وہی شخص آیا اور بولا: اللہ پاک تمہیں اچھی جَزا عَطا فرمائے۔ جب میرے بیٹوں نے میرا قرض ادا کیا تو میرے پاک پروردگار نے بھی مجھے (کنویں کی قید سے نَجات عَطا فرما کر) جنّت کے فُلاں مَقام پر فائز کر دیا۔[4]

پیارے اسلامی بھائیو! اس حِکایَت سے درسِ عبرت لینا چاہئے کہ کہیں میرے ساتھ بھی یہ سُلُوک نہ کیا جائے، اپنی آخِرَت کی بہتری کے لئے گناہوں سے سچّی توبہ کر کے لوگوں کے حُقُوق ادا کر دینے چاہئیں، مگر فی زمانہ حُقُوقُ العِبَاد کا خیال نہ ہونے کے برابر ہے۔ اِنہی مسائل میں سے قرض واپس کرنے کا مُعَامَلہ بھی ہے، جس نے مُعَاشَرے کا امن و سکون برباد کر کے رکھ دیا ہے، کاروباری دنیا میں اس کی مثالیں جابجا نَظر آتی ہیں، وَقْت پر قرض واپس نہ کرنا، بلکہ رَقَم ہڑپ کر جانا مَعْمُول کی بات لگتی ہے، کوئی دوسرے پر اِعْتِماد کرنے کو تیّار نہیں، جس کی وجہ سے لوگ پریشان ہیں اور بے سکونی کی کیفیت میں زندگی بَسَر کر رہے ہیں۔ اگر ہم اِسلامی اُصُولوں پر عمل کریں تو اِن شاءَ اللہ آخرت کی بہتری کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی سُکُون ہو گا۔ کیونکہ جب ہم دوسروں کے حُقُوق ادا کریں گے تو ہمارے بھی حُقُوق کا خَیال کیا جائے گا۔ علّامہ عبدالرؤوف مناوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جیسا تم کام کرو گے ویسا تمہیں اس کا بدلہ ملے گا، جو تم کسی کے ساتھ کرو گے وہی تمہارے ساتھ ہو گا۔[5]

قرض واپس کرنے کا حکم

پیارے اسلامی بھائیو! قَرض کی رَقَم واپس کرنا لازِم ہے۔ ارشادِ رَبّانی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ | ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا

www.dawateislami.net

اِلٰۤى اَهْلِهَا (پ5، النسآء:58) | ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپُرد کرو۔

حضرت علّامہ جَلالُ الدین سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: اس آیت میں امانت اور قرض واپس لوٹانے کے وجوب کا ثبوت ہے۔[6] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے مَرْوِی ہے، نورِ خُدا، رازدارِ کبریا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: قَرْض کی ادائیگی میں مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔[7] اس حدیثِ پاک کی شرح میں امام شَرَف الدین حسین بن محمد طیبی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر قرض واپس کرنے پر قادِر ہے تو خواہ مخواہ تاخیر کرنا حَرام ہے۔[8] امام الحرمین علامہ جُوینی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: قدرت کے باوُجُود قرض واپس کرنے میں تاخیر جائز نہیں ہے۔[9] فتاویٰ ہندیہ میں ہے: قرض کی ادائیگی کے لئے (قرض لینے والے) کی نقدی رَقَم پہلے اِسْتِعمال کی جائے، (مکمل ادا نہ ہو تو) پھر دیگر سامان سے پورا کر لیا جائے، (ابھی بھی قرض باقی ہو تو) جائیداد فَرَوخْت کر لی جائے اور اس کے پاس صرف ایک جوڑا کپڑوں کا چھوڑ دیا جائے باقی سب بیچ دیا جائے۔[10] حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جس مقروض کے پاس اَدائے قرض کے لئے پیسہ ہو پھر ٹالے تو وہ ظالِم ہے، اسے قرض خواہ ذلیل بھی کر سکتا ہے اور جیل بھی بھجوا سکتا ہے، یہ شخص مقروض گناہ گار بھی ہو گا کیونکہ ظالِم گناہ گار ہوتا ہی ہے۔[11]

امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص قرض لیتا ہے اور یہ نِیَّت کرتا ہے کہ میں اچھی طرح ادا کر دوں گا تو اللہ پاک اس کی حِفَاظَت کیلئے چند فرشتے مُقَرَّر فرما دیتا ہے اور وہ دُعا کرتے ہیں کہ اس کا قرض ادا ہو جائے۔[12] اور اگر قرض دار قرض ادا کر سکتا ہو تو قرض خواہ کی مرضی کے بغیر اگر ایک گھڑی بھر بھی تاخیر کرے گا تو گناہ گار ہو گا اور ظالِم قرار پائے گا۔ خواہ روزے کی حَالَت میں ہو یا سو رہا ہو، اس کے ذِمّے گناہ لکھا جاتا رہے گا۔ (گویا ہر حال میں گناہ کا میٹر چلتا رہے گا) اور ہر صُورَت میں اس پر اللہ پاک کی لعنت پڑتی رہے گی۔ یہ گناہ تو ایسا ہے کہ نیند کی

www.dawateislami.net

حالَت میں بھی اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اگر اپنا سامان بیچ کر قرض ادا کر سکتا ہے تب بھی کرنا پڑے گا اگر ایسا نہیں کرے گا تو گناہ گار ہے۔ اگر قرض کے بدلے ایسی چیز دے جو قرض خواہ کو ناپسند ہو تب بھی دینے والا گناہ گار ہو گا اور جب تک اسے راضی نہیں کرے گا، اس ظُلم کے جُرم سے نَجات نہیں پائے گا کیوں کہ اس کا یہ فعل کبیرہ گناہوں میں سے ہے، مگر لوگ اسے مَعْمُولی خَیال کرتے ہیں۔[13]

قرض واپس کرنے میں تاخیر کے نقصانات

1 دل دُکھانے کا وبال

پیارے اسلامی بھائیو! جب مطلب ہوتا ہے تو خوشامد اور جھوٹے وعدے کر کے بعض لوگ قرض حاصِل کر لیتے ہیں، مگر اَفسوس صد کروڑ اَفسوس! لے لینے کے بعد ادا کرنے کا نام نہیں لیتے۔ غیرت مندی کا تقاضا تو یہ ہے کہ جس سے قرض لیا ہے، اپنے اُس مُحسن کے گھر جلد تر جا کر شکریہ کے ساتھ قرض ادا کر آتے، مگر آج کل حَالَت یہ ہے کہ اگر قرض ادا کرنا بھی ہے تو قرض خواہ کو خُوب دھکّے کِھلا کر، رُلا رُلا کر اُس بے چارے کی رقم کو توڑ پھوڑ کر یعنی تھوڑی تھوڑی کر کے قرض لوٹایا جاتا ہے۔ یاد رکھئے! بِلاوجہ قرض خواہ کو دھکّے کھلانا بھی ظُلم ہے۔ عام طور پر بیوپاریوں کی عادَت ہوتی ہے کہ رقم گلّے میں موجود ہونے کے باوُجود شام کو لے جانا، کل آنا وغیرہ کہہ کر بِلا اجازتِ شرعی ٹَرخاتے، ٹالتے اور دھکّے کھلاتے ہیں یہ نہیں سوچتے کہ ہم کتنا بڑا وبال اپنے سر لے رہے ہیں! اگر شام کو قرض چُکانا ہی ہے تو ابھی صبح کے وَقْت چکا دینے میں حَرَج ہی کیا ہے![14]

سلطانِ دو جہان، مکی مدنی سلطان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللہ (یعنی) جس نے (بِلاوجہِ شرعی) کسی مسلمان کو ایذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی۔[15]

www.dawateislami.net

❷ جھوٹ اور وعدہ خلافی کی آفت

مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: قرض بہت سے گناہوں کا ذریعہ ہے، عموماً مقروض قرض خواہ کے تقاضے کے وَقْت جھوٹ بھی بولتے ہیں کہ گھر میں چھپ کر کہلوا دیتے ہیں کہ وہ گھر پر نہیں اور اگر پکڑے گئے تو کہہ دیا ہمارا مال آنے والا ہے جلدی دیں گے، وعدہ خلافی بھی کرتے ہیں کہ کل لے جانا مگر دیتے نہیں۔[16] اگر ہم دنیا میں نظر دوڑائیں تو ہمیں قرض واپس نہ کرنے والوں کی ایک تعداد نَظر آئے گی جو دوسرے لوگوں کے لئے پریشانی کا سَبَب بنے ہوئے ہیں اور خود بھی سُکُون سے کوسوں دُور ذہنی ٹینشن کا شِکار نَظر آتے ہیں، یہ لوگ اس اندھیر نگری میں بہت آگے جا چکے ہوتے ہیں اور جگہ جگہ سے قرض لے کر اپنے کام چلاتے، بلکہ بسا اَوقات ان کا سارا کاروبار / زندگی کا رہن سہن دوسروں کے پیسے پر ہوتا ہے اور ایک طرف سے قرض لے کر دوسری طرف ادائیگی کر دی اور تیسری جگہ سے لے کر پہلے فرد کو چپ کروا دیا، مگر عموماً اس سارے کھیل میں ان کو جھوٹ اور وعدہ خلافی کا سہارا لینا پڑتا ہے کیونکہ ضروری نہیں کہ سامنے والا ہر جگہ ہماری سوچ کے مُطابِق ہی عَمَل کرے اور جو ہم مانگیں وہ ہمیں دیدے۔ نتیجۃً اپنا مَقْصَد حاصِل کرنے کے لئے کئی جگہوں پر جھوٹ بولا جاتا اور وعدہ خلافی کے گناہ سے نامہ اَعمال کو سیاہ کیا جاتا ہے۔ یہ بات حدیثِ مُبارَکہ سے ثابِت ہے جیسا کہ اُمُّ المومنین بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نَماز میں دُعا مانگتے تھے: اِلٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور قرض سے۔ کسی نے عَرض کیا: حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) قرض سے اتنی زیادہ پناہ مانگتے ہیں تو فرمایا کہ آدمی جب مقروض ہوتا ہے، بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔[17]

پیارے اسلامی بھائیو! ہر چیز کی طرح گناہ کی بھی تاثیر ہوتی ہے اور گناہ اپنا اَثَر دکھاتا ہے،

www.dawateislami.net

جس کی نُحُوسَت سے مزید گناہوں کی طرف رغبت بڑھتی اور نیکی کی توفیق چھن جاتی ہے، نیک کام کرنے، دِیْن کی خِدْمَت کیلئے وَقْت دینے، نیکی کی دعوت دینے، بلکہ نیکی کی دعوت قبول کرنے کی طرف دِل مائل ہوتا ہے نہ نیک اجتماعات میں دل لگتا ہے اور یوں نُقْصان در نُقْصان ہوتا اور آخِرَت برباد ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ بندوں کے حُقُوق ادا کریں تاکہ خالق و مالِک ہم پر رحمت برسائے، گناہوں سے دل اُچاٹ ہو جائے، دل نیکی کی طرف مائل ہو جائے اور ہم اپنی آخِرَت کو سنوارنے میں کامیاب ہو سکیں۔ حکما فرماتے ہیں: ایک گناہ کے بعد دوسرے گناہ میں مبتلا ہونا پہلے گناہ کی سزا ہے، جبکہ ایک نیکی کے بعد دوسری نیکی کی توفیق ملنا پہلی نیکی کا بدلہ ہے۔[18] اللہ پاک ہمیں نیک کام کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

❸ عزّت کی بربادی

قرض پر زندگی گزارنے والے کی عموماً کوئی عزّت ہوتی ہے نہ لوگ اس پر اِعْتِماد کرتے ہیں، اولاً تو قرض دے دیتے ہیں مگر جب واپسی میں تاخیر اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے یا لوگوں کو پتہ چل جاتا ہے کہ اس کی عادَت میں قرض لینا شامِل ہے، تو اس سے جان چھڑانے کی راہ تلاش کرتے ہیں، بعض اَوقات قرض خواہ لوگوں کے سامنے ہی مُطالَبہ کر لیتے ہیں اور ادا نہ کر سکنے کی صُورَت میں عزّت کا جنازہ نکل جاتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اس کی بات کی بھی کوئی اَہَمِّیَّت نہیں رہتی اور دین کی خِدْمَت سے بھی مَحْرُوم ہونے لگتا ہے کیونکہ لوگ پاس آنے سے ہی کتراتے ہیں، بلکہ بسا اَوقات ایسا فرد اچھے ماحول کے لئے بدنامی کا سَبَب بنتا ہے۔ ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ اس کی وجہ سے لوگ دِیْن سے دور ہوں۔ حضرت سعید بن مُسَیَّب رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس آدمی میں کوئی بھلائی نہیں، جو حلال کمائی سے مال جمع کرنے کا اِرادہ نہ رکھے تاکہ اس سے خود پر واجِب حُقُوق ادا کرے اور لوگوں سے اپنی عزّت کی حِفاظَت کرے۔[19]

www.dawateislami.net

اللہ اس سے پہلے ایماں پہ موت دیدے | نقصاں مِرے سَبَب سے ہو سُنَّتِ نبی کا[20]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

پیارے اسلامی بھائیو! اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے فتنوں کے اس دور میں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام 72 نیک اعمال بصورتِ سوالات عَطا فرمائے ہیں، تاکہ ہر اسلامی بھائی ان نیک اعمال پر عَمَل کرتے ہوئے اپنا جائزہ لے اور اِصلاح کا سامان کرے۔ چنانچہ ان میں سے 41واں نیک عمل یہ ہے کہ آج آپ نے قرض ہونے کی صُورَت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوجود) قرض خواہ کی اِجازَت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟ اس نیک عمل میں تمام عاشقانِ رسول کیلئے چاہے وہ زندگی کے جس بھی شعبے سے تَعَلّق رکھتے ہوں، قرض کی بروقت ادائیگی کا ایک پیغام ہے، اس نیک عمل میں ایک دوسرے کے حُقُوق کا خَیال رکھنے اور اِحترامِ مسلم کی پاسداری کا پیغام ہے۔ تمام عاشقانِ رسول نیک اعمال کا رِسالہ حاصِل کرکے روزانہ محاسبہ کے ذریعے پُر کرکے ہر ماہ اپنے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا مَعْمُول بنالیجئے، اِن شاءَ اللہ دنیا و آخِرَت میں بہت فائدہ ہو گا۔

❹ معاشرتی نقصان

پیارے اسلامی بھائیو! اگر کاروباری دنیا کو بِالْخُصُوص اور بالعموم مُعَاشَرے کے لین دین کے مُعَامَلات پر مجموعی طور پر غور کیا جائے تو ہمیں پتہ چلے گا کہ دیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ قرض واپس کرنے میں تاخیر نے بھی ہمارے مُعَاشَرے کو بہت نُقْصَان پہنچایا ہے، مثلاً ایک شخص وعدہ کرلیتا ہے کہ فُلاں وَقْت قرض چکادوں گا، اور یہ آگے کسی اور سے وعدہ کرلیتا ہے کہ فُلاں دن آپ کی رَقَم واپس کر دوں گا، مگر جب پہلے والا شخص اپنا قرض نہیں اُتارتا تو دوسرا بھی عموماً

www.dawateislami.net

پھنس جاتا ہے، یوں آگے سے آگے سب پریشانی کا شِکار ہوتے ہیں، اس کی مثالیں مُعَاشَرے میں بے شُمار نَظَر آتی ہیں، دنیا بھر میں بڑی بڑی کمپنیاں ایسے مُعَامَلات کی وجہ سے دیوالیہ ہو جاتیں اور ہزاروں، بسا اوقات لاکھوں لوگ معاشی طور پر کنگال ہو جاتے ہیں، جس کا اثر پورے مُعَاشَرے پر پڑتا ہے، ملکی معیشت تباہ ہو جاتی ہے۔

5 تنظیمی نقصان

پیارے اسلامی بھائیو! بِلا ضرورت قرض لینے یا قرض کی ادائیگی میں جان بوجھ کر تاخیر کرنے کی وجہ سے دیگر پریشانیوں کے ساتھ دینی کاموں کی ذمہ داری سے محرومی بھی ہو سکتی ہے، کیونکہ جو ذِمَّہ داران اس طرح کے مالی مُعَامَلات میں پھنس جاتے ہیں، وہ صحیح طرح دینی کاموں کے لئے وَقْت نہیں دے پاتے، اگر وَقْت دیتے بھی ہوں گے تو شاید اس انداز سے دینی کام کر نہیں پاتے جس طرح کرنے کا حق ہے۔ آیئے! نِیَّت کرتے ہیں کہ ہم خود کو ان مسائل کے پیدا ہونے کا سَبَب نہیں بننے دیں گے بلکہ بِلا ضرورت قرض نہیں لیں گے، اگر کسی سخت مجبوری کے سَبَب قرض لینا بھی پڑا تو بروقت ادا کریں گے۔ اِن شاءَ اللہ

قرض کی واپسی کا انوکھا انداز

ہمارے بزرگانِ دِین میں حُقُوق کی ادائیگی کا کیسا جذبہ تھا، اسے اس روایت سے سمجھ سکتے ہیں کہ حبیبِ خالقِ اکبر، اللہ پاک کے پیغمبر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک شخص نے دوسرے سے ایک ہزار دینار بطورِ قرض مانگے۔ اس نے ایک طے شدہ مدت کے وعدے پر اسے ہزار دینار بطور قرض دے دیئے۔ قرض لینے والا شخص اپنے کام کے سلسلے میں دریائی سَفَر پر گیا اور اپنا کام مُکَمَّل کیا۔ اس کے بعد اس نے کشتی کی تلاش شروع کی تاکہ وعدے کے مُطابِق وَقْت پر قرض ادا کر سکے لیکن کوئی کشتی نہ ملی۔ تب اس نے ایک لکڑی کو کھوکھلا کیا

www.dawateislami.net

اور اس کے اندر ایک ہزار دِینار اور قرض خواہ کے نام ایک پرچہ لکھ کر رکھ دیا اور پھر کسی چیز سے لکڑی کا منہ بند کر دیا۔ پھر وہ اس لکڑی کو لے کر دریا پر آیا اور یہ دُعا کی: اے اللہ پاک! تجھے خوب علم ہے کہ میں نے فُلاں شخص سے ایک ہزار دِینار قرض لئے تھے۔ میں نے کشتی تلاش کرنے کی پوری کوشش کی تاکہ میں اس کی رَقم پہنچا سکوں، لیکن میں اس پر قادِر نہ ہوا۔ اس کے بعد اس نے وہ لکڑی دریا کی لہروں کے سپُرد کر دی۔ دوسری طرف قرض خواہ بھی دریا کے پاس آیا کہ شاید کوئی کشتی نَظر آئے جو اس کا مال لے کر آ رہی ہو۔ اتنے میں اسے دریا کے کنارے وہ لکڑی نَظر آئی جس میں ایک ہزار دینار موجود تھے۔ اس نے اہلِّ خانہ کے اِستِعمال کیلئے وہ لکڑی اُٹھالی، جب اُسے چِیرا تو اس میں ایک ہزار دینار اور پیغام پر مشتمل پرچہ ملا۔ چند دن بعد قرض لینے والا شخص دریا پار کر کے آیا اور ایک ہزار دینار لا کر کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں مسلسل کشتی تلاش کرتا رہا تاکہ تمہاری رَقم وَقت پر پہنچا سکوں، لیکن اب سے پہلے کشتی نہ مل سکی۔ قرض خواہ نے پوچھا: کیا تم نے میری طرف کوئی چیز بھیجی تھی؟ بے شک اللہ پاک نے تمہاری وہ رَقم مجھے پہنچا دی ہے، جو تم نے لکڑی میں رکھ کر میرے پاس بھیجی تھی، چنانچہ وہ شخص ایک ہزار دینار لے کر خوشی سے واپس چلا گیا۔[21]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ پاک کے اس بندے میں وعدے کی پابندی کا کیسا کامل جذبہ تھا کہ رَقم لوٹانے کی کوشش کرتے رہے اور انوکھا انداز اختیار کیا تاکہ وعدے کی خلاف ورزی سے بچ سکیں اور قرض ادا ہو جائے اور پھر اللہ پاک کی کرم نوازی سے کیسی مَدد شاملِ حال ہوئی؟ اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حِساب مَغْفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

قرض لینے سے بچئے

سلطانِ بحر و بر، مکے مدینے کے تاجْوَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: میں کفر اور قرض

www.dawateislami.net

سے اللہ پاک کی پناہ مانگتا ہوں۔ ایک آدمی نے عَرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کیا آپ کفر کو قرض کے ہم پلّہ جانتے ہیں۔ اِرشاد فرمایا: ہاں۔[22]

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ مُبارَکہ کی بَرَکت حاصِل کرنے کے لئے نِیَّت کر لیجئے کہ حَتَّی الْاِمْکَان قرض لینے سے بچیں گے۔ زندگی گزارنے کا انداز ہی ایسا رکھنا چاہئے کہ قرض لینے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے، ایک تعداد بِلا مجبوری قرض لیتی ہے بلکہ بسا اَوقات تو سُود پر قرض لیتی ہے حالانکہ سُود گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ دُھوم دھام سے شادی کیا بلکہ اب تو صرف منگنی کی رسم ادا کرنے کیلئے قرض لیا جاتا ہے، بچے کی سالگرہ (Birthday) کے موقع پر قرض لیا جاتا ہے کیونکہ بہت سارے مہمانوں کو بھی بُلانا ہوتا ہے، عُمْدہ عُمْدہ کھانے بھی کھلانے ہوتے ہیں، بدقسمتی سے گناہوں بھرے فنکشنز بھی کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح کاروبار کو وسیع کرنے، نئی نئی شاخیں بنانے کے لئے مختلف ادارے دلفریب انداز میں قرض کی پیشکش کرتے اور لوگوں کو اپنے جال میں پھنساتے ہیں اور جب آنکھ کھلتی ہے تو بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔ اب وہ اِدارے آنکھیں دِکھاتے اور دھمکیاں دیتے ہوئے نَظر آتے ہیں، بلکہ بسا اوقات جیل میں جانا پڑ جاتا ہے، یوں ذہنی سُکون برباد، عزّت خراب اور زندگی عذاب لگنے لگتی ہے۔ اَلْاَمَان وَالْحفیظ ان تمام مسائل کا حل یہ ہے کہ اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائے جائیں، یعنی جتنی ہماری اِسْتِطاعَت ہے، ہم اپنے اَخْرَاجات کو اس کے مُطابِق کریں، اِسی میں عافیت ہے۔ اسی طرح بعض لوگ اپنی ضروریات کے مُطابِق کام کاج نہیں کرتے بلکہ دوسروں پر بوجھ بنتے ہیں اور خود فارِغ رہ کر، دوسروں سے مانگ مانگ کر ہی زندگی گزارتے ہیں، ایسوں کو نہ اپنے بچوں کے حُقُوق اور تربیت کا خَیال ہوتا ہے اور نہ بیوی کے نان و نفقہ (روٹی کپڑا خرچ وغیرہ) کی فکر، یوں ہی والدین کی خِدْمَت کا اِحْسَاس بھی مُردہ ہو چکا ہوتا ہے۔ نتیجۃً گھر میں لڑائی، بے سکونی ڈیرے

www.dawateislami.net

جمائے رہتی ہے، بلکہ مَعَاذَ اللہ بدقسمتی اور عِلْمِ دِیْن سے دوری کے سَبَب بسا اَوقات تو قتل و غارت تک نوبت پہنچ جاتی ہے، ہنستے بستے خاندان اُجَڑ جاتے ہیں، کئی کئی سالوں تک ایک دوسرے کی غمی خوشی میں شریک نہیں ہوتے، رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔ ایسے اَفراد کو حضرت سعید بن مُسَیَّب رحمۃُ اللہِ علیہ کے مُبارَک قول سے درس حاصِل کرنا چاہئے، آپ فرماتے ہیں: اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو (اس نیّت سے) مال سے مَحبَّت نہ کرے کہ اس سے صِلۂ رحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلُوک) کرے گا، امانت ادا کرے گا اور اس کے ذریعے مخلوق سے بے نیاز رہے گا۔[23]

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے:

❀ قرض لینے سے پہلے 100 بار سوچ لینا چاہئے کہ واپس کیسے کروں گا؟ واپس کرنے کی طاقت نہ ہو تو قرض نہ لیا جائے۔[24] ❀ غنی آدمی (جو قرض ادا کر سکتا ہے) کا ادائیگی میں ٹال مٹول (یعنی قرض خواہ کی اِجازَت کے بغیر تاخیر) کرنا ظلم ہے۔[25] ❀ وَقْف کے مال سے قرضِ حسنہ دینا جائز نہیں۔[26] ❀ وہ تمام اسلامی بھائی جو کسی نہ کسی تنظیمی ذِمَّہ داری پر ہیں، محتاط طرزِ زندگی اختیار کریں مثلاً قرض لینے سے بچیں۔ ❀ ذِمَّہ داران حَتَّی الْاِمْکان آپس میں کاروبار / شرکت کرنے سے بھی بچیں۔ ❀ امیرِ اَہلسنّت امامت کے دوران پیشگی تنخواہ نہیں لیتے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، 21-باب، ص583، حدیث: 2457
2. وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص305

www.dawateislami.net

3. تفسیر مدارک، پ21، العنکبوت، تحت الآیۃ:69، 2/687
4. عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والتسعون بعد الثلاث مائۃ، ص341
5. التیسیر بشرح جامع الصغیر، حرف الکاف، 2/222
6. الاکلیل فی استنباطِ التنزیل، سورۃ النساء، ص94، ملتقطاً
7. مسلم، کتاب المساقاۃ، باب تحریم مطل الغنی... الخ، ص608، حدیث:1564
8. شرح الطیبی، کتاب البیوع، باب الافلاس والانظار، الفصل الاول، 6/117، تحت الحدیث:2907
9. کتاب التلخیص فی اصول الفقہ، القول فی ان المعدوم مامور، 1/485
10. فتاویٰ ہندیہ، کتاب الحجر، باب الحجر بسبب الدین، 5/78 ملتقطاً
11. مرآۃ المناجیح، 4/295
12. اتحاف السادۃ المتقین، کتاب آداب الکسب والمعاش، الباب الرابع، 6/409
13. کیمیائے سعادت، رکن دوم، باب چہارم در احسان و نیکوکاری در معاملات کردن، ص129
14. ظلم کا انجام، ص16 تا17
15. معجم اوسط، 2/387، حدیث:3607
16. مرآۃ المناجیح، 2/109
17. بخاری، کتاب الاذان، باب الدعا قبل السلام، ص262، حدیث:832 ملتقطاً
18. صید الخاطر، فصل لماذا تکثر الحسنات والسیئات، ص50
19. سیر اعلام النبلاء، رقم:455، سعید بن المسیب، 5/229
20. وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص178
21. بخاری، کتاب الکفالۃ، باب الکفالۃ فی القرض... الخ، ص589، حدیث:2291 ملتقطاً
22. نسائی، کتاب الاستعاذۃ، الاستعاذۃ من الدین، ص869، حدیث:5483
23. شعب الایمان، باب التوکل باللہ والتسلیم... الخ، 2/92، حدیث:1252
24. مدنی مذاکرہ، 13 ذوالقعدۃ الحرام 1436ھ بمطابق 29 اگست 2015ء
25. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 19 ربیع الاول، 1428ھ بمطابق 8 اپریل 2007ء
26. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، ربیع الاول 1427ھ بمطابق 3 تا 8 اپریل 2006ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

❾ خوددار بننا ضروری ہے

درودِ پاک کی فضیلت

اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرت عَلِیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیم سے رِوایَت ہے کہ محبوبِ خُدا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کا مُحافِظ، تمہارے رب کی رِضا کا باعث اور تمہارے اَعمال کی پاکیزگی کا سَبَب ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلی اللّٰہُ علیٰ محمد

پیارے اسلامی بھائیو! دُرُودِ پاک کی برکتوں کے کیا کہنے؟ دُرُود پاک پڑھنا اللہ پاک کو خوش کرنے والا عَمَل ہے، دُرُودِ پاک پڑھنا دُعا کی قبولیَّت کا سَبَب ہے، دُرُودِ پاک پڑھنا اَعمال کو پاک کرنے والا کام ہے، دُرُودِ پاک پڑھنا گناہ معاف کروانے کا ذریعہ ہے، لہٰذا عرشِ خُدا پر جانے والے، سورج کو لوٹانے والے نبی ہمارے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے کو عادَت بنالینا چاہئے، بلکہ روزانہ کا کچھ وقت مَخْصُوص کرکے اہتمام کے ساتھ یہ سعادت حاصِل کرنی چاہئے تاکہ اللہ پاک ہم سے راضی ہو جائے اور اللہ پاک کی رِضا بہت بڑی بلکہ سب سے بڑی نِعْمت ہے، اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں جنّتی نعمتوں کا ذِکْر کرنے کے بعد اِرشاد فرمایا:

وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ (پ10، التوبۃ:72)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ کی رِضا سب سے بڑی یہی ہے بڑی مراد پانی۔

اس آیت کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں ہے: جنّت کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نِعْمت یہ ہوگی کہ اللہ پاک جنتیوں سے راضی ہوگا، کبھی ناراض نہ ہوگا۔ یہ نِعْمت تمام نعمتوں سے

www.dawateislami.net

اعلیٰ اور عاشقانِ اِلٰہی کی سب سے بڑی تمنّا ہے۔[2]

نبی کا صدقہ سدا کیلئے تُو راضی ہو | کبھی بھی ہونا نہ ناراض یا خدا یارب[3]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

مہاجرین کی خودداری

پیارے اسلامی بھائیو! نور کے پیکر، رسولِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ مُبارَکہ پر اپنی زندگی کی ہر قیمتی سے قیمتی چیز نچھاور کرنے والے صَحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے جب اللہ پاک کے حکم پر بے سروسامانی کے عالَم میں دِیْن کی خاطِر مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی مُبارَک سرزمین کی طرف ہجرت کی اور اس مبارک جگہ کو اپنا ٹھکانا بنالیا تو یہاں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک مکی اور ایک مدنی مسلمان (یعنی ایک مہاجر اور ایک انصاری صحابی) کو آپس میں بھائی بھائی قرار دیا اور یوں سب کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیا، تاریخِ انسانیت میں یہ بھائی چارے کی اعلیٰ مثال ہے کہ جہاں مدینہ منورہ کے رہائشی صَحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے بے سروسامانی کی حالت میں ہجرت کر کے آنے والے اسلامی بھائیوں کو بڑے ہی پیارے انداز میں اپنی ہر چیز میں حِصّہ دار بنایا اور ان کی ضروریات کا خَیال رکھا، وہیں مہاجرین کی طرف سے بھی خودداری کا بہترین مظاہرہ کیا گیا۔ جیسا کہ مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہُ عنہ اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہُ عنہ کے درمیان جب رشتہ مواخات قائم فرمایا (یعنی ان دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا)، تو سعد بن ربیع نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہُ عنہ سے عرض کی: میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں، میں آپ کو آدھا مال دیتا ہوں۔ اس پر عبد الرحمٰن بن عوف فرمانے لگے: اس کی مجھے ضرورت نہیں۔ ایسا کوئی بازار ہے جس میں تِجارَت ہو۔ سعد نے بتایا: قَینُقَاع کا بازار ہے۔ آپ صبح وہاں گئے پنیر اور گھی (منافع میں) لائے۔

www.dawateislami.net

پھر مسلسل صبح (بازار) جاتے رہے۔[4]

پیارے اسلامی بھائیو! حضور پُر نور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیارے صَحابۂ کرام کی زندگیاں کتنے پیارے اوصاف کی حامِل ہوا کرتیں تھیں، ان کی مُبارَک زندگیوں میں ہمیں جہاں خوفِ خدا، عِشقِ مصطفٰی، حُسنِ سُلُوک، خوش اَخلاقی، سچائی، امانت داری اور دیگر صِفاتِ عالیہ نَظر آتی ہیں، وہیں ان کے اندر خود داری کی اعلیٰ صِفَت بھی پائی جاتی تھی۔ اللہ پاک نے ان نُفُوسِ قدسیہ کو کتنی پیاری سوچ عَطا فرمائی تھی کہ یہ حضرات اپنا مال توراہِ خدا میں خرچ کرنا پسند کرتے مگر کسی سے اپنی ذات کے لئے سوال کرنا پسند نہیں کرتے تھے، ان حضرات کی پاکیزہ صِفَات نے بہت سارے لوگوں کو دِیْنِ اسلام کی طرف راغب کیا اور یوں دِیْنِ اسلام پھلتا پھولتا رہا اور آج ہم اس سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے ان بزرگوں کے نقشِ قَدَم پر چلتے ہوئے پاکیزہ صِفَات کو اپنائیں اور جس طرح انہوں نے زندگی گزاری اور دیْنِ اسلام کی خِدْمَت کی، دِیْن کی خاطِر سب کچھ قربان کیا، اپنے مال و دولت کی پروا بھی نہ کی، اپنے اہلِ خانہ کو چھوڑ کر اسلام کی خاطِر دُور دراز کے سَفَر کئے اور سب سے افضل رسول، بی بی آمنہ کے پھول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حُکْم پر لَبَّیْک کہتے ہوئے فوراً حاضِر ہو گئے۔ نیز دیگر اچھی صِفَات کے ساتھ خود داری کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیا، اسی طرح ہمیں بھی خِدْمَتِ دین کے لئے ہر وَقْت تیّار رہنا چاہئے۔ دینی کاموں میں وَقْت دے کر اپنی آخِرَت کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہئے اور لوگوں کو بھی پیارے دیْنِ اسلام کی پُر نور روشنی سے فیض یاب کروانے کی سعادت حاصل کرنی چاہئے۔ اللہ پاک ہمیں بزرگوں کے نقشِ قَدَم پر چلنے کی توفیق عَطا فرمائے۔

اصحابِ صُفَّہ کی خود داری

پیارے اسلامی بھائیو! خود داری اللہ پاک کی ایک بہت بڑی نِعْمَت ہے، خود دار شخص کی

www.dawateislami.net

بہت عزّت ہوا کرتی ہے، لوگوں کی زبانوں پر ایسے شخص کے لئے تعریفی کلمات جاری ہوتے ہیں اور اگر عزّت افزائی اللہ پاک کی طرف سے ہو تو اس کے کیا کہنے! اَصحابِ صُفَّہ یعنی وہ صَحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان جو مَسْجِدِ نبوی میں رہائش پذیر تھے، طرح طرح کی پریشانیوں نے ان کو ستایا، بھوک پیاس کی شِدَّت اور خوراک کی کمی، لباس کی کمی کا سامنا تھا، اِنہی اصحابِ صُفَّہ میں سے ایک چمکتے دمکتے ستارے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے 70 صُفَّہ والے صحابہ کو دیکھا کہ ان میں سے کسی پر چادر نہ تھی یا صرف تہ بند تھا یا کمبل جسے وہ اپنی گردنوں میں باندھے ہوتے، ان میں سے بعض چادریں آدھی پنڈلی تک پہنچتی تھیں اور بعض ٹخنوں تک۔ وہ انہیں اپنے ہاتھ سے سمیٹتے رہتے، تاکہ ان کے سَتْر (چھپانے کی جگہ کو) دیکھ نہ لیا جائے۔[5] مگر اِنہوں نے اپنے آپ کو عِلْمِ دِیْن سیکھنے کے لئے وَقْف کر دیا[6] اور حضورِ انور، مدینے کے تاجور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سارے دینی عُلُوم سیکھے۔[7] ان حضرات کی خود داری کا تذکرہ اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں یوں فرمایا ہے:

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِیْمٰهُمْ ۚ لَا یَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ

(پ3، البقرہ:273)

ترجَمۂ کنز الایمان: ان فقیروں کے لئے جو راہِ خدا میں روکے گئے زمین میں چل نہیں سکتے نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سَبَب تو انہیں ان کی صُورَت سے پہچان لے گا لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑ گڑانا پڑے۔

اس کی تفسیر میں مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مخلوق سے اپنی تنگ دستی اور فقر وفاقہ چھپانا بہت اچھا عَمَل ہے۔ دیکھو رب نے اصحابِ صُفَّہ کے لئے اسی عَمَل کی تعریف فرمائی۔[8]

پیارے اسلامی بھائیو! اصحابِ صُفَّہ کی مُبارَک زندگیوں سے ہمیں درس لینا چاہئے کہ طرح

www.dawateislami.net

طرح کے مسائل کے باوُجُود یہ حضرات دِینِ اسلام سیکھنے میں مشغول رہتے، دین کی خِدْمَت کرتے، دن رات اللہ پاک کی راہ میں پڑے رہتے اور مزید یہ کہ خود داری کا کیسا پختہ ذہن تھا کہ کسی سے اپنی پریشانی ظاہر فرماتے نہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلاتے اور دوسری طرف ہمیں اپنے حال پر غور کرنا چاہئے کہ ہم اتنی آسانی کے باوُجُود دین کی کتنی خِدْمَت کرتے ہیں؟ کیا ہم اپنے پیارے دین کے لئے روزانہ کچھ نہ کچھ وَقْت بھی پیش کرتے ہیں یا صرف دُنْیوی مال کمانے کے چکر میں ہی زندگی بَسر ہو رہی ہے؟ نیز اگر کوئی آزمائش آئی تو کیا پھر بھی دِیْن کی خِدْمَت کے لئے راستہ نکالنے کی سوچ رکھتے ہیں کہ نہیں؟ حالانکہ اللہ والے تو تنگی کے باوُجُود دِیْن کی خِدْمَت کے لئے دن رات تیار رہتے تھے، اللہ پاک ہمیں دین کی خِدْمَت کا سچا جذبہ عَطا فرمائے۔

خود داری اپنانا ضروری ہے

پیارے اسلامی بھائیو! عزّتِ نَفْس کے منافی اُمُور سے بچنے والے، سنجیدہ اور غیرت مند کو خود دار کہتے ہیں۔[9] یاد رہے! جو لوگ دِیْن کی خِدْمَت کا ذہن رکھتے ہیں، انہیں دیگر اچھی صِفَات کے ساتھ ساتھ خود داری کو اپنانا بھی ضروری ہے کیونکہ جو لوگ خود داری کا مُظاہَرہ نہیں کرتے، اپنی ضروریات یا رنگ برنگی خواہشات پوری کرنے کے لئے لوگوں سے رَقَم مانگتے رہتے ہیں، یا اپنے کام دوسروں سے کروانے کے عادی ہوتے ہیں، ذرا سا کام ہوتا ہے تو کبھی اِس کو کہہ دیا تو کبھی اُس کو بُلا لیا، سودا سَلَف لانے کے احکامات جاری کرتے بلکہ یہاں تک کہ پانی بھی پینا ہو تو اپنے متعلقین بلکہ ماتحتوں کو کہا جاتا ہے، اسی طرح کبھی کال کرنے کے لئے موبائل مانگ لیا، تو کبھی سَفَر کے لئے گاڑی یا موٹر سائیکل کی فرمائش کر دی، ہو سکتا ہے کہ مُعاشَرے میں ایسے اَفراد بھی ہوں جو دوسرے کے ڈیوٹی ٹائم / اِجارہ وَقْت میں ذاتی کام کروانے سے بھی ہچکچاہٹ مَحْسُوس نہ کرتے ہوں، بہر حال دوسروں سے ذاتی کام کروانے والے اَفراد کی عزّت عموماً خَتْم ہو جاتی ہے

www.dawateislami.net

بلکہ ایسے اَفراد سے لوگ کتراتے ہیں اور ان کے خلاف باتیں بھی کرتے ہیں۔ خود داری کا درس دینے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بندہ جس عَمَل کے ذریعے اپنی عزّت کی حِفاظَت کرتا ہے وہ عَمَل اس کے لئے صَدَقہ لکھا جاتا ہے۔[10] لہٰذا ہر مسلمان کو ایسے کاموں سے بچنا چاہئے جو عزّت کو داغدار کرنے والے ہوں، لوگوں کو متنفر (بدظن) کرنے والے ہوں تاکہ اپنی آخِرَت کی بہتری کے ساتھ لوگوں کو بھی دِیْن کی خِدْمَت کا ذہن دیا جاسکے اور یہ دِیْن کے قریب ہوں اور یوں سب مل کر اپنی آخِرَت کو سنوارنے میں مشغول ہو جائیں اور اِن شاءَ اللہ اس کی بَرَکت سے ہمارا معاشرہ بھی ایک مثالی مُعاشرہ بن جائے گا جہاں لوگ دوسروں کی عزّت کے مُحافِظ ہوں گے، حُقُوق العباد (بندوں کے حقوق) ادا کرنے والے ہوں گے، بُرائیوں کے خلاف ڈٹ کر مُقابَلہ کرنے والے ہوں گے۔

صَحابۂ کرام کی خود داری

امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کے ہاتھ سے کبھی اونٹنی کی نکیل گر پڑتی تو اُسے اُٹھانے کے لئے ہاتھ مار کر اونٹنی بٹھا دیتے اور خود نکیل اٹھاتے۔ لوگ عَرْض کرتے کہ ہمیں حکم کیوں نہ دیا؟ ہم اُٹھا کر پیش خِدْمَت کر دیتے۔ آپ فرماتے: میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں کسی سے سوال نہ کروں۔[11]

حضرت ثوبان رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ صاحِبِ قرآن، محبوب رحمٰن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اہلِ بیت کے لئے دُعا فرمائی اور دُعا میں حضرت علی المرتضیٰ اور شہزادیِ کونین فاطمۃُ الزہرا رضی اللہُ عنہما وغیرہ کا ذکر کیا۔ میں نے عَرْض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کیا میں بھی اہلِ بیت میں ہوں؟ میرے تیسری بار سوال کرنے پر اِرشاد فرمایا: ہاں! جب تک تم کسی سردار کے دروازے پر یا کسی امیر سے سوال کرنے نہ جاؤ۔[12] آپ نے اس پر ایسا عَمَل کیا کہ اگر آپ

www.dawateislami.net

سواری پر سوار ہوتے اور کوڑا (چابک) گر جاتا تو کسی سے سوال نہ کرتے بلکہ خود اُتر کر اُٹھا لیتے۔[13]

اپنے ہاتھ سے کمائیے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں ان عظیم ہستیوں کی زندگی سے سیکھ کر اور ذہن بنا کر اپنے اندر خود داری کی عظیم صفت کو پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہے، مُعَاشَرے میں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے رہن سہن کے لئے لوگوں سے مانگتے ہیں، مگر ان کو کوئی اِحساس نہیں ہوتا، جب بھی کسی چیز کی ضرورت پڑی تو بِلا جھجک مانگ لی، اس کی ایک وجہ خود کمانے کی عادت نہ ہونا ہے، ایسے لوگ ڈھنگ سے کوئی کام کاج یا ہُنر نہیں اپناتے، یا چند دن کام کر لیا تو پھر اب کچھ دن بِلا ضرورت ہی فارِغ رہیں گے اور مُعَاشَرے میں دوسروں کے سہارے زندگی گزاریں گے، بعض تو سب کام کاج چھوڑ کر مانگنے کو ہی پیشہ بنا لیتے ہیں۔ ان سب کو اللہ کے خوف سے ڈر جانا چاہئے کہ فتاویٰ رضویہ میں امامِ اہلسنت رحمۃُ اللہِ علیہ بِلا اِجازَتِ شرعی سوال کے متعلّق فرماتے ہیں: سوال کرنا حَرام (ہے)۔[14] اور حدیثِ مُبارَکہ میں ہے: سوال کرنے والا حَرام کھاتا ہے۔[15] لہٰذا ابھی سے نِیَّت کر لینی چاہئے کہ کسی سے بِلا اِجازَتِ شرعی سوال نہیں کروں گا اور اگر پہلے کبھی یہ گناہ کر چکے ہوں تو اس کی بھی فوراً صِدْقِ دل سے توبہ کر لینی ضروری ہے اور اس عادَتِ بد سے بچنے کے لئے جائز ذَرِیعۂ معاش اپنا لینا چاہئے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں کسی شخص کو بھی فارِغ دیکھنا پسند نہیں کرتا کہ نہ تو وہ اپنے دُنیوی مُعَامَلات میں مصروف ہو اور نہ ہی اپنی آخرت کے مُعَامَلات میں مشغول ہو۔[16]

گھریلو کام میں تعاون کریں

پیارے اسلامی بھائیو! اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا باعِثِ سعادت اور عظیم سنّت ہے۔ مگر عِلْمِ دِیْن سے دُوری کی وجہ سے ہمارے مُعَاشَرے میں خود داری کی نِعْمت سے بہت سارے لوگ محروم

www.dawateislami.net

ہوتے جارہے ہیں، گھر میں ہر کام کا حکم دینا اور تاخیر ہونے پر غُصّہ کرنا عادَت بن چکا ہے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر بیوی / بہن کو اور کبھی چھوٹے بھائیوں کو حُکم دینا مثلاً یہ اُٹھا دو، وہ رکھ دو، فُلاں چیز ڈھونڈ کر لا دو، عام ہے اور بعض لوگ تو شاید گھر میں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو توہین سمجھتے ہیں۔ اسی طرح بعض نادان تو اپنے ماں باپ کو کام کہنے میں ذرا نہیں شرماتے اور نہ یہ سوچتے ہیں کہ یہ ہمارے والدین ہیں، عِلْمِ دِیْن سے دُوری اور بد قسمتی سے بعض گھروں میں بیچاری ماں کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا ہے، جیسے وہ اس گھر کی نوکرانی ہو، یاد رکھئے! ماں باپ تو وہ عظیم نعمتیں ہیں، جن کی تعظیم کا حکم ہمیں اللہ پاک نے دیا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! ہمیں اپنے اندر خود داری پیدا کرنی چاہئے اور سوچنا چاہئے کہ جیسے مجھے نیند، آرام، خوراک کی ضرورت ہے ایسے ہی میرے اہلِ خانہ کو بھی ضرورت ہے، جیسے بیماری کی حالَت میں کام کرنے کو میرا دل نہیں چاہتا ایسے ہی دیگر انسانوں کو آرام کا حق ہے، گھر والوں کے ساتھ کام کاج میں ہاتھ بٹانا گھر کو اَمْن کا گہوارہ بنانے میں مدد دے گا، ہماری خود داری ہمیں عزّت دے گی، گھر والوں کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے میں بہت آسانی ہو گی کیونکہ با عَمَل کی زبان میں تاثیر ہوتی ہے۔ اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنا جوتا شریف (نعلِ پاک) دُرُست کر لیتے تھے، اپنے کپڑے خود سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں ایسے ہی کام کرتے تھے جیسے تم میں سے کوئی اپنے گھر میں کام کرتا ہے، اپنی بکری (کا دودھ) دوھ لیتے تھے، اپنے کام خود کرتے تھے۔[17]

اپنے کپڑے خود دھو لینا خاک کے بستر پر سو لینا
سادہ سادہ نیک طبیعت صلی اللہ علیہ وسلم[18]
صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

www.dawateislami.net

اللہ اللہ۔۔۔ سَیِّدِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اندازِ زندگی کس قدر سادہ اور دلنشین تھا کہ اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ کام میں ہاتھ بٹا دیا کرتے، اپنے کام خود کر لیا کرتے۔

اے عاشقانِ رسول! وہ کام اور چیزیں بھی کس قدر خوش نصیب ہوں گی، جنہیں پیارے آقا، مکی مَدَنی داتا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے مَس ہونے کا شَرَف ملتا تھا، قابلِ رشک ہیں وہ اشیا اور وہ کام جنہیں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے سر اَنْجام دیا۔ اے کاش! ہمیں بھی اس آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے گورے گورے چاند سے بھی پیارے ہاتھوں کو چومنا نصیب ہو جاتا، اے کاش! کبھی ہم بھی اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کریں اور آقا کے قدموں سے لپٹ کر اپنی جان نثار کرنے کا شَرَف پائیں۔

اِلٰہی منتظر ہوں وہ خِرامِ ناز فرمائیں | بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے کنخوابِ بصارت کا[19]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صلی اللہُ علیٰ محمد

لوگوں میں خوددار رہیں

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃُ اللہِ علیہ ولایت کے عالی رتبہ پر فائز ہونے اور ہزاروں خُدَّام کے ہونے کے باوُجُود اپنے کام خود کر لیا کرتے تھے۔ کسی کام کو اس لئے نہ روکے رکھتے تھے کہ خادِم آکر کرے گا بلکہ بعض اَوقات خُدَّام کی موجودگی میں بھی اپنا کام خود کر لیا کرتے تھے۔[20] اسی طرح ہمیں بھی ذاتی مُعَامَلات میں خود داری پیدا کرنی چاہئے، تاکہ اس کی برکتیں ملیں مگر ہمارے ہاں بعض لوگوں کی عادَت ہوتی ہے کہ اپنے ساتھ سَفَر کرنے والے/ ساتھ کام کاج کرنے والے / ساتھ پڑھنے والے / دفتر میں ساتھ کام کرنے والے کو عملاً اپنا خادِم ہی بنایا ہوتا ہے، بِلا ضرورت بلکہ کبھی بِلا اِجازَت شرعی ان کی اشیا بھی اِسْتِعمال کی جاتیں، اپنا سامان ان سے اٹھوایا جاتا ہے، اگر وہ کسی کام جا رہا ہے تو اپنے دس کام اس کے سپُرد کر دیئے جاتے ہیں اور

www.dawateislami.net

وہ بیچارہ پریشان ہوتا ہوگا کہ کام کروں تو کیسے؟ اور انکار کروں تو کیسے؟ اور پھر آپس کا ماحول بھی خراب ہوتا ہوگا۔

ہمیں نیّت کر لینی چاہئے کہ ہم اپنے اردگرد ماحول کو خراب ہونے سے بچانے کے لئے خود داری کو اپنائیں گے، اپنا کام خود کرنے کی عادت بنائیں گے اور اس کو رواج دیں گے تاکہ ہمارے آفس / تعلیمی ادارے / ہماری دکان گودام ہر جگہ ایسا اچھا ماحول قائم ہو جائے جو دوسروں کی دل آزاری سے پاک ہو۔ حضرت ثوبان رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھے ایک چیز کی ضَمانَت دے میں اسے جنّت کی ضَمانَت دیتا ہوں۔ عَرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں ضَمانَت دیتا ہوں۔ اِرشاد فرمایا: کبھی کسی سے سوال نہ کرنا۔[21]

پڑوسی خلد میں بدکار کو اپنا بنا لیجے | جہاں ہیں اتنے احساں اور احساں یارسول اللہ[22]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

خریداری میں خوددار بنیں

ایک بار امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک کنستر تیل خرید فرمایا اور قیمت پوچھی، عَرض کیا گیا ویسے تو اس کی قیمت یہ ہے مگر حضور کچھ کم کر کے اتنی دے دیں۔ اس پر حضور (اعلیٰ حضرت) نے فرمایا: مجھ سے وہی قیمت لیجئے، جو سب سے لیتے ہیں۔ انہوں نے عَرض کیا نہیں حضور آپ میرے بزرگ ہیں، عالِم ہیں، آپ سے عام بِکری (قیمت) کے دام کیسے لے سکتا ہوں؟ امام اَہلسنّت رحمۃُ اللہِ علیہ نے وہی عام بِکری کے دام دیئے اور فرمایا: میں علم نہیں بیچتا۔[23]

جبکہ بعض لوگوں کی عادَت ہوتی ہے کہ وہ اپنی شَخْصِیَّت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں مثلاً افسر ہیں تو لوگوں پر اپنا افسر ہونا ظاہر کر کے فوائد حاصل کریں گے، اسی طرح اگر کسی پر اِحسان کیا تھا تو اس

www.dawateislami.net

کے بدلے اپنی بات منوانے کی کوشش کریں گے اور خریداری میں قیمتی اشیا کم قیمت یا بلا معاوضہ لینے کی سوچ رکھتے ہیں۔ ایسے اَفراد کو مہذب بننا چاہئے اور یاد رکھئے! ایک مہذب اور خدا ترس انسان ایسے کام نہیں کرتا بلکہ وہ تو صرف دوسروں کی خِدْمَت کو ہی اپنا مَقْصَدِ حیات سمجھتا ہے۔ یونہی دین کی خِدْمَت کرنے والے کو لوگ عموماً عقیدت سے اچھی چیزیں پیش کرتے ہیں، تحائف دیتے ہیں، قیمتی اشیا کم قیمت یا بلا قیمت پیش کرتے ہیں۔ ان کی عقیدت اور دین سے محبت مرحبا! مگر ہمیں چاہئے کہ اپنے تمام مُعَامَلات میں خود دار بنیں، حَتَّی الْاِمْکَان لوگوں پر اپنی مجبوریاں ظاہِر نہ کریں، اپنی ضرورت کی اشیا خود خریدیں اور لوگوں سے کم قیمت پر لینے سے بھی بچیں، حَتَّی الْاِمْکَان اپنے شاگرد / ماتحتوں سے ذاتی کام نہیں کروانے چاہئیں بلکہ اگر وہ باصرار کریں تو ان کو نہ کرنے دیں اور خود داری کا مُظاہَرہ کریں اِن شاءَ اللہ اچھی نِیَّت ہوئی تو ثواب کے ساتھ اس انداز سے وقار ملے گا، ہیبت برقرار رہے گی، بات میں تاثیر رہے گی اور دین کا کام کرنے میں مَدَد ملے گی، لوگ زیادہ قریب آئیں گے کیونکہ خود داری کو تقریباً ہر انسان پسند کرتا ہے اور خود دار سے مَحَبَّت کی جاتی ہے۔ دینی ماحول کو نُقْصَان نہیں ہوگا کیونکہ بعض اَوقات جب کسی کی خود داری خَتْم ہو جائے تو تحائف دینے والے ہی بدظن ہو جاتے ہیں اور باتیں کرتے ہیں، لہٰذا عافیت اور عزّت اسی میں ہے کہ ہم ہمیشہ ہی خود دار رہیں اور اپنی ضروریات کے لئے غمزدوں کے غمگسار آقا، بے کسوں کے لئے بے قرار ہونے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اپنا حالِ دل سنائیں، اُنہی سے مَدَد مانگیں۔

میں اپنی عقیدت نہیں بیچ سکتا

اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ دعوتِ اسلامی کے اوائل میں جہاں سنّتوں بھرا بیان فرمانے تشریف لے جاتے تو کوئی اسلامی بھائی عطریات وغیرہ کا اسٹال لگا لیتے جو

www.dawateislami.net

اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی ملکیت میں تھا، مگر ہر ایک کو معلوم نہ تھا۔ امامِ مَسْجِد کو کسی طرح یہ معلوم ہو گیا یہ کسبِ حلال کے لئے کوشش کرتے ہیں کسی سے مانگ کر گھر نہیں چلاتے۔ جذبات میں آ کر مائیک پر اِعْلان کر دیا کہ جو باہر عطریات وغیرہ کا بستہ ہے، وہ اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی ملکیت ہے۔ آپ کسبِ حلال کے لئے کوشش فرماتے ہیں، کسی سے سوال نہیں کرتے۔ آپ کے مِزاج مُبارَک پر یہ بات انتہائی گراں گزری کہ یہ لوگوں کو کیوں معلوم ہوا، اب لوگ شاید میری عقیدت میں سامان خریدیں۔ بستے پر ہونے والی اُس دن کی آمدنی آپ خود اپنے اِستِعمال میں نہ لائے بلکہ راہِ خدا میں دے دی اور فرمایا: میں اپنی عقیدت نہیں بیچ سکتا۔[24]

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے:

❀ کوشش کی جائے کہ کسی کا اِحْسان نہ لیا جائے، یوں خود داری سے وقار بلند ہوتا ہے۔[25] ❀ خود داری اختیار کیجئے، خوب برکتیں پائیں گے۔[26] ❀ خود داری اور تقویٰ اِنسان کو ممتاز کرتے ہیں، یہ اوصاف اِنسان کو مرجع (جس کی طرف رُجُوع کیا جائے) بناتے ہیں۔[27] ❀ سرمایہ داروں کے ساتھ بھی خود داری والا انداز رکھیں۔[28]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. القول البدیع، الباب الثانی من ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ...الخ، ص133
2. تفسیر صراط الجنان، پ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ:72، 4/180
3. وسائلِ بخشش (مُرَمَّم)، ص82
4. بخاری، کتاب البیوع، باب ماجاء فی قول اللہ: (فَاِذَا قُضِیَتِ...الخ) ص535، حدیث:2048 ملتقطًا

www.dawateislami.net

5. بخاری، کتاب الصلاۃ، باب نوم الرجال فی المسجد، ص182، حدیث:442
6. مرآۃ المناجیح، 3/50
7. مرآۃ المناجیح، 3/239
8. تفسیر نعیمی، پ3، البقرۃ، تحت الآیۃ:273، 3/139
9. اردو لغت، 8/759 بتغیر قلیل
10. مسند طیالسی، محمد بن المنکدر عن جابر، 3/282، حدیث:1819
11. مسند امام احمد، مسند ابی بکر الصدیق، 1/74، حدیث:66
12. معجم اوسط، 2/85، حدیث:2607
13. ابن ماجہ، کتاب الزکاۃ، باب کراہیۃ المسألۃ، ص294، حدیث:1837
14. فتاویٰ رضویہ، 10/253 مفہوماً
15. مسلم، کتاب الزکاۃ، باب من تحل لہ المسألۃ، ص519، حدیث:1044
16. احیاء العلوم، کتاب آداب الکسب والمعاش، الباب الاول فی فضل الکسب والحث علیہ، 2/81
17. مشکاۃ المصابیح، کتاب احوال القیامۃ... الخ، باب فی اخلاقہ... الخ، الفصل الثانی، 2/366، حدیث:5822
18. مرآۃ المناجیح، 8/74
19. حدائقِ بخشش، ص39
20. فیضانِ بہاء الدین زکریا ملتانی، ص35
21. ابن ماجہ، ابواب الزکاۃ، باب کراہیۃ المسألۃ، ص294، حدیث:1837
22. وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص341
23. حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/216 ملخصًا
24. ریاکاری، ص164
25. مدنی مذاکرہ، 3 ربیع الاخر 1437ھ بمطابق 13 جنوری 2016ء
26. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 5 تا 9 شوال المکرم 1430 بمطابق 25 تا 29 ستمبر 2009ء
27. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 23 تا 24 ذوالحجۃ الحرام 1430ھ بمطابق 12,11 دسمبر 2009ء
28. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 29 جمادی الاولیٰ تا 4 جمادی الآخرہ 1431ھ بمطابق 13 تا 17 مئی 2010ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

⑩ حوصلہ افزائی کیجئے

درودِ پاک کی فضیلت

سب سے افضل رسول، بی بی آمنہ کے پھول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور میں اُس کے لئے دُعائے رَحمت کرتا ہوں اور اس کے عِلاوہ اس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

اُن پر دُرُود جن کو کَسِ بے کساں کہیں | اُن پر سلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے[2]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

سبحانَ اللہ! دُرُودِ پاک کی برکتوں کے بھی کیا کہنے! اس حدیث پاک پر غور کرنے کی بَرَکت سے مُرجھائے چمن میں بہار آ جاتی ہے، دل کی کلیاں کِھل اُٹھتی ہیں کیونکہ یہ حدیثِ پاک عاشقانِ رسول کی حَوصَلہ افزائی کرنے والی ہے کہ جو دُرُودِ پاک ہم پڑھتے ہیں وہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہِ عالی شان میں پیش ہوتا ہے اور اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سماعت (یعنی سنتے) فرماتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ کرم بالائے کرم یہ کہ دُرُودِ پاک پڑھنے والے اُمَّتی کے لئے دُعائے رحمت بھی فرماتے ہیں اور کتنا خوش بخت ہے وہ اُمَّتی کہ جس کے لئے اس کے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دُعا فرمائیں۔ آیئے! نِیَّت کرتے ہیں کہ اِہتِمام کے ساتھ روزانہ کم از کم 313 بار دُرُودِ پاک کا نذرانہ بی بی آمنہ کے پھول، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہِ ناز میں ضرور پیش کیا کریں گے۔ اِن شاءَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

www.dawateislami.net

پیارے اسلامی بھائیو! حوصلہ افزائی زندگی کے کئی معاملات میں بہت اَہَمِّیَّت رکھتی ہے، دُرُست موقع پر حَوْصَلہ افزائی کام کرنے والے یا پریشان حال کے لئے اکثر اَوقات مفید ثابت ہوتی ہے۔ جیسا کہ کسی بیمار کی حَوْصَلہ افزائی اس کو تقویت دیتی ہے اور مریض گھبرا کر شکوے شِکایَت کرنے سے بچ جاتا ہے، اسی طرح حوصلہ افزائی کی بَرَکت سے کام کرنے میں مزید بہتری آجاتی ہے، کام کی رفتار بڑھ جاتی ہے، کام جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے، کام کرنے والے کو خوشی ہوتی ہے، تکالیف پر صبر کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ ماتحت کو خوشی ہوتی ہے اور وہ زیادہ کوشش اور لگن سے کام میں مشغول ہو جاتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! نیک اور جائز کام پر حوصلہ افزائی کی برکت سے مُعاشرے میں اَمْن و سکون رہتا ہے، بلکہ بعض اوقات جائز کام پر حَوْصَلہ افزائی سے لوگ دُرُست اور زیادہ کام کرتے ہیں، یہاں تک کہ گناہوں میں مشغول شخص اگر کوئی نیک کام کرے، تو اس نیک کام پر ہونے والی حَوْصَلہ افزائی گناہوں کی دَلْدَل سے نکلنے اور نیک بننے میں بہت مَدَد دیتی ہے۔ اس کو یوں سمجھئے کہ اس وقت لاکھوں لاکھ لوگ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، ان میں ہزاروں ایسے ہوں گے جو اِس دینی ماحول سے قبل طرح طرح کے گناہوں میں مُلَوَّث تھے، لیکن کسی کے مدنی قافلوں میں سفر کرنے پر کسی نے اِس کی حوصلہ افزائی کی ہو گی اور اِس نے گناہوں بھرا ماحول چھوڑ دِیا ہو گا، کسی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرنے پر کسی نے اِس کی حوصلہ افزائی کی ہو گی تو نیکیوں میں آگے بڑھتا گیا ہو گا، الغرض اس طرح کی ایسی بے شُمار مثالیں مل سکتی ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جو پیارا دِیْن لائے، یہ دِیْنِ اسلام جہاں زندگی کے ہر موڑ پر ہماری رہنمائی کرتا ہے، وہیں حَوْصَلہ افزائی کرنے

www.dawateislami.net

کی ترغیب بھی دیتا ہے۔ اگر ہم قرآنِ پاک کا بغور مُطالَعہ کریں تو پتہ چلے گا کہ بہت سارے مقامات پر نیک کام کرنے والوں کو، صبر کرنے والوں کو، دِیْن کی پیروی کرنے والوں کو حَوْصَلہ افزا خوشخبریوں سے نوازا گیا ہے، جو انہیں نیک بننے، گناہ سے باز رہنے، اِطاعَتِ خداوندی کرنے اور شیطان کے چنگل سے بچنے پر ابھارتی ہیں۔

قرآنِ کریم اور حوصلہ افزائی

حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہُ عنہا جب اپنے شوہر حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہُ عنہ کے ساتھ حبشہ سے واپس آئیں تو ازواجِ مُطَہَّرات رضی اللہُ عنہنَّ سے مل کر انہوں نے دریافت کیا کہ کیا عورتوں کے بارے میں بھی کوئی آیت نازل ہوئی ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: نہیں، تو حضرت اسماء رضی اللہُ عنہا نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عَرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! عورتیں تو بڑے نقصان میں ہیں۔ اِرشاد فرمایا: کیوں؟ عَرض کی: ان کا ذکر (قرآن میں) خیر کے ساتھ ہوتا ہی نہیں جیسا کہ مردوں کا ہوتا ہے۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ان کے 10 مَراتِب مردوں کے ساتھ ذکر کئے گئے اور ان کے ساتھ ان کی مَدح فرمائی گئی۔[3]

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِیْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآىٕمِیْنَ وَ الصّٰٓىٕمٰتِ وَ الْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور اِیمان والے اور اِیمان والیاں اور فرمان بردار اور فرمان بردار یں اور سچے اور سچیاں اور صَبر والے اور صَبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے

www.dawateislami.net

وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۳۵﴾ (پ22، الاحزاب:35)

والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیّار کر رکھا ہے۔

صِدّیقِ اکبر کی حوصلہ افزائی

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: ہم تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضِر تھے، اس وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ بھی موجود تھے جو ایک عبا (یعنی پاؤں تک لمبا کوٹ) پہنے ہوئے تھے اور اِسے سامنے سے کانٹوں سے جوڑا ہوا تھا۔ اس وَقْت حضرت جبریل علیہ السّلام حاضر ہوئے اور مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اللہ پاک کی طرف سے سلام پیش کیا اور عَرْض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! یہ کیا بات ہے کہ میں ابو بکر صدیق کو اس حال میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ ایک ایسی عبا (یعنی پاؤں تک لمبا کوٹ) پہنے ہوئے ہیں جسے سامنے سے کانٹوں کے ساتھ جوڑا ہوا ہے۔ رسولِ کریم، محبوبِ رَبِّ عظیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشَاد فرمایا: اے جبریل! (ان کی یہ حالَت اس لئے ہے کہ) انہوں نے اپنا سارا مال مجھ پر خرچ کر دیا تھا۔ حضرت جبریل علیہ السّلام نے عَرْض کی: آپ ان کو فرما دیجئے کہ اللہ پاک انہیں سلام فرماتا اور پوچھتا ہے کہ تم اپنے اس فقر پر مجھ سے راضی ہو یا ناراض۔[4]

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے حضرت صِدّیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ کو کیسی عزّت عَطا فرمائی کہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں سب کچھ پیش کر دینے پر ان کو سلام فرمایا اور پوچھا کہ کیا تم اپنے خدا سے راضی ہو یا نہیں، اس اندازِ کریمانہ سے صِدّیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ کو کیسا حَوْصَلہ ملا ہو گا۔

www.dawateislami.net

عمل کے ذریعے حوصلہ افزائی

اے عاشقانِ رسول! حَوْصَلہ افزائی کے مختلف انداز ہو سکتے ہیں، حَوْصَلہ افزائی عملی طور پر کی جاسکتی ہے اور اَقْوال کے ذَرِیعے بھی۔ جیسا کہ جنگِ تبوک کے موقع پر جنگی تیاریوں کے لئے مال کی ضرورت پیش آئی تو صَحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنے اموال بارگاہِ نبوت میں پیش کئے۔ حضرت ابو عقیل انصاری رضی اللہُ عنہ جو بہت ہی مُفْلِس تھے، فقط ایک صاع (3 کلو 840 گرام) کھجور لے کر حاضِر خِدْمَت ہوئے اور گزارش کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں نے دن بھر پانی بھرنے کی مزدوری کی تو 2 صاع کھجوریں مزدوری میں ملیں۔ ایک صاع اہل و عَیال کو دے دی ہیں اور یہ ایک صاع حاضِرِ خِدْمَت ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا قلبِ نازک اپنے ایک مُفْلِس جاں نثار کے اس نذرانہ خُلُوص سے بے حد متاثّر ہوا اور آپ نے ان کھجوروں کو تمام مالوں کے اوپر رکھ دیا۔[5]

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، دو عالم کے داتا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حوصلہ افزائی کے اس مبارک انداز سے ہمیں کتنی پیاری بات سیکھنے کو ملی کہ جب کوئی دِیْن کیلئے کوشش کرے، دِیْن کے لئے وَقْت دے، نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروف رہے، اَلْغَرَضْ حُقُوقُ اللہ ادا کرنے کی جستجو کرتا نظر آئے یا اللہ کے بندوں کے حُقُوق کے لئے فکر مند ہو تو اس کی جائز حَوْصَلہ افزائی کرنی چاہئے، دیکھئے مکی مَدَنی سردار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے ایک غریب صحابی کی کتنے پیارے انداز سے حَوْصَلہ افزائی کی، جس سے ان کی دِل جوئی بھی ہوئی ہو گی۔ یونہی ہمیں بھی حَوْصَلہ افزائی کے انداز اپنانے چاہئیں۔ مثلاً کوئی اسلامی بھائی گناہوں بھری زندگی سے منہ موڑ کر نمازوں کی طرف، تِلاوتِ قرآن کی طرف، نیکیوں کی طرف راغب ہو رہا ہے تو اس کے اس عَمَل کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے، راہِ خدا میں آنے والی مشکلات پر صبر کرنے کی ترغیب

www.dawateislami.net

دلانی چاہئے، کوشش کر کے کوئی تحفہ دینا چاہئے جو اس کی دینی یا دُنیوی ضرورت کو پورا کرے اور مزید نیک کاموں میں رغبت کا سَبَب بنے۔ کوئی نیک کام کر کے آیا تو اس کی طرف مسکرا کر دیکھنا، تحفہ دینا بھی حَوْصَلہ افزائی کا ایک انداز ہے۔ موقع کی مناسبت سے اس کا استقبال کرنا، ہَدَف پورے کرنے والے کو ترقی دینا بھی حَوْصَلہ افزائی کا ایک انداز ہے۔

اسی طرح اگر کوئی نَماز کا پابند ہے، نمازِ باجَماعَت کی فِکْر کرتا ہے، لوگوں کے حقوق کی ادائیگی کے مُعَامَلے میں فِکْر مند ہے، نیکی کی دعوت کی دُھو میں مچا رہا ہے، وَقْت کا پابند ہے، نَرْم مزاج ہے، ہَدَف کو کوشش کر کے پورا کرتا ہے، دوسروں کی دِل جوئی کرتا ہے، مَدَنی قافلے میں سَفَر کا پابند ہے، پابندی سے نیک اعمال کا جائزہ لیتا ہے، اپنے ماتحتوں سے حُسْنِ سُلُوک کا مُظاہَرہ کرتا ہے، ان کی خیر خواہی کرتا ہے، شریعت کے دائرے میں رہ کر طے شدہ کام مُکَمَّل کرواتا ہے، مالِ وَقْف کے معاملے میں محتاط ہے، مسکرا کر خندہ پیشانی سے مُعَامَلات طے کرتا ہے، تو ہمیں ایسے اسلامی بھائیوں کی حَوْصَلہ افزائی کرتے رہنا چاہئے اور ان کو ذِمَّہ داریوں پر لانا چاہئے تاکہ مُعَاشَرے میں اچھے اَفراد لوگوں کی رہنمائی کا فریضہ سر انجام دینے کی سعادت حاصِل کریں۔ اسی طرح اگر ماتحت کو کام میں مُشکِل پیش آرہی ہو تو مُشکِل کا حل تلاشنے میں اُس کی مَدَد کرنی چاہئے، کام کا طریقہ سمجھانے میں انداز روکھا اور سخت نہیں ہونا چاہئے اور گفتگو ترغیبی کرنی چاہئے کہ ہر مُشکِل کے بعد آسانی ہے۔ قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝۶ (پ30، الم نشرح:6)	ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک دشواری کے ساتھ اور آسانی ہے۔

موجودہ معاشرہ

حَوْصَلہ افزائی زندگی میں آگے بڑھنے کے لئے اسی طرح ضروری ہے جس طرح گاڑی کے

www.dawateislami.net

لئے پیٹرول۔ جبکہ ماتحت اَفراد کو جھاڑنا، ڈانٹنا، حَوْصَلہ شکنی پر مشتمل جملے بولنا کثیر نقصان کا باعِث بن سکتا ہے۔ مگر بد قسمتی سے ہمارے مُعاشَرے میں ایسے اَفراد کی ایک بہت بڑی تعداد پائی جاتی ہے جو اپنی اولاد / بیوی / بھائی بہن / احباب / ماتحت کی حَوْصَلہ شکنی کی عادَتِ بد میں مبتلا ہوتے ہیں، کوئی فرد کیسا ہی اچھا کام کرلے ان کے کان پر جُوں تک نہیں رینگتی اور حَسَبِ عادَت ہر کام میں کیڑے نکالتے ہوئے اپنی منطق سنانی شروع کر دیتے ہیں یا اپنی کامیابیوں کی مثالیں بیان کرتے رہیں گے۔ ایسے اَفراد کو سمجھنا چاہئے اور اپنی عادَت پر غور کرتے ہوئے درمیانی راہ اختیار کرنی چاہئے۔ جہاں متعلقہ فرد کی غَلَطی یا سستی ہے اس پر تَوَجُّہ بھی دلائی جائے۔ مگر جائز حَوْصَلہ افزائی کو اپنی زندگی میں سانس کی طرح شامِل کرلینا چاہئے۔ کیونکہ حَوْصَلہ افزائی انسانی فِطرَت میں شامِل ہے اور ہر انسان کو اچھی لگتی ہے، چاہے ایک دن کا بچہ ہو یا 100 سال کا بوڑھا۔ کسی بھی ادارے یا شعبے کی کامیابی میں اس کے عملے کی ہونے والی حَوْصَلہ افزائی کا بہت بڑا کردار ہوتا ہے۔ کام کرنے والوں کو عزّت ملتی ہے تو یہ خود کو ادارے کا حِصّہ شُمار کرتے اور ذِمّہ داری سے بڑھ کر زیادہ کام کر دِکھاتے ہیں، مُشکِل کا نیا سے نیا حل تلاش لیتے ہیں۔ نتیجۃً شعبہ ترقی کا سَفَر تیزی سے طے کرتا ہوا مُعاشَرے پر فوائد کی بارِش برسانے لگتا ہے۔

گھر میں حوصلہ افزائی

اسی طرح اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا گھر اَمن کا گہوارہ بنے، پُر سکون زندگی ہو جہاں بچے والدین کا اَدَب کرتے نَظر آئیں اور بہن بھائیوں میں ایک دوسرے کا اِحساس ہو، مُشکِل وَقْت پر کام آنے کو سعادت سمجھیں تو ہمیں حَوْصَلہ افزائی کی عادت بنالینی چاہئے۔ حضرت امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب بچہ اچھا کام کرے اور خوش اَخلاق بنے تو اس کی تعریف کریں اور اس کو ایسی چیز دیں جس سے اس کا دل خوش ہو جائے۔[6] مثلاً اگر کوئی فرد نیکی کی دعوت کی

www.dawateislami.net

دھو میں مچانے کے لئے راہِ خدا میں مدنی قافلے میں سَفَر پر ہے، دینی کاموں میں مصروف ہے یا مطالعہ کرنے میں مگن ہے یا اپنے بڑوں کی خِدْمَت کی سعادت حاصِل کر رہا ہے۔ تو اس عَمَل کی حَوْصَلہ افزائی کی جائے، نیز اگر دیگر افراد کو کوئی کھانے کی چیز دی ہے تو اس کا حِصّہ سنبھال کر رکھ لیا جائے اور جب یہ واپس آئے تو دے دیا جائے، اِن شاءَ اللہ اس کے دل میں آپ کی عزّت پیدا ہو گی اور اس کو مزید نیک کام کرنے کا جذبہ ملے گا۔ لیکن اگر خدانخواستہ اس کے عَمَل کی حَوْصَلہ شکنی کی گئی یا اس کو کوئی اچھا تاثُّر نہ دیا گیا تو ہو سکتا ہے، اس کا دل ٹوٹ جائے اور آئندہ یہ اچھے کام کی طرف رغبت نہ کرے۔

ایک ساس کو بھی اپنی بہو کے معاملے میں اچھا انداز اپنانا چاہئے کہ بہو کا خَیال رکھے، اس کو اپنی طرح ایک عورت سمجھے۔ نیز حَسَبِ حَیثِیَّت کبھی کبھار اپنی بہو کو تحفہ بھی عطا فرمائے۔ جائز تعریف کر دے، مثلاً تم نے میرا گھر سنبھالا ہوا ہے اور اپنی بہو کو وقتاً فوقتاً دعاؤں سے نوازتی رہے۔ ایسا کرنے سے بہو کی نگاہ میں ساس کی عزّت بڑھے گی اور مزید خِدْمَت کرنے کا جذبہ پیدا ہو گا۔ اگر گھر کے افراد سے کوئی غَلَطی ہو جائے تو بلا اِجازَت شرعی سب کو بتانے کے بجائے اَحسن انداز میں اس کی تَوَجُّہ دلائیے۔

اقوال سے حوصلہ افزائی کیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! الفاظ سے بھی حَوْصَلہ افزائی کی جاسکتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جنگ اُحد کے موقع پر میں نے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرت سعد رضی اللہُ عنہ سے فرماتے ہیں: اے سعد (کفار سے) تیر مار میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔[7] اس حدیث پر غور کیجئے کہ ساری کائنات اپنا سب کچھ حبیب کریم، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر قربان کرتی ہے اور یہاں اتنے پیارے انداز میں اپنے صحابی کی حَوْصَلہ افزائی کی جارہی ہے۔ اے کاش! یہ

www.dawateislami.net

ذہن نصیب ہو جائے کہ ہم مسلمانوں کی جائز کام پر حَوْصَلہ افزائی کرنا عادت میں شامل کر لیں۔

اے عاشقانِ رسول! حَوْصَلہ افزائی کے لئے کہے گئے دو بول انسان کو وہ کچھ حاصِل کرنے کی طاقت دیتے ہیں جس کے بارے میں پہلے کبھی سوچا تک نہیں ہوتا۔ آپ نے مشاہدہ کیا ہو گا کہ شاباش اور حَوْصَلہ افزائی سے جوش و خروش کا جو کرنٹ انسان کے اندر دوڑتا ہے وہ بہتر سے بہتر کی جستجو میں لگا دیتا ہے۔

الفاظ سے حَوْصَلہ افزائی کی چند مثالیں پیشِ خِدْمَت ہیں، حَسْبِ مَوْقَع ان کو اپنا لینا چاہئے: ❀ کوئی اسلامی بھائی کوئی نیک کام کر کے آیا تو اس کے لئے دُعا کی جائے۔ ❀ جو نیک کام اِس نے کیا اس کی کوئی فضیلت سنا دی جائے۔ ❀ اس کام کے دینی یا دُنْیَوی فوائد بیان کر دیئے جائیں۔ ❀ اس نیک کام کو کرنے والے بزرگانِ دِیْن کے واقعات اور ان کی عَظَمَت بیان کر دی جائے۔ ❀ کسی کے باصلاحیت ہونے کا اِظْہار کرنا بھی حَوْصَلہ افزائی کا سَبَب ہے۔ ❀ مبارک باد پیش کرنا بھی حَوْصَلہ افزائی کا باعث ہے۔

یہ کام بذریعہ ایس ایم ایس، ای میل، صوتی پیغام بھی کئے جاسکتے ہیں۔ اچھی کارکردگی ملی تو پھول کی تصویر بھیج دی جائے۔ اور عِلْمِ دین حاصِل کرنے والے کی حَوْصَلہ افزائی فی زمانہ بہت ضروری ہے، اول تو بہت کم لوگ اس طرف آتے ہیں اور پھر جو آتے ہیں، طرح طرح کے مسائل ان کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ اس حال میں ہمارا حَوْصَلہ افزائی کرنا دین کے بڑے فوائد کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے لہٰذا دینی طلبا کی حَوْصَلہ افزائی کو مَعْمُول بنا لیجئے۔

علمی گہرائی میں غوطہ لگانے والے

حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ جب حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما سے تفسیر قرآن کے متعلّق کچھ پوچھتے تو اِرشاد فرماتے: غُصْ غَوَاصِ یعنی اے گہرائی میں غوطہ لگانے والے!

www.dawateislami.net

غوطہ لگاؤ۔[8] ایک بار آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے ایک آیت مُبارَکہ کی تفسیر کے بارے میں سوال فرمایا تو لوگوں نے کہا: اللہ بہتر جانتا ہے۔ عبد اللہ بن عباس نے عَرض کی: اس کے متعلق میرے ذہن میں کچھ ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی حَوصَلہ افزائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے بھتیجے! اگر تمہیں معلوم ہے تو ضرور بتاؤ اور اپنے آپ کو حقیر (یعنی چھوٹا) نہ سمجھو۔[9]

اَمیرِ اَہلسنّت اور حوصلہ افزائی

شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی عادتِ مبارکہ ہے کہ آپ اِسلامی بھائیوں کی حوصلہ افزائی فرماتے رہتے ہیں اور حوصلہ افزائی کرنے پر ذِمَّہ داران کو ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔ آپ کی مسکراہٹ سے لوگوں کو حوصلہ ملتا ہے، جو ایک بار ملاقات کا شرف حاصل کر لیتا ہے وہ دینی کاموں میں مزید گرم جوشی کا مظاہرہ کرتا نظر آتا ہے۔ اگر آپ کے اندازِ زندگی پر غور کیا جائے تو آپ اپنے اقوال، افعال سے اسلامی بھائیوں کی دل جوئی کرتے اور ان کو دِین کی خدمت کے لئے حوصلہ مند بناتے نظر آتے ہیں۔

ملاقات کرنے والا کیسی ہی پریشانی لئے حاضر ہو، آپ بڑی حکمتِ عملی و نرمی سے اُس کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے یُوں بھی ذہن بناتے ہیں کہ آپ سمجھدار ہیں، آپ خود کر لیں گے، بعض اَوقات فرماتے ہیں: آپ خود کر لیں اگر نہ ہو تو میں حاضِر ہوں اس طرح سننے والے کو حَوصَلہ ملتا اور جب یہ مَحسُوس کرتا ہے کہ میرے بڑوں کو مجھ پر اعتماد ہے تو وہ اُس دینی کام کو بہتر انداز پر کرنے کے لئے جان لڑا دیتا ہے۔ ایسا بھی ہوا کہ کوئی اسلامی بھائی دینی کام کو پورا کرنے میں غَلَطی کر گیا۔ شَیخِ طریقت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے وہاں بھی حوصلہ افزائی کی ایسی مثالیں قائم فرمائیں کہ ان مَناظِر کو دیکھ کر آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ آپ بارہا فرماتے ہیں: جو گاڑی سڑک پر چلتی ہے اُسی کو حادثہ پیش آتا ہے۔[10] آپ کے اِسی اندازِ دلنشین کی بَرَکت ہے کہ آج ہمیں ہر

www.dawateislami.net

طرف دعوتِ اسلامی سے وابستہ لاکھوں اسلامی بھائی اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کے مقدّس جذبے کے تحت مصروفِ عمل نظر آرہے ہیں۔

تنہا چلا تُو ساتھ ترے ہو گیا جہاں
میٹھا ترا کلام ہے الیاس قادری

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے:

❀ اچھی اچھی نیّتوں سے سچی تعریف کر کے حَوْصَلہ افزائی کرنی چاہئے کہ یہ کارِ ثواب ہے۔[11] ❀ تَعْزِیَت، غم خواری اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے، ایسے جملوں سے بچ کر بات کی جائے کہ جس میں ناجائز مُبالَغہ اور جھوٹ وغیرہ ہو۔[12] ❀ ہر وہ اسلامی بھائی جو کہ عرصہ دراز سے دعوتِ اسلامی کی خِدْمَت کر رہے ہیں، اگر ان پر کسی نئے اسلامی بھائی کو نگران یا ذِمَّہ دار مُقَرَّر کیا گیا ہے تو ان کی مُکَمَّل اِطاعَت کریں، ان کی مناسب رَاہ نُمائی کریں، ان پر شَفْقَت فرماتے ہوئے ان کی حَوْصَلہ افزائی کر کے دوسروں کیلئے مثال قائم کریں۔[13] ❀ اگر ہم اسلامی بھائیوں کے ساتھ بد سُلُوکی و بد اَخْلاقی، بات بات پر ان کی تَضْحِیک و تذلیل (ہنسی مذاق، ذلیل و رُسوا) کریں، نہ مَشْوَرَہ لیں اور نہ ہی حَوْصَلہ افزائی کریں، تو ماتحت اسلامی بھائی کس طرح دینی کاموں کو ذوق و شوق کے ساتھ کر سکیں گے۔[14] ❀ مَدَنی مشورے میں آنے والے اسلامی بھائیوں کے سامنے نہ آنے والوں کو کوسنے کی بجائے آنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔[15] ❀ اچھے تاثرات دینے سے حَوْصَلہ افزائی ہوتی ہے۔[16] ❀ حوصلہ افزائی کرنی چاہئے، اس سے جذبہ بڑھتا ہے۔[17] ❀ بچوں کو

www.dawateislami.net

اچھے کام کرنے پر حَوْصَلہ افزائی کرتے ہوئے اِنعام دینا چاہئے۔[18] ❁ حوصلہ افزائی نئے اسلامی بھائیوں کی بھی کی جائے اور ذِمَّہ داران کی بھی۔ ❁ یہ مَدَنی مشورے کا حسن ہے کہ وقت کی پابندی بھی ہو اور حوصلہ افزائی بھی۔ ❁ اپنے ماتحت کو حَوْصَلہ دیں، حَوْصَلہ افزائی سے بڑے بڑے کام ہو جاتے ہیں۔ ❁ ہر ذِمَّہ دار کو چاہئے کہ وہ روزانہ اسلامی بھائیوں کی غم خواری، حوصلہ افزائی اور عیادت کے لئے، فون کرے، ایس ایم ایس کرے یا وائس میسج بھیجے۔ ❁ اگر مسکراہٹ و خوشیوں کے ساتھ مدنی مشورہ لیا جائے تو اِن شاءَ اللہ دینی کام 12 فیصد بڑھ جائے گا۔ اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ مدنی مشوروں میں حوصلہ افزائی کرتے تشریف لاتے اور حوصلہ افزائی کرتے (بصورتِ مسکراہٹ) تشریف لے جاتے ہیں۔[19] ❁ تنظیمی طور پر مضبوط اور جذبے والے اسلامی بھائیوں کو ذِمَّہ داریاں دیں، حوصلہ افزائی اور مسلسل راہ نُمائی کرتے رہیں، پھر دیکھیں دینی کام کس قدر ترقی کرتا ہے۔[20] ❁ اگر ذِمَّہ داران کی جائز حوصلہ افزائی نہ کی جائے بلکہ تنقید کرتے رہیں تو دینی کاموں سے دُور ہو جائیں گے۔[21] ❁ ابھرتے ہوئے با صَلَاحِیَّت اسلامی بھائیوں کی حَوْصَلہ افزائی کریں، کبھی بھی حَسَد کا شِکار نہ ہوں۔[22] ❁ دِل جوئی اور حوصلہ افزائی مدنی مشورے کا حِصّہ ہیں۔ ❁ دینی کام کرنے والے اسلامی بھائیوں کی جائز تعریف کرتے ہوئے حَوْصَلہ افزائی کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے تھپکی دیا کریں۔ یہ بھی بہت ثواب کا کام ہے۔ فی زمانہ دِیْن کا کام کرنا مُشکِل ہے، یوں بھی حَوْصَلہ افزائی ضروری ہے۔[23]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. معجم اوسط، 1/446، حدیث: 1642
2. حدائقِ بخشش، ص209

www.dawateislami.net

3. تفسیر صراط الجنان، پ22، الاحزاب، تحت الآیۃ:35، 8/30-31
4. حلیۃ الاولیاء، سفیان الثوری، 7/115، رقم:9845
5. مدارج النبوۃ، قسم سوم، ذکر جنگِ تبوک، 2/346
6. کیمیائے سعادت، رکنِ سوم، اصل اول در ریاضت نفس... الخ، پیدا کردن ادب پروردن کودکان، ص206
7. ترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ، باب مناقب ابی اسحاق... الخ، ص853، حدیث:3763ملتقطاً
8. فضائل صحابہ للامام احمد، فضائل عبد اللہ بن عباس، الجزء الثانی، ص981، حدیث:1940
9. بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب قولہ (اَیَوَدُّ اَحَدُکُمْ... الخ)، ص1124، حدیث:4538ملتقطاً
10. رسائلِ دعوتِ اسلامی، ص336-337 بتصرف
11. مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الاخر 1436ھ بمطابق 24 جنوری 2015ء
12. مدنی مذاکرہ، 16 ربیع الاخر 1436ھ بمطابق 5 فروری 2015ء
13. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 20 تا 24 ذوالحجۃ الحرام 1426ھ بمطابق 21 تا 25 جنوری 2006ء
14. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 20 تا 21 ربیع الآخر 1437ھ بمطابق 31 جنوری تا یکم فروری 2016ء
15. مدنی مذاکرہ، 10 جمادی الاولیٰ 1436ھ بمطابق یکم مارچ 2015ء
16. مدنی مذاکرہ، 15 رمضان 1436ھ بمطابق 3 جولائی 2015ء
17. مدنی مذاکرہ، 2 ذوالحجۃ الحرام 1436ھ بمطابق 16 ستمبر 2015ء
18. مدنی مذاکرہ، 15 ربیع الاول 1437ھ بمطابق 26 دسمبر 2015
19. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 11 تا 13 شوّال 1439ھ بمطابق 26 تا 28 جون 2018ء
20. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 27 تا 29 ربیع الآخر 1439ھ بمطابق 15 تا 17 جنوری 2018ء
21. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 25 تا 28 جمادی الاخر 1438ھ 25 تا 28 مارچ 2017ء
22. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 19 تا 24 ربیع النور 1429ھ بمطابق 28 مارچ تا 2 اپریل 2008ء
23. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 25 تا 28 جمادی الاخر 1438ھ بمطابق 25 تا 28 مارچ 2017ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

11 بزرگانِ دین کی نماز سے محبت

درودِ پاک کی فضیلت

رسولوں کے سردار، مکے مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس پر 10 رحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جس نے 10 بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس پر 100 رحمتیں بھیجتا ہے اور جس نے 100 بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس پر 1000 رحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جس نے بار 1000 دُرُودِ پاک پڑھا میں اور وہ جَنَّت کے دروازے پر ایک ساتھ ہوں گے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! قُربِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اَہَمِّیَّت، بَرَکت اور فضیلت سے کون انکار کر سکتا ہے بلکہ کون سا مسلمان ایسا ہو گا جو اس نِعْمت کا لطف حاصِل کرنے کے لئے چاہت نہ رکھتا ہو اور وہ انسان کیسا بدنصیب ہے جسے مصطفٰی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قُرب کی چاہ نہ ہو۔ لہٰذا ہمیں اس نِعْمتِ عظمٰی (یعنی بڑی نِعْمت) کی تڑپ اپنے دل میں پیدا کر کے بارگاہِ خداوندی میں دعا کرتے رہنا چاہئے اور گناہوں کو چھوڑ کر ایسے کام کرنے چاہئیں جو ہمیں حبیبِ خُدا، مکی مدنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قریب لے جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے والے ہوں۔ اے کاش! ہمیں بروزِ قیامت بھی اپنے آقا کی بارگاہ میں دُرُود و سلام کے نذرانے پیش کرنے کی سعادت ملے۔

مغفرت کر بروزِ قیامت | تُو کرم کر عطا کر عِنَایَت
خُلد میں قُربِ خَیْرُ الوریٰ کی | میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صلی اللہُ علیٰ محمد

www.dawateislami.net

نماز کی اہمیت

اللہ پاک نے مسلمانوں پر اپنے اور اپنے بندوں کے حُقُوق لازم کئے اور انہیں ادا کرنا ہر مسلمان پر لازم قرار دیا۔ پھر ان حُقُوق کی کئی اقسام ہیں، حُقُوقُ اللہ میں سب سے اہم حق نَماز ادا کرنا ہے۔ نَماز اللہ پاک کی یاد کا نام ہے اور اس کو ادا کرنے کا ایک مَخْصُوص طریقِ کار اور طے شدہ وَقْت ہے۔ یہ یاد ایک دن میں 5 بار ہر مسلمان پر فَرْض ہوئی، اُمَّتِ مصطفےٰ پر اللہ پاک کا یہ بھی کتنا بڑا کرم ہے کہ نمازیں 5 پڑھیں لیکن ثواب 50 نمازوں کا ملے اور یہ وہ تحفہ ہے جو شبِ مِعْرَاج حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو عَطا کیا گیا اور یہ مومن کی مِعْرَاج قرار پائی۔ نَماز کے بارے میں کہا گیا کہ یہ اِیمان اور کفر کے درمیان فَرْق کرنے والی ہے۔ ہر مذہب کی کوئی خاص علامت یا عَمَل ہوتا ہے اور اسلام کی علامت نماز ہے۔ دنیا کے وہ علاقے جہاں مختلف مذاہب کے لوگ ایک جگہ رہتے ہیں وہاں اس کا مُشاہَدہ کیا جاسکتا ہے۔ نَماز ایک قدیم عِبَادَت ہے، ہم سے پہلے والی اُمّتوں پر بھی نَماز فَرْض تھی۔ بروزِ قِیامَت جب حِساب لیا جائے گا تو سب سے پہلے نَماز کے متعلّق ہی سوال ہوگا۔ نَماز کی اَہَمِیَّت کو اجاگر کرنے کے لئے بزرگانِ دین کے حالات سے اندازہ لگائیے کہ ان کی زندگی میں نَماز کی کتنی زیادہ اَہَمِیَّت تھی۔

نماز اور سرورِ دوعالم

صاحِبِ قرآن، محبوبِ رحمٰن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نمازِ پنجگانہ کے علاوہ نمازِ اشراق، نمازِ چاشت، تَحِیَّۃُ الْوُضُو، تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد، صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْن وغیرہ سُنَن و نَوافِل بھی ادا فرماتے تھے۔ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ تمام عمر نمازِ تہجد کے پابند رہے۔ کبھی کبھی ساری رات نمازوں اور دعاؤں میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ پائے اقدس میں ورم آجایا کرتا تھا۔[3]

www.dawateislami.net

نماز اور فاروقِ اعظم

حضرت مِسْوَرْ بِن مَخْرَمَہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروقِ اَعْظَم رضی اللہُ عنہ کو نیزے سے زخمی کیا گیا تو میں اور ابنِ عباس (رضی اللہُ عنہما) ان کی خِدْمَت میں حاضِر ہوئے، ان پر کپڑا موجود تھا، ہم نے عرض کی: یہ نَماز کے نام پر جتنی جلدی اٹھیں گے کسی اور چیز کے نام سے نہیں اٹھیں گے، چنانچہ ہم نے عَرض کی: یاامیر المُومِنین! نماز!! یہ سُن کر حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ اٹھے اور فرمایا: اللہ کی قسم! جو نماز ترک کرے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر آپ نے زخمی حالَت میں بھی نَماز ادا کی۔[4]

نماز اور امامِ اعظم

امامِ اعظم ابو حنیفہ حضرت نعمان بن ثابت رضی اللہُ عنہ نمازِ تہجد کیلئے قیمتی قمیص، پاجامہ، عِمَامَہ اور چادر پہنتے تھے جس کی قیمت ڈیڑھ ہزار (1500) درہم تھی، آپ ہر رات تہجد ایسے لباس میں پڑھتے تھے اور فرماتے کہ جب ہم لوگوں سے اچھے لباس میں ملتے ہیں تو اللہ پاک سے اعلیٰ لِباس میں مُلاقات کیوں نہ کریں۔[5]

نماز اور غوثِ اعظم

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابو الفتح ہَرْوِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور غوثِ اعظم جیلانی، قطبِ رَبّانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی 40 سال تک خِدْمَت کی، اس مدّت میں آپ عشا کے وُضُو سے صبح کی نَماز پڑھتے تھے اور آپ کا مَعْمُول تھا کہ جب بے وُضُو ہوتے تو اسی وَقْت وُضُو فرما کر دو رکعت نفل نماز پڑھ لیتے۔[6]

نماز اور امامِ اَہلسنّت

ایک بار امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ بیمار ہوئے، مگر پھر بھی نمازِ

www.dawateislami.net

باجماعت مَسْجِد میں ادا فرماتے تھے۔ خود فرماتے ہیں: مَسْجِد میرے دروازے سے دس بارہ قَدَم ہے، وہاں تک چار آدمی کرسی پر بٹھا کر لے جاتے اور لاتے۔[7]

نماز اور امیرِ اَہلسنّت

اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ آرام فرماتے وقت اپنے قریب دو الارم سیٹ رکھتے ہیں۔ جب آپ سے حِکْمَت دریافت کی گئی تو فرمایا: اگر کسی دن سیل کمزور ہونے یا کسی خرابی کے باعِث ایک الارم خاموش رہا تو دوسرے الارم کے ذَرِیعے نیند سے بیدار ہونے کی صُورَت بن جائے گی اور یوں نَماز وَقْت پر ادا ہو جائے گی۔[8] خود فرماتے ہیں: جماعت ترک کر دینا میری لغت (ڈِکشنری) میں ہی نہیں۔ یہاں تک کہ جب میری والدہ محترمہ کا اِنتقال ہوا تو اس وَقْت گھر میں دوسرا کوئی مرد نہ تھا، میں اکیلا تھا مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ماں کی میّت چھوڑ کر مَسْجِد میں نماز پڑھانے کی سعادت پائی۔ اسی طرح شادی والے دن بھی تمام نمازیں باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔[9] بیرونِ ملک جب سفر ہو تو آپ فلائٹ وہ منتخب کرتے ہیں جس میں دورانِ سفر نماز کا وَقْت نہ ہو اور اگر نماز کا وَقْت آ بھی جائے تو کھڑے ہو کر باہتمام نَماز ادا کرتے ہیں۔

نماز اور ہم

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ ہمارے بزرگانِ دِیْن نَماز سے کس قدر مَحَبَّت فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ کئی بزرگانِ دین اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کیا کرتے تھے: اللہ پاک ہمیں بعدِ وفات بھی نَماز ادا کرنے کی سعادت عَطا فرما۔ کتابوں میں بعض بزرگوں کے ایسے واقعات بھی ملتے ہیں جو بعدِ وفات اپنی قبر میں نَماز ادا کر رہے تھے۔

یہ بات بھی قابلِ تَوَجُّہ ہے کہ ہمارے بزرگ تو فَرْض نَماز کے ساتھ ساتھ کتنی نَفْل نمازیں

www.dawateislami.net

ادا کرتے، بعض ایک دن میں 1000 رَکعَت نفل ادا فرماتے، بعض 300 رکعت نفل ادا فرماتے تھے۔ پہلے کے دور میں مسجدیں آباد رہا کرتیں، لوگ مَساجِد میں مَصْرُوفِ عِبادَت رہتے۔ کھانے پینے کی اشیا فَروخْت کرنے والے مَساجِد کے باہَر آجایا کرتے کہ عِبادَت گزار لوگ اپنی ضرورت کی اشیا ہم سے خرید لیں گے۔ تاریخ نے وہ وَقْت بھی دیکھا کہ لوگ کام کاج کر رہے ہیں مگر جیسے ہی اذان شروع ہوئی، وہیں سب کام چھوڑ دیئے گئے، رخ مسجد کی طرف ہو گیا اور بازار خالی ہو گئے۔ مگر دوسری طرف ایک ہمارا حال ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت نَماز ادا ہی نہیں کرتی، اذان ہوتی ہے مگر سب معاملاتِ زندگی چل رہے ہوتے ہیں۔ مُؤَذِّن پکارتا ہے کہ آؤ نماز کی طرف، آؤ فلاح (بھلائی) کی طرف مگر لوگ دنیوی کام کاج میں فلاح و کامرانی تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔ نَفْل نمازیں ادا کرنا تو دُور کی بات یہاں فَرْض نماز کی فِکْر نَظر نہیں آتی اور حالات یہاں تک خراب ہو چکے ہیں کہ اب مَساجِد میں تالے پڑنے کی خبریں سننے کو ملتی ہیں، جی ہاں! ایسی خبریں بھی سننے کو ملتی ہیں کہ مَسْجِد ہے، مَسْجِد کھلتی بھی ہے، اذان بھی ہوتی ہے مگر وہاں اِمام نہیں، کیونکہ نماز کے لئے اتنے لوگ ہی نہیں ہوتے کہ جماعت قائم کی جا سکے، خوبصورت مَساجِد تو ہیں مگر آباد نہیں۔ اعلیٰ قسم کے ماربل، قالین، رنگ و روغن سے مَسْجِد کی خوبصورتی میں اِضافہ تو کر دیا جاتا ہے، یہ بھی اچھا اور ثواب کا کام ہے، یہ بھی مَسْجِد کی آبادکاری میں شامل ہے مگر حقیقت میں مَسْجِد کی رونق نمازیوں سے ہے جو کہ دیکھنے کو کم ملتے ہیں۔ خوبصورت بلبوں سے مساجد کو دیدہ زیب روشنی تو مل گئی مگر عِبادَت گزاروں کی روشن پیشانیاں نَظر نہیں آتیں۔

اے عاشقانِ رسول! ہمیں غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارا وہ پاک پروردگار جس کی دی ہوئی نعمتوں سے ہم ہر وَقْت فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ زندگی کا وہ کونسا سانس ہے جو اس رَبِّ کریم کی نِعْمت سے خالی ہے بلکہ خود سانس لینا یہ بھی تو ایک نِعْمت ہے۔ مزید نعمتوں کا تو شمار ہی نہیں۔

www.dawateislami.net

اتنی نعمتیں اِستِعمال کرنے کے باوجود بھی ہم اُسی رَبِّ کریم کی بارگاہ میں حاضری سے مَحْرُوم رہتے ہیں۔ نیند اللہ پاک نے ہمارے لئے نِعْمت بنائی اور ایک تعداد ان لوگوں کی ہے جو اسی نیند کی وجہ سے فجر کی نَماز میں حاضری سے مَحْرُوم رہتے ہیں۔ کاروبار، کام کاج ہمیں عطا فرمایا تاکہ ہم اس کے ذریعے رزق کما کر اپنی ضروریات پوری کر سکیں مگر ہم اسی کام دھندے کی وجہ سے، مال و دولت کی لالچ میں نماز قضا کرتے ہیں اور ہمیں اِحْسَاس تک نہیں ہوتا۔ کھانا پینا ہمارے لئے بہت بڑی نِعْمت ہے مگر کھانے کے چکر میں ہم بسا اَوقات واجِب جَماعَت ترک کر دیتے ہیں، مَساجِد ویران ہوتی ہیں اور ہمیں خیال بھی نہیں آتا۔ بلکہ اَفْسوس کہ تقریبات کا وَقْت طے کرتے ہوئے نَماز اور جَماعَت کے وَقْت کا خَیال رکھنے کا ذہن ہی نظر نہیں آتا۔ قرآنِ کریم میں مسلمانوں کو بار بار نَماز قائم رکھنے کا حکم اِرشاد فرمایا گیا۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے۔

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾ (پ1، البقرۃ:43)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور نَماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

اس آیت میں نماز و زکوٰۃ کی فَرْضِیَّت کا بیان ہے اور اس طرف بھی اشارہ ہے کہ نمازوں کو ان کے حُقُوق کی رِعَایَت اور ارکان کی حِفَاظَت کے ساتھ ادا کرو۔

مسئلہ: جَماعَت کی ترغیب بھی ہے، حدیث شریف میں ہے جَماعَت کے ساتھ نَماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے 27 درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔[10] مگر اَفْسوس! ہمارے ہاں نماز ترک کرنا کوئی مسئلہ ہی نہیں سمجھا جاتا۔ نیز مختلف حیلے بہانوں سے کا سہارا لے کر نماز یا جماعت فوت کر دی جاتی ہے۔ آیئے! نِیَّت کرتے ہیں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نَماز قضا ہو گی اور نہ جماعت فوت ہو گی۔ ہم شیطان کے پیچھے چلنے کی بجائے رحمٰن کی اِطاعَت کو اپنی زندگی کا مَقْصَد بنائیں گے۔ نَفْس کی

www.dawateislami.net

مُخالَفت کرتے ہوئے اپنے پاک رب کو خوش کرنے کے لئے تمام تر مصروفیات کو چھوڑ کر نَماز ادا کرنے کے لئے مَسْجِد کا رخ کیا کریں گے۔ اِن شاءَ اللہ

زانی اور قاتل سے بڑا گناہ گار

پیارے اسلامی بھائیو! نَماز کی اَہَمِّیَّت اپنے دل میں بٹھانے کے لئے اور اپنے نَفْس کو نَماز کی طرف راغب کرنے کے لئے یہ واقعہ ملاحظہ کیجئے:

بنی اسرائیل کی ایک عورت حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عَرْض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے اور اب اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں۔ آپ اللہ کی بارگاہ میں دُعا کیجئے کہ وہ میری توبہ قبول فرمالے اور میرا گناہ معاف فرمادے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے پوچھا: تُو نے کیا گناہ کیا ہے؟ اس عورت نے کہا کہ میں نے بدکاری کی اور ایک بچہ جنا، پھر اُسے قتل کر دیا۔ موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا: اے فاسقہ یہاں سے چلی جا! کہیں تیرے گناہ کی وجہ سے ہم پر آسمان سے آگ نہ برسائی جائے۔ چنانچہ وہ غمگین دل لئے وہاں سے چلی گئی تو حضرت جبریل علیہ السّلام حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کی: اللہ پاک فرماتا ہے کہ اے موسیٰ! تُو نے توبہ کرنے والی کو کیوں ٹھکرا دیا؟ کیا تُو اس سے بڑے گناہ گار کو نہیں جانتا؟ موسیٰ علیہ السّلام نے پوچھا: اے جبریل! اس سے بڑا گناہ گار کون ہے؟ جبریل علیہ السّلام نے عرض کی: جان بوجھ کر نَماز چھوڑنے والا۔[11]

پیارے اسلامی بھائیو! اس روایت سے ہمیں درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے کہ بے نمازی ہونا کتنے بڑے وبال کا سَبَب ہے اور فوری توبہ کرکے نماز کی پابندی کو اپنی زندگی میں نافذ کرلینا چاہئے اور دوسری طرف دیکھئے جو بندہ نماز ادا کرتا ہے، اس کا پاک پروردگار اس سے کتنا خوش ہوتا ہے۔

www.dawateislami.net

نمازی بندے پر فخر

بندہ جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ پاک اپنے اور بندے کے درمیان سے پردے اُٹھا دیتا اور اس کی طرف خصوصی تَوَجُّہ فرماتا ہے، فرشتے اس کے کاندھے (کندھے) سے ہوا تک کھڑے ہو جاتے ہیں، اس کے ساتھ نماز پڑھتے، اس کی دُعا پر آمین کہتے ہیں اور آسمان سے نمازی کے سر کی مانگ تک ایک نیکی اترتی ہے اور ایک منادی (اعلان کرنے والا) نِدا کرتا (یعنی اعلان کرتا) ہے کہ اگر یہ مُنَاجات کرنے والا جان لیتا کہ وہ کس کی بارگاہ میں مُنَاجات کر رہا ہے تو اِدھر اُدھر مُتوجِّہ نہ ہوتا۔ آسمان کے دروازے نمازیوں کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ پاک فرشتوں کی مجلس میں اپنے نمازی بندے پر فخر فرماتا ہے۔[12]

نماز کی دعوت دینے کا معمول

اے عاشقانِ رسول! نماز کی دعوت دینے کو اپنی زندگی کا حِصّہ بنالینا چاہئے اور مَحبَّت سے حِکْمَتِ عملی کے تقاضے پورے کرتے ہوئے نماز کی دعوت دیتے رہنا چاہئے۔ نیز 72 نیک اعمال میں سے تیسرے نیک عمل پر عَمَل کرتے ہوئے ہر نَماز کے وقت میں کسی کو نماز پڑھنے یا کسی کو اپنے ساتھ مَسْجِد میں لے جانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہم اپنے ہر ذیلی حلقے میں اس بات کو نافذ کرلیں تو مَساجِد کو آباد کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور نماز کے وَقْت سب کا رخ مَسْجِد کی طرف ہو گا۔ جس سے ایک پر امن اسلامی مُعاشَرے کی حقیقی تصویر ہمارے سامنے ہو گی۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جو ہدایت کی طرف بُلائے، اُس کو تمام عاملین (یعنی عَمَل کرنے والوں) کی طرح ثواب ملے گا۔ اور اس سے اُن (عَمَل کرنے والوں) کے اپنے ثواب سے کچھ کم نہ ہو گا۔ اور جو گمراہی کی طرف بُلائے تو اُس پر تمام پیروی کرنے والے گمراہوں کے برابر گناہ ہو گا اور یہ ان کے گناہوں سے کچھ کم نہ کرے گا۔[13]

www.dawateislami.net

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر کسی کی تبلیغ سے ایک لاکھ نمازی بنیں تو اُس مبلغ کو ہر وَقْت ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ہو گا اور ان نمازیوں (کے ثواب میں بھی کمی نہیں ہو گی ان سب) کو (بھی) اپنی اپنی نمازوں کا ثواب (ملے گا)۔[14]

تیرے کرم سے اے کریم! مجھے کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

نمازِ فجر کے لئے جگایئے

مَساجِد کو آباد کرنے لئے ہمیں اپنے بزرگوں کے نقشِ قَدَم پر چلنا چاہئے۔ حضرت ابو بَکْرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز کے لئے نکلا تو آپ جس سوتے ہوئے شخص پر گزرتے تھے، اسے نماز کے لئے آواز دیتے۔[15]

اے عاشقانِ رسول! فجر کی نَماز کے لئے جگانا دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے روزانہ کا ایک دینی کام ہے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں ترغیب دلائی جاتی ہے کہ جب ہم نَماز کے لئے مسجد جائیں تو مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اس ادا کو اپناتے ہوئے اپنا معمول بنالیں کہ راستے میں دوسرے مسلمانوں کو بھی نمازِ فجر کے لئے جگاتے ہوئے جائیں، تاکہ مسجدیں آباد ہوں اور شیطان کی ناک خاک آلود ہو۔ اس کے علاوہ اندھیرے میں نَماز کے لئے جانا بھی فائدے سے خالی نہیں، دیکھئے! حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا گیا: جو لوگ اندھیریوں میں مساجد کو جانے والے ہیں انہیں قِیامَت کے دن کامل نور کی خوشخبری سنادو۔[16]

خبر گیری کی عادت بنایئے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہُ عنہ نے صبح کی نَماز میں حضرت سلیمان بن ابی حَثْمہ رضی اللہُ

www.dawateislami.net

عنہ کو نہ پایا، پھر حضرت عمر رضی اللہُ عنہ بازار تشریف لے گئے، سلیمان کا گھر چونکہ مسجدِ نبوی اور بازار کے درمیان تھا، لہٰذا جب آپ سلیمان کی والدہ بی بی شفار ضی اللہُ عنہا کے پاس سے گزرے، تو ان سے پوچھا: میں نے سلیمان کو فجر میں نہیں پایا۔ وہ بولیں: وہ تمام رات نماز (نفل) پڑھتے رہے، پھر ان کی آنکھ لگ گئی۔ حضرت عمر رضی اللہُ عنہ نے فرمایا کہ میرا فجر کی جَماعَت میں حاضِر ہو جانا، تمام رات کھڑے رہنے سے مجھے زیادہ پیارا ہے۔[17]

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ مرآۃ المناجیح میں اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ بھی حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرح حاضرینِ مَسْجِد کی تحقیق فرماتے تھے کہ کون نَماز میں آیا اور کون نہیں؟ کیا وہ بیمار ہیں یا کہیں سفر میں چلے گئے ہیں؟ کیونکہ اس زمانہ میں کسی مسلمان کا جَماعَت میں نہ آنا اس کی بیماری یا سَفَر کی دلیل ہوتی تھی۔[18]

اے عاشقانِ رسول! حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کی اس مُبارَک ادا کو اپنانے کی ہمیں بہت ضرورت ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کی خبر گیری کی برکت سے بہت فوائد ملتے ہیں مثلاً آپس میں اِتّفاق و اِتّحاد کی فضا قائم ہوتی ہے، مسلمان کی دِل جوئی کا ثواب کمانے موقع ملتا ہے، کسی کی پریشانی کو دُور کرنے کی سعادت ملتی ہے۔

❀ وہ اسلامی بھائی جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں، اگر بالفرض کسی نَماز میں نَظر نہ آئیں تو اچھی اچھی نیتیں کرتے ہوئے ان کی خبر گیری کیلئے جانا چاہئے۔ ❀ جو نئے نئے نمازی بن رہے ہوں، ان سے زیادہ تعلقات مضبوط کر لینے چاہئیں اور ان کی حَوْصَلہ افزائی کرتے رہنا چاہئے، نَماز کے مُعَامَلے میں آنے والی مشکلات و مسائل کو حل کرنا چاہئے۔ مثلاً جنہیں نماز دُرُست پڑھنا نہ آتی ہو، ایسوں کو فیضانِ نماز کورس کی ترغیب دِلانی چاہئے۔ ❀ ملنسار ہونا بہت سارے لوگوں کو

www.dawateislami.net

نمازی بنانے میں معاون ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ہر نَماز کے بعد گرم جوشی سے نمازیوں سے سلام و مُصافَحہ کیجئے اور اگر نام لے لے کر ان کے حال اَحْوال دریافت کرنے کا بھی سلسلہ ہو جائے تو قَوِی اُمّید ہے کہ مَسْجِد آباد ہونے میں دیر نہیں لگے گی۔ ملاقات کے وقت مسکرانا سامنے والے کے دل میں ایسی تاثیر پیدا کرتا ہے جیسے تیر شِکار پر نشان چھوڑتا ہے۔ ❀ نَماز کی اَہَمِّیَّت پیدا کرنے اور کسی کو نمازی بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ خود نَماز کو اَہَمِّیَّت دیجئے اپنی نمازوں کی حفاظت کی جائے، مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ پانچوں نَمازوں کا معمول بنایا جائے۔ نَماز کے وَقْت میں کوئی تقریب نہ رکھی جائے۔ ❀ مدنی مشورہ ہو رہا ہو تو اذان شروع ہوتے ہی مَدَنی مشورہ موقوف کر کے سب کو نَماز کا کہہ کر مَسْجِد کا رخ کریں۔ ❀ دعوتِ اسلامی مَسْجِد بھرو تحریک ہے لہٰذا جہاں تک ممکن ہو دینی کاموں کو مَسْجِد ہی میں کیا جائے مثلاً مدنی مشورے، سنّتوں بھرے اجتماعات، عاشقانِ رسول سے ملاقات وغیرہ ❀ رمضان المبارک میں ایک بڑی تعداد نَماز کے لئے مَساجِد میں آتی ہے۔ ان کو مُسْتَقِل نمازی بنانا اپنے اہداف میں شامل کر لینا چاہئے اور پھر بھرپور کوشش جاری رکھی جائے کیونکہ کئی نمازی ایسے ہوتے ہیں جو صرف ماہِ رمضان میں ہی مسجد کا رخ کرتے ہیں ❀ نماز کی پابندی کرنے والے اور نئے نمازیوں کو وقتاً فوقتاً تحائف (مکتبۃ المدینہ کے کتب و رسائل، تسبیح کاؤنٹر، عطر وغیرہ) دیئے جائیں۔ اِن شاءَ اللہ آپ فوائد مَحْسُوس کریں گے۔ ❀ وَقْت کی پابندی ہر فرد کو پسند ہوتی ہے، لہٰذا نَماز اور مَسْجِد کے تمام مُعَامَلات میں پابندی کو اپنانا چاہئے، اس کے بھی فوائد نظر آئیں گے۔ اِن شاءَ اللہ ❀ مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ)، مَساجِد کی صفائی اور ہر چیز کا سلیقے سے رکھنا بھی لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتا ہے، لہٰذا اس کا خصوصی اہتمام کیا جائے۔ نیز ضروری سہولیات کا موجود ہونا بھی بہت مُفید ہے۔

www.dawateislami.net

امیرِ اَہلسنّت کا صوتی پیغام
(Voice Message)

آہ! رمضان چلا گیا

مسجدوں میں بہار آ گئی تھی، جوق در جوق آتے نمازی
ہو گیا کم نمازوں کا جذبہ الوداع الوداع آہ رمضاں

رمضان المبارک میں مسجدیں نمازیوں سے پُر تھیں، جونہی رمضان شریف رخصت ہوا، مسجدیں نمازیوں سے خالی ہو گئیں۔ اے عاشقانِ رسول! جس طرح رمضان المبارک میں نَماز فَرْض ہے، سارا ہی سال نماز فَرْض ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: اللہ پاک فرماتا ہے: میرے بندے کا میرے ذِمَّۂ کرم پر عہد ہے کہ اگر وہ وَقْت میں نَماز قائم رکھے تو میں اسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنّت میں داخِل کروں۔[19]

اے جَنَّت کے طلب گارو! کتنا پیارا ارشاد ہے، نَماز نَماز نَماز قائم کیجئے اور اگر نَماز نہ پڑھی، جان بوجھ کر چھوڑی تو یہ بھی فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ملاحظہ فرمایئے: جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔[20]

اے عاشقانِ رسول! مسجدوں کا رخ کیجئے، جس طرح رمضان المبارک میں مسجدیں بھری پڑی تھیں، آباد تھیں، اب بھی آباد کیجئے۔

اے دعوتِ اسلامی کے مبلغین! ذِمَّہ داران اُن نمازیوں کو یاد کیجئے جو مسجدوں میں رمضان میں نَظر آتے تھے اور اب نَظر نہیں آرہے، مہربانی کیجئے ان کو تلاش کیجئے۔ ان سے رابطہ کیجئے اور انفرادی کوشش کر کے انہیں ایک بار پھر مسجدوں میں لایئے۔ ابھی رمضان شریف کو جدا ہوئے زیادہ وَقْت نہیں گزرا کچھ لوگوں میں اثر باقی ہو گا، آپ کی انفرادی کوشش ہو سکتا ہے کہ بہت سارے عاشقانِ رسول کو نمازی بنادے۔

www.dawateislami.net

اسی طرح میری مدنی بیٹیاں بھی اپنی جگہ سرگرمِ عَمَل ہو جائیں کہ جو اسلامی بہنیں رمضان میں نَماز پڑھتی تھیں، اب وہ غَفْلَت کا شِکار ہو گئیں، ان پر انفرادی کوشش کر کے انہیں نمازی بنائیں۔ یا اللہ جو میرا مَدَنی بیٹا اور مَدَنی بیٹی بچھڑے ہوئے نمازیوں کو پھر نمازی بنانے کیلئے سرگرمِ عَمَل ہو جائیں، انہیں بے حساب مغفرت سے مُشَرَّف فرمانا۔

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے: ❀ نماز کی اہمیّت کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب رہا ہو اور اُس کے ہاتھ میں لکڑی کا تختہ آ جائے اور وہ طاقت رکھتا ہو تو اِس حالت میں بھی اُس کو نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ صَحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان میدانِ جنگ میں بھی نماز و جماعت کا بہت اہتمام فرمایا کرتے تھے، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے تو سجدے میں اپنا سر کٹایا، اے کاش! ہمیں بھی نماز کی اہمیّت کا احساس ہو جائے اور ہم ساری نمازیں جَماعَت کے ساتھ ادا کریں، ہماری کوئی نماز قضا نہ ہو۔[21] ❀ نماز پڑھنے کے فضائل اور نہ پڑھنے کی وعیدیں پڑھیں گے تو نماز پڑھنے کا ذہن بنے گا۔[22] ❀ اگر بے دِلی کے ساتھ نماز و زکوٰۃ کی ادائیگی ہوتی ہو پھر بھی نماز و زکوٰۃ کی ادائیگی جاری رکھیں، لذّت آ ہی جائے گی، نَفْس کو مارتے مارتے اس کیفیت میں لائیں کہ خوش دلی سے نماز و زکوٰۃ کی ادائیگی کریں، پھر ثواب بھی زیادہ ملے گا۔[23] ❀ ہر ذیلی حلقے میں نمازی بناؤ مجلس بنائی جائے، جس کا کام نمازی بڑھانا ہو۔ نَمازِ فجر کے لئے اور بقیہ 4 نمازوں کے لئے بھی نَماز کی دعوت دی جائے۔ اس مجلس میں ان بزرگوں کو رکن بنانے میں ترجیح دی جائے جو نَرْمی سے نَماز کی دعوت دے سکتے ہوں۔ ❀ مسجد بھرو تحریک اس وَقْت کامیاب ہو گی جب نمازی بناؤ تحریک کامیاب ہو گی۔ مجلس بنانے کے بعد معتکفین اور دیگر اسلامی بھائی چھوٹا ہو یا بڑا ہر ایک کو حکمتِ عملی اور نَرْمی کے ساتھ اس کی نفسیات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے

www.dawateislami.net

نَماز کی تلقین کرنا شروع کر دیں، مگر کسی سے یہ مت پوچھیں کہ وہ نماز پڑھتا ہے یا نہیں کیونکہ یہ تَجَسُّس ہے اور قرآنِ کریم میں اللہ پاک نے تَجَسُّس کرنے سے منع فرمایا ہے۔[24]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. القول البدیع، الباب الثانی من ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ...الخ، ص115
2. وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص125
3. سیرتِ مصطفےٰ، ص596-595 ملتقطاً
4. مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب المغازی، ماجاء فی خلافۃ عمر بن الخطاب، 8/579، حدیث:12
5. تفسیر صراط الجنان، پ8، الاعراف، تحت الآیۃ:31، 3/301
6. بہجۃ الاسرار، ذکر طریقۃ، ص164
7. فتاویٰ رضویہ، 15/513 مفہوماً
8. فکرِ مدینہ، ص107
9. سنت نکاح، ص19 ملتقطا
10. تفسیر خزائن العرفان، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:43، ص17
11. الکبائر، الکبیرۃ الرابعۃ: فی ترک الصلاۃ، ص18
12. قوت القلوب، الفصل الثالث والثلاثون، ذکر فضائل الصلاۃ وآدابہا...الخ، 2/165
13. مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنۃ حسنۃ او سیئۃ...الخ، ص1032، حدیث:2674
14. مرآۃ المناجیح، 1/160
15. ابو داود، کتاب التطوّع، باب الاضطجاع بعدہا، ص208، حدیث:1264
16. ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی المشی الی الصلاۃ فی الظلم، ص103، حدیث:561
17. مؤطا امام مالک، کتاب صلاۃ الجمعۃ، باب ماجاء فی العتمۃ والصبح، ص86، حدیث:300
18. مرآۃ المناجیح، 2/179
19. کنز العمال، کتاب الصلاۃ، الباب الاول فی فضل الصلاۃ...الخ، الجزء السابع، 4/127، حدیث:19032
20. کنز العمال، کتاب الصلاۃ، الباب الاول فی فضل الصلاۃ...الخ، الجزء السابع، 4/132 حدیث:19086
21. مدنی مذاکرہ، 24 رمضان المبارک 1440ھ بمطابق 30 مئی 2019ء
22. مدنی مذاکرہ، 13 رمضان المبارک 1440ھ بمطابق 18 مئی 2019ء
23. مدنی مذاکرہ، 18 رمضان المبارک 1440ھ بمطابق 24 مئی 2019ء
24. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 11 تا 13 شوال 1439ھ بمطابق 26 تا 28 جون 2018ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

⑫ اتفاق زندگی ہے

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَمُرَہ سُوائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسولِ انور، مکے مدینے کے تاجور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضِر تھے کہ ایک شخص حاضِر ہو کر عَرض گُزار ہوا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! بارگاہِ خداوندی میں سب سے اچھا عَمَل کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: سچ بولنا اور امانت ادا کرنا۔ دوبارہ عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! مزید کچھ ارشاد فرمایئے! فرمایا: رات کی نماز ادا کرنا اور دن کو روزہ رکھنا۔ پھر عرض کی: مزید کچھ ارشاد فرمایئے! فرمایا: کَثْرتِ ذِکْر اور مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا (بھی اَچھا عَمَل ہے) کہ یہ عَمَل فقر (یعنی غربت) کو دُور کرتا ہے۔[1]

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرُودیں صد ہزار | بے کسوں کے حامی و غم خوار پر لاکھوں سلام[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صلی اللہُ علیٰ محمد

اتفاق کی 3 مثالیں ایک ساتھ

پیارے اسلامی بھائیو! غزوۂ تبوک کے موقع پر جب آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حکم پر مسلمانوں نے تیاری کی اور جنگ کے لئے نکلے۔ تو 3 افراد اس جنگ میں شریک نہ ہو سکے، ان میں سے ایک فرد اپنا یہ واقعہ خود بیان کرتے ہیں: میں جنگِ تبوک سے پہلے کسی لڑائی میں بھی اتنا مالدار نہیں تھا جتنا جنگِ تبوک کے وَقْت تھا اور میں بھی سامانِ سَفَر کی تیاری کا ارادہ صبح ہی کرتا مگر شام ہو جاتی اور کسی قسم کی تیاری کی نوبت نہ آتی۔ میں اپنے دل میں خیال کرتا کہ مجھے وُسعَت حاصِل ہے، پختہ ارادہ کروں گا تیاری فوراً ہو جائے گی۔ اسی طرح دن گزرتے گئے

www.dawateislami.net

حتّٰی کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم روانہ بھی ہو گئے اور مسلمان آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ ساتھ تھے، مگر میرا سامانِ سَفَر تیّار نہ ہوا۔ پھر مجھے یہ خیال رہا کہ ایک دو روز میں تیّار ہو کر لشکر سے جاملوں گا۔ اسی طرح آج کل پر ٹالتا رہا، یہاں تک میں نہ جاسکا۔

جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو میں حاضِر ہوا اور سَلام عَرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ناراضی کے انداز میں مسکرائے اور فرمایا: آؤ۔ میں سامنے بیٹھ گیا، فرمایا تجھے کس چیز نے (جنگ میں جانے سے) روکا تھا؟ میں نے عَرض کیا مجھے کوئی عذر نہیں تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: تُو نے سچ کہا، اُٹھ جا تمہارا فیصلہ اللہ پاک خود فرمائے گا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ کوئی اور بھی ایسا شخص ہے جس کے ساتھ یہ مُعَامَلہ ہوا ہو۔ انہوں نے بتایا کہ دو اور شخصوں کے ساتھ بھی یہی مُعَامَلہ ہوا ہے۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہم تینوں سے بولنے کی بھی مُمانَعَت فرمادی کہ کوئی شخص ہم سے کلام نہ کرے۔ لوگوں نے ہم سے بولنا چھوڑ دیا، میں بازار آتا جاتا، نماز میں شریک ہوتا، مگر مجھ سے کوئی بات نہ کرتا۔ غرض یہی حالات چلتے رہے۔ مسلمانوں کا بات چیت بند کر دینا مجھ پر بہت ہی بھاری ہو گیا تو میں ابو قتادہ رضی اللہُ عنہ کی دیوار پر چڑھا، وہ میرے رشتے کے چچازاد بھائی تھے اور مجھ سے تعلقات بھی بہت ہی زیادہ تھے، میں نے انہیں سلام کیا۔ تو انہوں نے بھی سلام کا جواب نہ دیا، میں نے ان کو قسم دے کر پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مجھے اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے مَحبَّت ہے، انہوں نے اس کا جواب بھی نہ دیا۔ میں نے دوبارہ قسم دی اور پوچھا، وہ پھر بھی چپ ہی رہے میں نے تیسری بار قسم دے کر پوچھا تو انہوں نے صرف اتنا کہا۔ اللہ پاک اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ یہ جملہ سُن کر میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور میں لوٹ آیا۔ اسی معاملے میں ایک شخص نے عیسائی (کرسچین) بادشاہ کا خط مجھے پہنچایا۔ اس میں

www.dawateislami.net

لکھا تھا: میں نے سنا ہے کہ تمہارے آقا نے تجھ پر سختی کی ہے، تم ایک رئیس اور شریف آدمی ہو، تم ہمارے پاس آجاؤ، ہم تمہاری قدر و مَنْزِلَت کریں گے۔ میں نے خط پڑھ کر تنور میں ڈال دیا۔

50 دن بعد میں چھت پر بیٹھا اپنے حالات کے متعلّق سوچ رہا تھا کہ پہاڑ کی چوٹی سے ایک شخص نے مجھے کہا: تمہارے لئے خوشخبری ہے۔ میں نے سجدہ شکر کیا، خوشی میں رونے لگا، ساتھ ہی ایک صاحب گھوڑا بھگاتے ہوئے آئے اور کہا: حضور پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد تم لوگوں کے لئے معافی کا اِعْلَان فرمایا ہے۔ میں نے اپنے کپڑے خوشی میں اس کو دے دیئے اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف چل دیا۔ لوگ باری باری مجھے مل رہے تھے اور مُبارَک باد دے رہے تھے۔ یہاں تک کہ میں مَسْجِد میں داخِل ہو گیا۔ سب سے پہلے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہُ عنہ نے آگے بڑھ کر مجھ سے ہاتھ ملایا اور مبارک باد دی جو ہمیشہ مجھے یاد رہے گی۔ پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں سلام پیش کیا، اس وقت آپ کا چہرہ مُبارَک خوشی سے دمک رہا تھا۔[3]

مفید بات

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے میں ہمارے لئے سیکھنے کے کئی روشن پہلو ہیں۔ سب سے پہلے یہ دیکھئے کہ جب مومنوں کی جان، ہماری آن ہماری شان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صَحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو اِن 3 حضرات سے قَطعِ تعلّقی کا حکم اِرشاد فرمایا تو تاریخ گواہ ہے کہ کسی مسلمان نے ان 3 افراد سے کوئی تَعَلّق نہ رکھا، نہ بات چیت، نہ لین دین یہاں تک جب ان حضرات کی بیویوں کو حکم ملا کہ ان سے الگ ہو جاؤ تو وہ بھی الگ ہو گئیں۔ اس سے صحابہ کرام علیہمُ الرّضوان کا اِطاعَتِ مصطفٰی کا جذبہ اور آپس میں اتفاق و اتحاد سے رہنا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اُمَّت کے عظیم رہنما کس قدر مطیع و فرمانبردار تھے کہ وہ تین لوگ جن کے ساتھ رہتے سہتے تھے جب ان سے

www.dawateislami.net

ہی تعلقات نہ رکھنے کا حکم ہوا تو کسی ایک فرد کی طرف سے بھی دوستی اور رشتہ داری آڑے نہ آئی بلکہ اطاعتِ رسول کا جذبہ غالِب رہا اور سب نے مشترکہ بائیکاٹ کر دیا۔

دوسری بات یہ قابلِ توجہ ہے کہ جب ان تین حضرات سے بائیکاٹ کیا گیا تو ان تینوں میں سے کسی ایک نے بھی اسلام سے پھرنے کا نہیں سوچا بلکہ اس فکر میں تھے کہ ہماری کوتاہی کیسے معاف ہو اور ہم حسبِ سابق اپنے احباب کے ساتھ تعلقات بحال کر لیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عیسائی بادشاہ کی طرف سے کی گئی پیشکش کو جلتے تنور میں ڈال کر سچے غلامِ مصطفیٰ ہونے اور مسلمانوں کے ساتھ متفق ہونے کا ثبوت دیا۔ اور وہ مناظر کیسے دلربا ہوں گے جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نمازِ فجر کے بعد ان حضرات کو ملنے والی معافی کی خوشخبری سناتے ہیں اور ان حضرات کو معلوم ہوتا ہے تو یہ بارگاہِ رِسَالَت میں حاضری کے لئے دوڑ پڑتے ہیں، راستے میں لوگ بڑھ بڑھ کر ملتے اور مبارک باد دیتے ہیں۔ اور پھر وہ منظر... کہ نبوت کے چاند صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے ستاروں کے جھرمٹ میں جلوہ فرما ہیں اور اپنے غلاموں کو معافی ملنے پر مَسْرُور یعنی خوشی کا اظہار فرما رہے ہیں۔ اِدھر جب یہ مسجد میں داخل ہوتے ہیں تو حضرت طلحہ بن عبید اللہ اِن کو ایسے پُرتپاک طریقے سے ملتے ہیں کہ یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ ان کا مُبارَک باد دینے کا انداز مجھے کبھی نہ بھولے گا۔

اللہ اللہ..... اصحابِ رسول کی آپس کی مَحبَّت اور اِتّفاق کے کیا کہنے! ان کے مابین دینی مَحبَّت قائم تھی، یہ حضرات دشمنانِ خدا پر سخت اور آپس میں نَرم دل تھے۔ ان کی آپس کی اس کیفیت کے متعلِّق قرآنِ کریم میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (پ26، الفتح:29)	ترجَمۂ کنز الایمان: اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔

www.dawateislami.net

تفسیر صِراطُ الجنان میں ہے: صَحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان آپس میں ایسے نرم دل اور ایک دوسرے کے ساتھ ایسے مَحبَّت و مہربانی کرنے والے تھے جیسے ایک باپ اپنے بیٹے کے ساتھ کرتا ہے اور ان کی یہ ایمانی محبت اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ جب ایک صحابی دوسرے کو دیکھتے تو فرطِ محبت سے مصافحہ (یعنی ہاتھ ملاتے) اور معانقہ کرتے (یعنی گلے ملتے)۔[4]

اتفاق اور مسلمان

اے عاشقانِ رسول! صحابہ کرام علیہمُ الرّضوان کی زندگی کا یہ ایک ہی واقعہ نہیں، بلکہ ان کے شب و روز کا جائزہ لیں تو ان کی زندگیوں میں اِتّفاق کی نِعْمت سے فائدہ اُٹھانے کے اَن گنت واقعات ملیں گے۔ دنیا کا کوئی بھی میدان لے لیجئے، ہمیں وہاں ایسی شخصیات کے واقعات ملیں گے، جنہوں نے عوام کو حِکْمَتِ عملی کے ساتھ ایک اُصُول پر جمع کیا اور جب سب نے مل کر جدوجہد کی تو کامیابی ان کے قدم چومنے لگی۔ فتحِ مکہ کی ہی مثال لے لیجئے۔ ایک وقت وہ تھا کہ جب کفارِ مکہ مسلمانوں پر ظلم کرتے تھے اور مسلمانوں کا جینا دوبھر تھا۔ ہجرت کا حُکْم ہوا جس کے نتیجے میں مسلمانوں کو سُکُون ملا اور اسلام کی خِدْمَت کُھل کر ہونے لگی، لوگ مسلمان ہوتے گئے اور اجتماعیت مضبوط ہوئی۔

پھر کائنات نے وہ مَنْظَر بھی دیکھا کہ وہ شہرِ مکہ جس سے مسلمان نکلے تھے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیچھے پیچھے اسی شہر میں فاتح بن کر داخِل ہوتے ہیں اور اسلام غالِب آجاتا ہے اور دوسری طرف جہاں نااتفاقی کا ماحول بن جاتا ہے، اختلافات شروع ہو جاتے ہیں وہیں ناکامی پَر تولنے لگتی ہے۔ اگر بروقت اس صُورَتِ حال کو سنبھالنے کی کوشش نہ کی جائے تو ناکامی غالب آسکتی ہے، مضبوط سلطنت، ادارے اور تنظیمیں کمزور ہو سکتی ہیں۔

www.dawateislami.net

اتفاق اور انسان

تاریخِ انسانیت اس کی گواہ ہے کہ جہاں بھی انسان نے دوسروں سے مل کر کسی کام کے لئے کوشش کی تو بہت فائدہ ہوا۔ نہ ہونے والے کام مُکمَّل ہو گئے۔ مشکلات کو منہ کی کھانی پڑی۔ دیر سے ہونے والے کام جلد پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ کمزور قوموں کو اتفاق کے سَبَب ہی زندگی کا تحفّظ ملا۔ جس ملک / مُعاشَرے میں اتفاق ہے، وہاں سُکُون ہے۔ مختلف قوموں / اداروں نے مل بیٹھ کر اپنے اختلافات کو حل کر کے آپس میں تعلقات قائم کئے، جس کے نتیجے میں ایک دوسرے کے تجربات، وسائل سے فائدہ اُٹھایا گیا اور انسانی زندگی میں آسانی پیدا ہوئی۔ مظلوم لوگ جب آپس میں متحد ہوئے تو ظالِم کو راہِ فرار اختیار کرنا ہی پڑی۔ کسی بھی مقصد کے لئے اٹھنے والی تحریک تب ہی کامیاب ہوئی جب اس کے حامیوں میں اتفاق ہوا اور اس وقت تک ہی کامیاب رہی جب تک ان کے اندر اتفاق تھا۔

پیارے اسلامی بھائیو! نااتفاقی اپنے قَدَم جماتی ہے تو معاشرے بربادی کی راہ پر چل پڑتے ہیں، ظلم وستم عام ہونے لگتا ہے، ادارے اپنی ساکھ (اعتبار) کھو بیٹھتے ہیں، بے چینی حَوصَلے پست کر دیتی اور افراتفری کی کیفیت معیشت کو نُقصان پہنچاتی ہے اور یوں لوگ بھوک وافلاس کا شِکار ہو جاتے ہیں، جرائم کی شرح بڑھنے لگتی ہے اور اَمن وسلامتی بہت دُور چلی جاتی ہے۔ کسی کا کہنا ہے: تَعاوُن، اتفاق یا اتحاد محض ایک اِحساس یا جذبہ نہیں بلکہ ایک معاشی ضرورت ہے۔

اتفاق اور کائنات

اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ بکریاں جب تک ایک ساتھ چلتی ہیں تو کوئی بھیڑیا ان پر حملہ کرنے کی جُرأت نہیں کرتا۔ کمزور جانور جب مل کر شیر اور ہاتھی پر حملہ کرتے ہیں تو شیر اور ہاتھی جیسے طاقتور جانوروں کو بھی ہار ماننا پڑتی ہے۔ پھل پھول جب تک شجر سے

www.dawateislami.net

پیوستہ رہتے ہیں خوب پھلتے پھولتے ہیں، سرسبز و شاداب رہتے ہیں، لیکن جب وہ دَرَخْت سے جدا ہو جاتے ہیں تو گل سڑ جاتے ہیں اور موسَمِ بہار سے لطف اندوز ہونا ان کے لئے ممکن نہیں رہتا۔ پانی جب تک سمندر میں ہوتا ہے اس کی ایک طاقَت ہوتی ہے۔ اس کی طوفانی موجوں سے ہر کوئی ڈرتا ہے، لیکن اگر اسی موج کو سمندر سے کاٹ کر الگ ذخیرہ کر دیا جائے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔ کہا جاتا ہے کہ اگر چڑیاں متحد ہو جائیں تو شیر کی کھال اُدھیڑ کر رکھ دیں۔

دِینِ اسلام نے اِتّفاق کا درس دیا

پیارے اسلامی بھائیو! اسلام جو کہ انسانی زندگی کی قَدَم قَدَم پر رَاہ نُمائی کرنے والا اور ایک اِعْتِدَال پسند بہت ہی پیارا دِیْن ہے۔ اس کی آمد سے قبل انسانیت سسکتی ہوئی زندگی گزار رہی تھی۔ مختلف قوموں میں طرح طرح سے ظلم و بربریت پر مشتمل نظام چل رہے تھے۔ قبائل کی آپس میں جنگیں جاری تھیں، یہ جنگیں کئی کئی سالوں پر مشتمل ہوتیں حتی کہ قبیلہ اَوس اور قبیلہ خَزرَج کے درمیان ایک لڑائی 120 سال جاری رہی۔ مگر جب اسلام آیا تو اس نے انسانی زندگی کو تَحَفُّظ عَطا فرمایا، مظلوموں کو اِنْصَاف عَطا فرمایا، بے سہاروں کو سہارا عَطا فرمایا اور لڑنے والے آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ اسلام نے ہر پہلو سے انسانیت کی تربیت کی۔ اسی میں ہمیں یہ بھی سکھایا گیا کہ مسلمان اپنی اجتماعی اور انفرادی زندگی میں اتفاق قائم رکھیں۔ چنانچہ،

ارشادِ خداوندی ہے:

وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِیْحُكُمْ (پ10، الانفال:46)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی۔

صدر الافاضل مولانا سید مفتی محمد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ اس آیتِ مُبارَکہ کی

www.dawateislami.net

تفسیر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ باہمی تنازِعہ ضعف و کمزوری اور بے وقاری کا سَبَب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ باہمی تنازع سے محفوظ رہنے کی تدبیر خدا اور رسول کی فرمانبرداری اور دین کا اِتّباع ہے۔[5]

اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ ؕ وَ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌۙ(۱۰۵) (پ4، آل عمران:105)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور ان جیسے نہ ہونا جو آپس میں پھٹ گئے اور ان میں پھوٹ پڑ گئی بعد اس کے کہ روشن نشانیاں انہیں آچکی تھیں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

دینی ماحول میں اتفاق ضروری ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے مذکورہ فرامین کی روشنی میں ہمیں اتفاق کو زندگی کا حصہ بنالینا چاہئے اور اپنے تمام تر مُعَامَلات میں ذاتی فائدے کے بجائے اُمَّت کے اجتماعی فائدے کو مدِّ نظر رکھنا چاہئے اور دِیْن کی خِدْمَت کے لئے وَقْت دینا چاہئے کیونکہ آج کے دور میں اُمَّت کی بہتری کے لئے وقت دینا اور اپنی اور دیگر لوگوں کی اصلاح کو اپنا مقصدِ حیات بنانا بہت ضروری ہے۔ اس لئے کہ ہر طرف سے مسلمانوں کو مَغْلُوب کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ مسلمان عِلْمِ دِیْن سے دُور اور عملی طور پر بہت کمزور ہو چکے ہیں، اس لئے اب ضرورت ہے کہ ہم سب مل کر اِتّفاق اور اتحاد کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے ایک مضبوط جِدّ و جُہْد کا آغاز کریں اور مُعَاشَرے کو تباہ کرنے والے گناہوں کے سیلاب کے سامنے ایک مضبوط بند باندھ دیں۔ ظاہِر ہے جتنے افراد مل کر کوشش کریں گے اتنی جلدی اور بہترین فوائد ملیں گے۔ ہم سب کو چاہئے کہ اَمِیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی کا جو دامَنِ کرم ملا ہے، اس کی قدر کریں اور جو مقصد آپ نے ہمیں عطا فرمایا

www.dawateislami.net

ہے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، کی خاطر اپنے ذیلی حلقے، حلقے، علاقے، ڈویژن، کابینہ، زون، ریجن، ملک اور اپنے تمام تر شعبہ جات میں اتحاد کی فضا قائم کریں اور اس فضا کو برقرار رکھیں۔

کہا جاتا ہے: اتحاد زندگی ہے اور اختلاف موت ہے۔ ہمیں اس قول کو پلّے سے باندھ لینا چاہئے اور یہ ذہن بنالینا چاہئے کہ جیسے ہی مُشکِل حالات ہوں یا تنگ کیا جائے، ہر صُورَت میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہنا ہے۔ تاکہ ہم دِیْن کی خِدْمَت میں اپنا کردار ادا کر سکیں، دیگر اچھے کاموں اور اتفاق کی برکت سے خدمتِ دین کا یہ قافلہ مزید تیزی سے کامیابی کی طرف بڑھتا رہے، گناہوں کے طوفانِ بدتمیزی کی روک تھام میں کامیابی ملے۔ یاد رکھئے! فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: سارے مسلمان ایک عِمارَت کی طرح ہیں، جس کا ایک حِصّہ دوسرے کو طاقَت پہنچاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں۔[6]

نااتفاقی کی نحوست

اے عاشقانِ رسول! نااتفاقی کے نقصانات زمانے میں ظاہِر ہیں، جس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ جہاں نااتفاقی ہوتی ہے، وہاں دینی کام ٹُوٹ پھوٹ کا شِکار ہو جاتا ہے۔ بعض نادان ایک دوسرے سے بدظن ہو جاتے ہیں اور یوں کئی گناہوں کا سلسلہ شروع ہونے کے امکانات پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً بِلا اِجازَتِ شرعی بدگمانی میں مبتلا ہونا، بہتان یعنی اِلزام تراشی کرنا، غیبت کی آفَت میں مبتلا ہونا۔ اس کے علاوہ دینی کاموں کے ذریعے جن گناہوں کو خَتْم کرنے اور کروانے کی سعادت مل رہی تھی، اس سے محرومی ہو جاتی ہے اور ہمارا دشمن شیطان کامیاب اور خوش ہوتا ہے۔

www.dawateislami.net

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں محتاط رہنا چاہئے کہ کہیں ان سارے نقصانات کا سَبَب میں نہ بن جاؤں؟ کہیں میری وجہ سے نااتفاقی جَنَم نہ لے! کہیں میری وجہ سے میرے علاقے میں دینی کام کم نہ ہو جائے؟ کہیں میری وجہ سے دینی ماحول ٹُوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہو جائے؟

یاد رکھئے! کسی بھی اِدارے / تنظیم میں کوئی پالیسی یا نظام بدلتا ہے یا کسی فرد کی تقرری یا تبدیلی ہوتی ہے تو مقصود کسی کمزوری یا خرابی کو دُور کرنا اور زیادہ سے زیادہ بہتری لانا ہوتا ہے۔ لہٰذا دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں ذِمَّہ داران کی / پالیسی کی تبدیلی یہ ہمارے نظام کا حِصّہ ہے، بعض نادان اِس موقع پر شیطان کے چکر میں آکر کئی دینی کاموں اور نیکیوں سے خود کو محروم کر لیتے ہیں، مثلاً کوئی کہتا ہے: یہ کیا ہو گیا؟ کوئی کہتا ہے: یہ نہیں ہونا چاہئے تھا۔ کوئی کہتا ہے: اس کے بجائے یُوں کر لیا جاتا تو بہتر تھا۔ کوئی کہتا ہے: یہ تو میری سمجھ سے باہَر ہے۔ کوئی کہتا ہے: فُلاں کی ذِمَّہ داری تبدیل کی گئی ہے، اس لئے اب میں بھی معذرت کرتا ہوں۔

اے عاشقانِ رسول! اِس موقع پر ہمیں ایک دوسرے سے تبصرے کر کے وقت برباد کرنے کے بجائے اپنے بارے میں غور کرنا چاہئے کہ مدنی مرکز کی طرف سے مجھے جو ذِمَّہ داری دی گئی ہے، اعتماد کیا گیا ہے، کیا میں اُس کا حق ادا کر رہا ہوں، بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ نمازِ فجر کے لئے ہم نہیں جگاتے، مسجد / چوک / گھر میں درس ہم نہیں دے پاتے، نیک اعمال کا جائزہ ہم سے نہیں ہو پاتا، مدنی قافلوں میں سفر سے محرومی ہے، لیکن باتیں ایسی کر رہے ہوتے ہیں جیسے پورے مُلک / ریجن / زون کا سارا نظام ہم نے ہی چلانا ہے۔ اللہ پاک ہمیں حقیقی معنوں میں اِحساسِ ذِمَّہ داری نصیب فرمائے۔

اِتّفاق و اِتّحاد پیدا کیجئے

اے عاشقانِ رسول! ہمیں اِتّفاق و اِتّحاد کی فضا برقرار رکھنی ہے۔ کیونکہ اتفاق کی بَرَکت

www.dawateislami.net

سے مَقاصِد / اہداف اچھی طرح پورے ہوں گے۔ اتحاد ہو گا تو نیک نامی میں اضافہ ہو گا، لوگوں کا رجحان دینی ماحول کی طرف بڑھے گا۔ دینی کام کے متعلّق اگر کوئی پریشانی آئی تو اتفاق و اِتّحاد سے سب مل کر اس کا حل تلاش کر سکتے ہیں اور پریشانی دُور کر سکتے ہیں۔ ذہنی طور پر مطمئن رہیں گے اور مزید ترقی اور بہتری کی راہ تلاشنے کا مَوْقع ملے گا۔ اتفاق ہو گا تو تھوڑے وقت میں زیادہ کام ہو گا۔ جس تنظیم یا شعبے میں اتحاد نَظر آتا ہے ان کی عزت میں بھی اضافہ ہوتا ہے، ان کی بات کا بھی وزن ہوتا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ اِتّحاد کا حُکم اللہ پاک نے دیا ہے اور یہ اللہ پاک کو راضی کرنے والا کام ہے، لہٰذا اگر ہم شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اِتّحاد برقرار رکھیں گے تو ہمارا پاک پروردگار ہم سے راضی ہو گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ

اہلِ خانہ سے اتحاد رکھیں

پیارے اسلامی بھائیو! دِیْنِ اسلام نے خاندانی نظام کو پسند کیا ہے، جو فِطرَتِ انسانی کے عین مطابق ہے۔ اس میں صِلۂ رحمی واجب ہے، والدین و دیگر احباب کے حُقُوق متعین ہیں، یہاں تک کہ جو بچہ ابھی پیدا نہیں ہوا اُس کے حُقُوق بھی بیان کر دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے گھریلو زندگی میں بھی اتحاد کو فروغ دیں۔ بہن بھائیوں کو عزّت دیں، والدین کی خِدْمَت کی سعادت حاصِل کریں اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ بھی حُسْنِ سُلُوک کا مُظاہَرہ کریں اور جہاں صِلَہ رحمی لازِم ہے وہاں صِلَہ رحمی کریں۔ یوں اِنْ شَاءَ اللہ ایک مَحبَّت بھرا ماحول قائم ہو گا، جو ہماری گھریلو زندگی کے ساتھ ساتھ تنظیمی اعتبار سے بھی بہت مفید ہو گا۔ کیونکہ جب ہم اپنے خاندان والوں کے حُقُوق ادا کریں گے تو وہ دعوتِ اسلامی سے متاثّر ہوں گے اور دینی ماحول کے قریب آئیں گے اور دینی کاموں میں تعاوُن کریں گے۔

www.dawateislami.net

اتحاد برقرار رکھنے کے طریقے

❖ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: مسلمانوں کی مِثال جسم کی طرح ہے، جب جسم کا کوئی عُضْو بیمار ہوتا ہے تو بُخار اور بے خوابی میں سارا جسم اس کا شریک ہو جاتا ہے۔[7] اس حدیثِ مُبارَکہ کو زندگی کا نَصْبُ العین بنالینا چاہئے۔ گھر ہو یا محلہ، رشتہ دار ہوں یا غیر، نگران ہو یا ماتحت، افسر ہو یا مزدور، اَلْغَرَضْ ہر مسلمان کے ساتھ مسکراہٹ، نَرْمی اور مَحَبَّت کا انداز اپنانا چاہئے، دوسرے کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے ہوئے اس کی مدد کرنی چاہئے۔

❖ ہم جتنے بھی مصروف ہوں، روزانہ والدین کی خدمت میں حاضری دیں، ضروریات پوری کریں، ان کی دِل جوئی کریں، دوسرے شہر ہوں تو فون کرکے یہ کام کریں۔

❖ گھریلو کاموں میں اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ تَعاوُن کریں، جائز ضروریات پوری کریں، گھر کے کام مِل جُل کر کرلیں۔ کسی کو رَقَم کی ضرورت ہو اور ممکن ہو تو اُس کی مدد بھی ضرور کریں۔

❖ اسی طرح اپنے اسلامی بھائیوں کی دِل جوئی کو اپنی عادَت میں شامِل کرلینا چاہئے۔ کسی کی پریشانی دُور کرنا بڑے ثواب کا کام ہے۔ حتی الْاِمْکان پوری کوشش کرنی چاہئے کہ ہم دوسروں کی پریشانی دُور کریں، تکلیف کا باعث نہ بنیں۔

❖ گناہ اور فضولیات سے بچتے ہوئے اپنے رشتہ داروں اور ماتحت اسلامی بھائیوں سے ملاقات ضرور کیا کریں اور وقتاً فوقتاً ان کی خیر خواہی کرتے رہیں۔

❖ مسلمانوں کو کھانا کھلانا بڑے ثواب کا کام اور جنّت میں لے جانے والے اعمال میں سے ہے، رِضائے اِلٰہی، حُصُولِ ثواب اور دیگر اچھی اچھی نیّتوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے وقتاً فوقتاً جائز طریقے پر اپنے رشتہ داروں اور اپنے ماتحتوں کو ضرور کِھلانے پلانے انتظام کیا کریں۔

www.dawateislami.net

❖ اپنے اہلِ خانہ اور رشتہ داروں کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش ہر وقت جاری رکھیں، جب یہ لوگ بھی دینی ماحول سے وابستہ ہوں گے تو ہمارے لئے دِین پر عمل کرنے اور دینی کاموں کے لئے وَقت دینے میں آسانی ہوگی۔

❖ اتحاد کیلئے سب سے ضروری چیز اِطاعت ہے۔ لاکھوں لاکھ افراد کو اَلحمدُ لِلّٰہ! اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے ایک سوچ دی اور اِطاعَت کا ذہن دیا، جس کی برکت سے دعوتِ اسلامی کا پیغام ایک مختصر سے عرصے میں دُنیا بھر میں عام ہو چکا ہے۔

❖ نگران کی کوئی بات بالفرض ابھی سمجھ میں نہیں آرہی مگر وہ ہے شریعت اور تنظیم کے دائرے میں تو لَبَّیک کہنا چاہئے اور عَمَل کرنا چاہئے۔ ورنہ نااتفاقی اپنے رنگ دِکھائے گی۔

❖ نگران کو چاہئے کہ اپنے ماتحتوں کی بات توجہ سے سنے اور جائز حَوْصَلہ افزائی کرے، جو جس کام کا اہل ہو، اُس کے مطابق ذمہ داری دی جائے اور تربیت کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔

❖ ہر کام کو دی گئی ہدایات کے مُطابِق کرنا اور کروانا اتفاق کے لئے ضروری ہے۔

❖ حَتَّی الْاِمْکان مُشَاوَرَت کے اراکین کو ہر کام میں ساتھ لے کر چلئے۔ کسی ایک کے ساتھ ذاتی دوستی یا صرف چند اراکین سے مشاورت کی عادَت اتحاد کے لئے نقصان دِہ ہے۔

❖ اختیارات تقسیم کرنا ضروری ہے، ایک یا چند کو سارے کام سونپ دینا دُرُست نہیں۔

❖ نااتفاقی کے اسباب، مثلاً بدگمانی، سستی، غیبت، چُغلی اور دھوکے سے بچنا ضروری ہے۔

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے:

www.dawateislami.net

❀ نگران وارا کین کے ساتھ اتفاق رکھنے والا ہی صحیح متبادِل بن سکتا ہے۔[8]

❀ نااتفاقی کی پہلی نُحُوسَت بے برکتی ہے۔[9]

❀ جب بھی کچھ طے کرنا ہو تو پوری مُشَاوَرَت سے مَشْوَرَہ کر کے حَتَّی الْاِمْکَان اِتِّفاقِ رائے سے طے کیجئے۔[10]

❀ آپس کے اِتِّفاق واتحاد پر خُصُوصی توجہ رکھئے۔

❀ کسی کو بھی ذِمَّہ داری دیتے وقت اس کا خاص خَیال رکھئے کہ خدانخواستہ کہیں آپس میں پھوٹ نہ پڑے۔[11]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. القول البدیع، الباب الثانی من ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ...الخ، ص135 ملتقطاً
2. وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص601
3. بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث کعب بن مالک...الخ، ص1098-1095، حدیث:4418 ملخصًا
4. تفسیر صراط الجنان، پ26، الفتح، تحت الآیۃ:29، 9/387
5. تفسیر خزائن العرفان، پ10، الانفال، تحت الآیۃ:46، ص329
6. بخاری، کتاب فی المظالم والغصب، باب نصر المظلوم، ص630، حدیث:2446
7. مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تراحم المومنین۔۔۔الخ، ص1001، حدیث:2586 ملتقطاً
8. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، ربیع الاول 1427ھ بمطابق 3تا8اپریل 2006ء
9. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 21تا25ذیقعدہ 1428ھ بمطابق 30نومبر تا4دسمبر 2007ء
10. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 23تا27محرم الحرام 1429ھ بمطابق یکم تا5فروری 2008ء
11. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 19تا24ربیع النور 1429ھ بمطابق 28مارچ تا2اپریل 2008ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

⓭ اسلام صفائی پسند دین ہے

درودِ پاک کی فضیلت

غریبوں کے آقا، بے کسوں کے داتا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر شبِ جُمعہ اور روزِ جُمعہ 100 بار دُرُود شریف پڑھے، اللہ پاک اس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخِرت کی اور 30 دنیا کی اور اللہ پاک ایک فرشتہ مقرر فرمادے گا جو اس دُرُودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشُبہ میرا عِلْم میرے وصال کے بعد ویسا ہی ہو گا جیسا کہ میری حیات میں ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صلی اللہُ علیٰ محمد

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کے پیارے، دُکھی دلوں کے سہارے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُودِ پاک پیش کرنا اپنی زندگی کا مقصد بنالینا چاہئے اور اہتمام کے ساتھ روزانہ بارگاہِ نبوّت میں دُرُودِ پاک کے نذرانے پیش کر کے دُنْیَوی واُخْرَوِی حاجات کی قبولیَّت کا سامان کرنا چاہئے۔ بروزِ قِیامَت جب ہر طرف نفسا نفسی کا عالَم ہو گا۔ انسانیت کو اپنے اَنْجام کی فِکْر پڑی ہو گی کہ نہ جانے میرے بارے میں کیا فیصلہ ہو گا؟ ایسے وقت میں بڑی حاجَت یہی ہو گی کہ اللہ پاک ہم پر رحم فرما کے جنّت میں داخلہ نصیب کرے۔ اے کاش اُس وقت دُرُودِ پاک کی بَرَکت سے اللہ پاک ہماری یہ حاجَت پوری فرمادے۔ آمین

تم ہو شِفائے مرض خَلقِ خدا خود غرض
خلق کی حاجَت بھی کیا تم پہ کروروں درود
آہ وہ راہِ صِراط بندوں کی کتنی بِساط
اَلْمَدَد اے رہنما تم پہ کروروں درود[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صلی اللہُ علیٰ محمد

www.dawateislami.net

ڈرائیور کی پُراسرار موت

ایک ٹرک ڈرائیور نے ہوٹل میں کھانا کھایا اور کھانے کے فوراً بعد تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ دوسرے کئی لوگوں نے بھی اُس ہوٹل میں کھانا کھایا مگر انہیں کچھ بھی نہ ہوا۔ تحقیق شروع ہوئی، کسی نے بتایا کہ ڈرائیور نے کھانے سے قبل ہوٹل کے قریب ٹرک کے ٹائر چیک کئے تھے، پھر ہاتھ دھوئے بغیر اُس نے کھانا کھایا تھا۔ چنانچہ ٹرک کے ٹائروں کو چیک کیا گیا تو انکشاف ہوا کہ ٹائروں کے نیچے ایک زہریلا سانپ کچلا گیا تھا جس کا زہر ٹائر پر پھیل گیا اور وہ ڈرائیور کے ہاتھوں پر لگ گیا، ہاتھ نہ دھونے کے سَبَب کھانے کے ساتھ وہ زہر پیٹ میں چلا گیا جو کہ ڈرائیور کی فوری موت کا سَبَب بنا۔[3]

انسانی فطرت اور صفائی

پیارے اسلامی بھائیو! صفائی انسان کی فِطرَتِ سلیمہ کا تقاضا ہے۔ انسان چاہتا ہے کہ اس کو جو چیز ملے وہ اس کی طبیعت کے موافق ہو اور اس سے گِھن نہ آئے، طبیعت کو اس چیز سے اکتاہٹ / نَفْرَت مَحْسُوس نہ ہو۔ مثلاً ایک شخص کسی سے بات کر رہا ہے تو دوسرے کو اگر اس کے منہ کی بدبو محسوس ہو تو اس کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ ناگواری سے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ یہ تکلیف فطرتی تقاضے کی نشانی ہے۔

ایک اور مثال سے اس کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں: بازار میں لوگ آجا رہے ہیں، سب اپنی دُھُن میں مگن ہیں۔ ایک آدمی میلے کچیلے کپڑے پہنے آجاتا ہے، لباس سے بہت زیادہ بدبو آ رہی ہے، بال بکھرے ہوئے ہیں، گردن پر میل جمی ہوئی ہے۔ جب یہ دوسروں کے پاس سے گزرتا ہے تو اس کی حَالَت دیکھ کر دیگر کی طبیعت کو بُرا محسوس ہوتا ہے اور سوچتے ہیں کہ یہ آدمی صاف ستھرا کیوں نہیں؟

www.dawateislami.net

اسلام اور صفائی

اے عاشقانِ رسول! ہمارے پیارے دِیْن، دِیْنِ اسلام کا ایک خاص وَصْف یہ ہے کہ اس کی ہدایات اور قوانین انسانی فِطرَت کے عین مُطابِق ہیں۔ یہ دِیْن انسان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا بلکہ اِعْتِدَال (درمیانی راہ) کو پسند کرتا ہے کہ جس سے انسان کی اصلاح بھی ہو، وہ غَلَط راستے کو چھوڑ کر دُرُست سمت آئے اور اس کی فطرت کے خلاف بھی نہ ہو۔ بلکہ فطرت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ہدایات دیتا ہے۔ وہ کام جو انسان کے لئے اس کی دنیا یا آخِرَت کے اعتبار سے نقصان دِہ ہے اُس سے روکتا ہے۔ اسی طرح دِیْنِ اسلام جہاں زندگی کے ہر پہلو پر رہنمائی کرتا ہے، اچھے بُرے کی تمیز سکھاتا ہے، فائدہ مند اور نقصان دِہ کام سے روکتا یا اس کی نشاندہی کرتا ہے، وہیں میلے کچیلے رہنے سے منع کرتا، صفائی کی ترغیب دلاتا اور صفائی کا خیال رکھنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ پارہ 11 سورہ توبہ کی آیت نمبر 108 میں اللہ پاک اِرشَاد فرماتا ہے:

فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْاؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔

یہ آیت مسجدِ قُبا والوں کے حق میں نازل ہوئی، سَیِّدِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے گروہِ انصار! اللہ پاک نے تمہاری تعریف فرمائی ہے، تم وُضو اور اِستنجے کے وَقْت کیا عَمَل کرتے ہو؟ اُنہوں نے عَرض کی: ہم بڑا استنجا تین ڈھیلوں سے کرتے ہیں، اس کے بعد پانی سے طہارت کرتے ہیں۔[4]

صفائی کے فوائد

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھئے اللہ پاک نے مَسْجِدِ قُبا والوں کی ایک اچھی عادَت کی وجہ سے

www.dawateislami.net

ان کی تعریف کائنات کی سب سے بہترین کتاب قرآنِ کریم میں فرمائی۔ چنانچہ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی صفائی کا اِہتمام کرنے کی سعادت حاصِل کریں، کہ اس کے فوائد بھی بے شُمار ہیں:

❀ سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ اللہ پاک صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور صاف ستھرا رہنے سے ہمیں رب کی رِضا ملے گی۔

❀ صفائی کا حکم ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دیا، اگر ہم اس کا اِہتمام کریں تو ہمیں مکی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خوش کرنے کا موقع ملے گا، بلکہ صاف ستھرا رہنا سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنّت ہے، اس پر عمل کا ثواب بھی ملے گا۔

❀ صاف ستھرا رہنا اسلامی ثقافت کا حِصّہ ہے یوں ہمیں اپنی ثقافت کو اجاگر کرنے کا موقع ملے گا جس سے مسلم مُعاشَرے کی دنیا میں اَہَمِیَّت پیدا ہو گی اور عزّت میں اضافہ ہو گا۔

❀ صاف ستھرا رہنے والے افراد بہت ساری بیماریوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں اور وہ چست و توانا ہوتے ہیں، یقیناً جسم چست ہو گا تو سستی قریب نہیں آئے گی اور مُعاملاتِ زندگی کی ادائیگی میں بھی سہولت رہے گی۔

❀ بیماریوں کی وجہ سے ہونے والے اخراجات میں کمی آئے گی۔

❀ انسان کا ذہن جب پُر سکون ہوتا ہے تو تخلیقی سوچ کام کرتی ہے اور جب تخلیقی سوچ کام کرتی ہے تو انسان مشکلات کا حل نکال لیتا ہے، یوں مزید نئی نئی راہیں نکلتی ہیں اور دینی و دُنیوی کام کاج میں ترقی ہوتی ہے۔

مسلم معاشرے کی تصویر

اے عاشقانِ رسول! ہر صاحِبِ ذوق شخص اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ امیری ہو یا فقیری ہر حال میں صفائی، ستھرائی انسان کے وقار و شَرَف کی آئینہ دار ہے جبکہ گندگی انسان کی

www.dawateislami.net

عزّت و عَظَمَت کی بدترین دشمن ہے۔ دینِ اسلام نے انسان کو کفر و شرک کی نجاستوں سے پاک کر کے عزّت و رفعت ہی عَطا نہیں کی، بلکہ ظاہری طَہارَت، صفائی ستھرائی اور پاکیزگی کی اعلیٰ تعلیمات کے ذریعے انسانیت کا وقار بھی بلند کیا۔ یہی وجہ ہے کہ بدن کی پاکیزگی ہو یا لِباس کی ستھرائی، ظاہری ہیئت کی عُمدگی ہو یا طور طریقے کی اچھائی، مَکان اور سازو سامان کی بہتری ہو یا سواری کی دھلائی، اَلْغَرَضْ ہر ہر چیز کو صاف ستھرا اور جاذِبِ نَظر رکھنے کی دینِ اسلام میں تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے،[5] چنانچہ اِرشَادِ خداوندی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿۲۲۲﴾ (پ2، البقرۃ:222)

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ صفائی کو اپنی زندگی کا شعار بنالیں اور اس بات کا جائزہ لیں کہ ہماری زندگی میں صفائی کے حوالے سے کہاں کہاں کمی ہے، پھر اس کمی کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے علاوہ ہمیں ہر حوالے سے اپنے جسم، استعمال کی دیگر اشیا، مَساجِد، جامعات، مَدارِس، گھر بار، آفس، گلی محلے، شہر کی صفائی میں بھی اچھا کردار ادا کرنا چاہئے اور اپنا اندازِ زندگی ایسا بنالینا چاہئے کہ ہماری وجہ سے کسی جگہ گندگی نہ پھیلے، بلکہ ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ ہماری وجہ سے دوسرے لوگ بھی اسلام کی عَطا کی ہوئی اِس اچھی عادَت کو اپنانے والے بن جائیں اور یوں ہمارا معاشرہ ایک ایسے صاف ستھرے اسلامی مُعاشَرے کی تصویر بن کر سامنے آئے، جسے دیکھ کر دنیا کی دوسری قومیں اسلام کی طرف راغب ہوں اور دِینِ اسلام کی بہاریں ہر طرف اپنی برکتیں بکھیر دیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اِسلام میں صفائی کی اَہَمِّیَّت کا اندازہ اس حدیثِ مُبارَکہ سے لگائیے کہ

www.dawateislami.net

پیارے آقا، نورانی چہرے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشَاد فرمایا: صفائی نصف اِیمان ہے۔[6] دُنیا میں کوئی ایسا مذہب نہ ملے گا جس میں صفائی کو اتنی زیادہ اَہمیَّت دی جاتی ہو۔ اِسلام کے ماننے والوں کیلئے صفائی کا اِہتِمام رکھنا یوں بھی ضروری ہے کہ دنیا میں ظاہری اندازِ زندگی، رکھ رکھاؤ، رہن سہن، اندازِ گفتگو، لباس، طرزِ تعمیرات سے مختلف قوموں کی پہچان بنتی ہے۔ لہٰذا ہماری وجہ سے اِسلام کی ایسی پہچان نہیں بننی چاہئے کہ ایک بدبو دار اور صاف نہ رہنے والے مُعَاشَرے کو اِسلام سے جوڑیں بلکہ ہمیں عملاً اپنی زندگی میں صفائی کو نافِذ کرکے اِسلام کی عزّت میں اضافے کا سَبَب بننا چاہئے کہ جیسے ہی دِیْنِ اِسلام کے متعلّق دنیا میں کہیں بھی بات ہو تو دنیا کی قومیں مسلمانوں کا تذکرہ ان اَلْفَاظ سے کریں کہ مسلمان ایک صاف ستھری رہنے والی قوم ہے، مسلمان صفائی پسند ہوتے ہیں، مسلمانوں کے گھر / محلے صاف ہوتے ہیں، اسلام کے ماننے والے تو بڑے صاف ستھرے رہتے اور اپنے بچوں کو صفائی کی تلقین کرتے ہیں، مسلمانوں کے محلے میں جائیں تو بدبو کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، مسلمانوں کا رہن سہن، لباس، کردار دنیا بھر کے لئے مثالی ہے۔ اَلْغَرَضْ ہر طرف دِیْنِ اسلام کی خوبیاں لوگوں کی زبانوں پر عام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

صفائی کا اہتمام کیجئے

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیّتوں سے صفائی کا اِہتِمام کرکے آخِرَت کے لئے ثواب کا خزانہ جمع کرلیجئے کہ نفاست پسند نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ خود نفاست انہی کی اَدائے زندگانی سے پیدا ہوئی، اِرشَاد فرماتے ہیں: بے شک اسلام صاف ستھرا (دِیْن) ہے تو تم بھی نظافت حاصِل کیا کرو کیونکہ جنّت میں صاف ستھرا رہنے والا ہی داخل ہوگا۔[7] چنانچہ،

آیئے! صفائی کا اہتمام کرنے کے لئے ایک جائزہ لیتے ہیں کہ ہم ایک بہترین معاشرے کی

www.dawateislami.net

تشکیل کے لئے جسم، لباس، مکان اور اپنے گلی محلے کی صفائی ستھرائی کے لئے کیا کچھ کر سکتے ہیں اور اس سلسلے میں اسلام نے ہمیں کیا سکھایا ہے۔

جسمانی صفائی

دِینِ اسلام میں جسم کی صفائی کے متعلق جگہ جگہ رہنمائی فرمائی اور باقاعدہ اس کے احکامات بیان کئے ہیں بلکہ اسلام کا حُسن دیکھئے کہ اسلام کی کتبِ فقہ کا آغاز ہی طَہَارَت (صفائی) کے ابواب سے ہوتا ہے۔ یعنی سب سے پہلے انسانی صفائی کے بارے میں ہی احکامِ شرعی بیان کئے جاتے ہیں، پھر اس کے بعد نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کے اَحکام بیان کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا فرض غسل، مُوئے زیرِ ناف صاف کرنا، ناخن کاٹنا، مونچھیں ترشوا کر رکھنا، ہر جُمُعہ کو غسل کرنا بلکہ ہو سکے تو روزانہ نہانا، سر کے بالوں کو صاف ستھرا رکھنا، جسم پر میل نہ جمنے دینا، مسواک باقاعدہ اِسْتِعمال کرتے رہنا، دانت پیلے نہ ہونے دینا، منہ اور بقیہ جسم کو بدبو سے بچانا، جسم کو نجاست لگنے سے بچانا اور مزید جو احکامِ شرعی دِینِ اسلام نے جسمانی صفائی کے بارے میں بیان کئے ہیں، ان پر عَمَل کو مَعْمُول بنالینا چاہئے۔

امت کو بخشوانے والے، قسمت کو چمکانے والے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے، ارشاد فرمایا: کیا اس کو ایسی چیز نہیں ملتی جس سے بالوں کو اکٹھا کرلے اور دوسرے شخص کو میلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا اسے ایسی چیز نہیں ملتی، جس سے کپڑے دھولے۔[8]

لباس کی صفائی

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک پارہ 29 سُورہ مدثّر، آیت نمبر 4 میں اِرشَاد فرماتا ہے:

وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿۴﴾ | ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔

www.dawateislami.net

صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ہر طرح کی نجاست سے کیونکہ نَماز کے لئے طَہارَت ضروری ہے اور نَماز کے سوا اور حالتوں میں بھی کپڑے پاک رکھنا بہتر ہے۔[9] لہٰذا اپنے جسم کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے کپڑوں کی صفائی پر بھی باقاعدہ تَوَجُّہ رکھنی چاہئے کہ یہ انسان کے لئے بہت اہم ہے، لِباس صاف نہ ہونے کا اَثَر انسان کی سوچ پر بھی پڑتا ہے، عِبادَت میں خشوع و خضوع حاصِل ہونا مُشکِل ہوتا ہے، انسان کی عزّت پر فَرق پڑتا ہے، لوگ باتیں کرتے ہیں، بیماریاں جَنَم لیتی ہیں، بعض اَوقات کپڑوں میں جوئیں بھی پیدا ہو جاتیں ہیں اور طرح طرح کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مگر بعض لوگ لِباس صاف رکھنا تو دُور کی بات، اس کے پاک، ناپاک ہونے کا بھی خیال نہیں رکھتے اور ایک عجیب بے فکری کی زندگی گزار رہے ہوتے اور طرح طرح کی بیماریاں اپنے جسم اور کپڑوں پر پال رہے ہوتے ہیں۔ ہمارے بزرگوں کا اِہتِمام دیکھئے: امامِ اعظم ابو حنیفہ حضرت نعمان بن ثابِت رحمۃُ اللہِ علیہ نمازِ تہجد کے لئے بیش قیمت (یعنی قیمتی) قمیص، پاجامہ، عمامہ اور چادر پہنتے تھے، جس کی قیمت ڈیڑھ ہزار درہم تھی، آپ ہر رات تہجد ایسے لِباس میں پڑھتے اور فرماتے تھے اللہ پاک کے لئے زینت اختیار کرنا لوگوں کے لئے آراستہ ہونے سے بہتر ہے۔[10] اور بِالْخُصُوص مَساجِد میں حاضری کے وَقْت تو زیادہ اِہتِمام کی ضرورت ہے۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (پ8، الاعراف:31)	ترجَمۂ کنز الایمان: اپنی زینت لو جب مَسْجِد میں جاؤ۔

حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ تفسیر نُورُ العرفان میں اِس آیت مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ نَماز جہاں تک ہو سکے اچھے لِباس میں پڑھے اور مَسْجِد میں اچھی حالَت میں آئے، بدبو دار کپڑے، بدبو دار منہ لے کر مَسْجِد میں نہ آئے، ایسے ہی ننگا مَسْجِد میں

www.dawateislami.net

داخِل نہ ہو۔[11] اسی طرح اپنے لِباس کے علاوہ بھی کپڑوں کی صفائی کا اِہتِمام ہونا چاہئے۔ بستر، چادریں، کھڑکیوں کے پردے اور مختلف اِستِعمال کے کپڑوں کو صاف رکھنے، ان کو دھوپ لگوانے کا اِنتظام کرنا چاہئے۔ بعض اَوقات تو صفائی کرنے والے کپڑے کی بھی صفائی کی ضرورت ہوتی ہے کہ جو کپڑا خود صاف نہیں، وہ کسی دوسری چیز کو کیا صاف کرے گا۔ بِالْخُصُوص ان کو پاک رکھنا اور نجاست سے بچانا ایک اہم کام ہے، اس کی مَعْلُومات حاصِل کرنے کے لئے اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کا رسالہ **کپڑے پاک کرنے کا طریقہ** پڑھئے، اِن شاءَ اللہ **مَعْلُومات کا** خزانہ ہاتھ آئے گا۔

مکان کی صفائی

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک ہے، پاکی کو پسند کرتا ہے، ستھرا ہے ستھرے پن کو پسند کرتا ہے، کریم ہے کرم کو پسند کرتا ہے، جواد ہے جود و سخاوت کو پسند فرماتا ہے۔ لہٰذا اپنے صحن کو ستھرا رکھو، یہودیوں کے ساتھ مُشَابَہَت نہ کرو۔[12]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں مَساجِد، جامعات، مَدارِس، رہائش گاہ سب کی صفائی میں پیش پیش رہنا چاہئے اور کسی بھی جگہ گندگی پھیلنے کا سَبَب نہیں بننا چاہئے۔ اگر ہم کوشش کریں گے تو ہر طرف ایک نفیس صاف مَنْظَر ہو گا، لیکن اگر ہم خود ہی چیزوں کو اِدھر اُدھر پھینک دینے کے عادی ہوں گے، کچرے کو ٹوکری میں ڈالنے کے بجائے میز پر یا فرش پر ہی پڑا رہنے دیں گے تو عِمارَت میں بدبو پھیلے گی، بیماریاں پیدا ہوں گی، لوگوں کے لئے پریشانی کا سَبَب ہو گا اور یوں وہ ہماری عزّت نہیں کریں گے۔ جبکہ اس کے برعکس صفائی رکھنے میں بَرَکت ہی بَرَکت ہے۔ جیسا کہ حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو لِباس تم پہنتے ہو اسے صاف ستھرا رکھو اور اپنی سواریوں کی دیکھ بھال کیا کرو

www.dawateislami.net

اور تمہاری ظاہری ہیئت ایسی صاف ستھری ہو کہ جب لوگوں میں جاؤ تو وہ تمہاری عزّت کریں۔[13] حضرت علّامہ عبدالرؤوف مناوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر وہ چیز جس سے انسان نَفْرَت و حِقَارَت مَحْسُوس کرے اس سے بچا جائے، خصوصاً حکام اور عُلَما کو ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔[14]

اے عاشقانِ رسول! مذکورہ روایت کے مُطابِق ہمیں اپنی سواری (جانور، گاڑی، موٹر سائیکل وغیرہ) کی دیکھ بھال کرنی چاہئے، ان کو صاف ستھرا رکھنا چاہئے اور ان کی ضروریات بھی پوری کرنی چاہئیں۔ اسی طرح اپنے کمرے، الماری، بیگ، بیٹھنے کی جگہ سے غیر ضروری اشیا، کچرا، فُضُول سامان بھی مناسب جگہ پر رکھ کر نفاست پسندی کا مُظاہَرہ کرنا چاہئے۔ عمارتوں میں مَسْجِد کو سب سے زیادہ اَہَمِّیَّت دینی چاہئے کیونکہ یہ اللہ پاک کا گھر اور اسلام کا سب سے بڑا دینی مرکز ہے۔ یہاں لوگوں کی تعداد زیادہ آتی ہے۔ مسجد اسلامی تشخص کی نشانی ہے۔ مَسْجِد کی خِدْمَت، اس کی تعمیرات، صفائی ستھرائی میں شرکت کرنا تو بڑی سعادت مندی ہے۔ پارہ 10 سورۂ توبہ کی آیت 18 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ	ترجَمۂ کنز الایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قِیامَت پر اِیمان لاتے (ہیں)۔

خَزائِنُ العِرفان میں اِس آیت کے تحت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ مسجدوں کے آباد کرنے کے مستحق مومنین ہیں۔ مسجدوں کے آباد کرنے میں یہ اُمُور بھی داخِل ہیں جھاڑو دینا، صفائی کرنا، روشنی کرنا، مسجدوں کو دُنیا کی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لئے وہ نہیں بنائی گئیں۔[15]

www.dawateislami.net

گلی محلہ کی صفائی

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعَاشَرے میں ایک بہت بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اپنے گھر سے باہر گلی، محلہ، بازار، سڑک، شہر کو صاف رکھنے کا ذہن نہیں ہے۔ ایک تعداد ایسے لوگوں کی پائی جاتی ہے جو اپنا گھر تو صاف کر لیں گے مگر گھر، دوکان، گودام سے نکلنے والا کچرا گلی میں یا سڑک پر ڈال دیں گے اور اپنی جان چھڑا کر سینکڑوں لوگوں کو تکلیف برداشت کرنے پر مجبور کریں گے۔ کیونکہ یہی کچرا بعد میں بیماریوں کا باعث بنتا ہے، بلکہ پھلوں کے چھلکے و دیگر گندگی کے ڈھیر بعض اَوقات حادثات کا بھی سَبَب بن جاتے ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر اسلامی ثقافت کو بدنام کرنے کا سَبَب ہیں، اگر ہم سب ایک ہو کر صفائی کا ذہن بنالیں اور اس پر عَمَل کریں تو ہمیں دینی اور دُنْیَوی بہت سارے فوائد ملیں گے۔ اسلام کی تعلیم دیکھئے کتنی پیاری ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: راستے سے تکلیف دہ چیز کو دُور کر دینا صَدَقَہ ہے۔[16] اس حدیث کی شرح میں مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: رستہ سے کانٹا، ہڈی، اینٹ، پتھر، گندگی غرض جس سے کسی مسلمان راہ گیر کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو اس کو ہٹا دینا بھی نیکی ہے جس پر صدقہ کا ثواب اور جوڑ کا شکریہ ہے۔[17] لہٰذا آیئے! آج سے یہ نِیَّت کرتے ہیں کہ ہم سب مل کر صفائی کی سُنَّت کو زندہ کریں گے اور صفائی کا اِہتمام کر کے ایک نفاست پسند اسلامی مُعَاشَرے سے لوگوں کو مُتَعَارَف کروائیں گے۔ اِن شاءَ اللہ

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے: ❁ صفائی، ستھرائی والی سُنَّت پر ہر طرح سے عَمَل کی کوشش

www.dawateislami.net

کیجئے۔[18] ❀ جن جامعات المدینہ و مدارس المدینہ میں کچن (Kitchen) ہیں، ان میں غور کیا جائے کہ کھانے پینے کی جو اشیا لائی جاتی ہیں، ان کی قیمتوں اور کوالٹی کو چیک کیا جائے، ان کے اِستِعمال، حِفاظَت اور انہیں جن برتنوں میں رکھا جاتا ہے ان کی صفائی کا جائزہ بھی لیا جائے۔[19] ❀ بوتل سے اس طرح پانی پئیں کہ لب (ہونٹ) بوتل کے منہ پر نہ لگیں ورنہ لعاب بوتل کے منہ پر لگ جائے گا اور بدبو بھی پیدا ہو سکتی ہے، نیز یہ نفاست (صفائی) کے بھی خلاف ہے۔ اس طرح نہ پی سکیں تو پیالے یا گلاس میں ڈال کر پئیں۔[20]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. جمع الجوامع، 7/199، حدیث: 22355
2. حدائقِ بخشش، ص267
3. فیضانِ سنت، ص187
4. تفسیر مدارک، پ11، التوبۃ، تحت الآیۃ: 108، 1/710
5. تفسیر صراط الجنان، پ11، التوبۃ، تحت الآیۃ: 108، 4/239
6. مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، ص106، حدیث: 223
7. معجم اوسط، 3/382، حدیث: 4893
8. ابو داود، کتاب اللباس، باب فی غسل الثوب وفی الخلقان، ص639، حدیث: 4062
9. تفسیر خزائن العرفان، پ29، المدثر، تحت الآیۃ: 4، ص1065
10. تفسیر روح البیان، پ8، الاعراف، تحت الآیۃ: 31، 3/163
11. تفسیر نور العرفان، پ8، الاعراف، تحت الآیۃ: 31، ص185 بتصرف قلیل
12. ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی النظافۃ، ص654، حدیث: 2799
13. مستدرک، کتاب اللباس، باب حدیث مناظرۃ ابن عباس مع الحروریۃ، 5/258، حدیث: 7449
14. فیض القدیر، 1/249، تحت الحدیث: 257
15. تفسیر خزائن العرفان، پ10، التوبۃ، تحت الآیۃ: 18، ص357
16. بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب من اخذ بالرکاب ونحوہ، ص768، حدیث: 2989
17. مرآۃ المناجیح، 3/97
18. مدنی مذاکرہ، 30 ذوالقعدۃ الحرام 1436ھ بمطابق 14 ستمبر 2015ء
19. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 15 تا 22 شوال المکرم 1432ھ بمطابق 14 تا 21 ستمبر 2011ء
20. مدنی مذاکرہ، 30 ذیقعدۃ الحرام 1436ھ بمطابق 14 ستمبر 2015ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

⓮ مبلغ ہر جگہ مبلغ ہوتا ہے

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت ابو بکر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: نور کے پیکر، رسولِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُودِ پاک پڑھنا گناہوں کو اِس قدَر جلد مٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ کو اُتنی جلدی نہیں بجھاتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر سلام بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صلی اللہُ علیٰ محمد

عظیم مبلغ

پیارے اسلامی بھائیو! شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ اپنی مایہ ناز کتاب نیکی کی دعوت کے صفحہ 202 پر لکھتے ہیں: کراچی کے ایک مبلغ جو کہ روزانہ پابندی سے چوک درس دیتے تھے۔ ایک شخص جو کہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کو پسند نہیں کرتا تھا، اُس نے تَعَصُّب کی وجہ سے تھانے میں مبلغ کے خلاف جھوٹی رَپٹ دَرج کروائی کہ یہ عَلاقے میں انتشار پھیلا رہا ہے۔ پولیس آئی اور اُس عاشِقِ رسول کو تھانے لے گئی۔ الحمد للہ! دَعْوَتِ اسلامی کا مبلغ ہر جگہ مبلغ ہی ہوتا ہے، چنانچہ ایک مجرم سے ملاقات پر اُنہوں نے اِنفرادی کوشش کر کے اُس کو عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دَعْوَتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیلئے تیّار کر لیا، اس نے کہا: میں قید سے رِہا ہُوں گا تو ضرور حاضری دوں گا، کیا آپ مجھے وہاں ملیں گے؟ مبلغ نے کہا: اِن شاءَ اللہ، پھر اُنہوں نے اپنا حلقہ نمبر وغیرہ بتایا کہ میں اجتماع میں وہاں ہوتا ہوں۔ پولیس نے مبلغ کا حُسنِ اَخلاق وغیرہ دیکھ کر حقیقتِ حال جان لی اور مَعْذِرَت

www.dawateislami.net

طَلَب کرتے ہوئے عاشِقِ رسول مبلغ کو باعزّت رخصت کر دیا۔ چند ماہ بعد وہ مجرم جب جیل سے رِہا ہوا تو دَعْوَتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پہنچا، بیان سنا، ذِکْر اور دُعا میں اُس پر رِقّت طاری ہو گئی، اس نے رو رو کر اپنے گناہوں سے توبہ کی۔ دُعا کے بعد اُس مبلغ کو جنہوں نے تھانے میں نیکی کی دَعْوَت دی تھی، تلاشتے ہوئے جب اُن کے بتائے ہوئے حلقے میں پہنچا تو ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ ابھی پچھلے منگل ہی اُن مبلغ کا انتقال ہوا ہے۔ یہ سننا تھا کہ وہ دہاڑیں مار مار کر رونے لگا کہ زِنْدَگی میں کسی نے پہلی بار نیکی کی دعوت دی اور اُس کی وجہ سے میں نے توبہ کی، ہائے افسوس! میں اپنے اُس مُحْسِن سے دوبارہ مِل بھی نہ سکا۔ ایک عاشِقِ رسول نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے اُن کا ذِہن بنایا کہ اب آپ اُن سے مِل تو نہیں سکتے مگر اُن کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اُن کے ایصالِ ثواب کیلئے آج صبح ہی ہاتھوں ہاتھ سنّتوں کی تَرْبِیَت کے 1 ماہ کے قافلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر کر لیجئے۔ الحمد لِلّٰہ! وہ ہاتھوں ہاتھ 1 ماہ کیلئے عاشِقانِ رسول کے ساتھ قافلے میں سَفَر پر روانہ ہو گیا۔ الحمد لِلّٰہ! آج وہ مجرم دَعْوَتِ اسلامی کے مبلغ ہیں جبکہ اِس سے پہلے مَعَاذَ اللّٰہ وہ شراب کے اڈّے چلاتے تھے۔

آپ تھانے میں بھی، جیل خانے میں بھی | ہر جگہ پر کہیں، قافلے میں چلو

مبلغ ہر جگہ مبلغ ہوتا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! مبلغ دعوتِ اسلامی کے بتائے گئے واقعہ سے معلوم ہوا کہ مَرْحُوم عاشِقِ رسول مبلغ کا جذبہ بھی کیا خوب تھا کہ ظُلماً کسی نے تھانے میں لا کھڑا کیا تو وہاں بھی نیکی کی دعوت کے دینی کام میں لگ گئے اور ایک شراب کا اڈا چلانے والے کی توبہ اور اس کے مبلغِ دَعْوَتِ اسلامی بننے کا سَبَب بن کر خود سدا کیلئے آنکھیں بند کر لیں۔ مَرْحُوم عاشِقِ رسول مبلغ پر

www.dawateislami.net

اللہ پاک کی رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفرت ہو۔[2]

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی مبلغ ہر جگہ مبلغ ہوتا ہے، چاہے گھر میں ہو یا مَسْجِد میں، محلے میں ہو یا بازار میں، جنازے میں ہو یا بارات میں، کلینک میں ہو یا ہسپتال میں، باغ میں ہو یا کسی کی تدفین کیلئے قبرستان میں، سَفَر میں ہو یا گھر میں، ہر جگہ ہر وَقْت اُس کا انداز، لباس، کلام اور رہن سہن سنّت کے مُطابِق ہوتا ہے اور اُسے جہاں مَوْقَع ملا جھٹ نیکی کی دَعْوَت دے کر اپنے لئے ثواب کا خوب ذخیرہ کر لیتا ہے۔ ایک مبلغ کو کس جگہ کس انداز میں نیکی کی دعوت عام کرنی چاہئے، اس حوالے سے کچھ مَدَنی پھول مُلاحَظہ فرمایئے:

❶ مبلغ گھر میں

مبلغ کا انداز، لِباس وغیرہ گھر میں بھی سُنَّت کے مُطابِق ہونا چاہئے۔ مبلغین پارہ 28 سُورۂ تحریم کی آیت نمبر 6 میں دیئے گئے حکم پر عَمَل کرتے ہوئے اپنی اصلاح کے ساتھ گھر والوں کی اصلاح کی بھی کوشِش کرتے رہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ خزائن العرفان میں اس آیَت کے تَحْت فرماتے ہیں: (اپنی جانوں اور گھر والوں کو جہنّم کی آگ سے بچاؤ) اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی فرمانبرداری اختیار کرکے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہِدایَت اور بدی سے مُمانَعَت کرکے انہیں عِلْم و اَدَب سکھا کر۔[3]

www.dawateislami.net

❀ مبلغ اپنے جَدْوَل میں گھر والوں کیلئے بھی وَقْت رکھیں، انہیں نیکی کی دعوت دیتے رہیں، ان کی علمی، معاشرتی، مذہبی تَرْبِیَت کریں۔ ❀ گھر میں دینی ماحول بنانے کے 19 مَدَنی پھولوں پر عَمَل کی کوشش کی جائے ❀ بچوں اور ان کی امی پر انفرادی کوشش کرتے رہیں۔ انہیں فیضانِ نَماز کورس، اصلاحِ اعمال، کفن دفن، فیضانِ شریعت کورس اور مختلف آن لائن کورسز وغیرہ کروانے کی کوشش کی جائے۔ ❀ شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: کردار کی نیکی کی دعوت سب سے زِیادَہ اہم ہے کیونکہ کردار کی نیکی کی دعوت گفتار کی نیکی کی دعوت سے زِیادَہ متاثِّر کن ہے۔[4] مبلغ گھر میں کردار ستھرا، اخلاق اچھا رویہ آسان و نَرم رکھیں اور گھر میں رہتے ہوئے بھی عِبادَت وتِلاوَت کا ذوق برقرار رکھیں تاکہ اہلِ خانہ کو بھی ترغیب ملے۔ اَمیرُ المُؤمِنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ جب گھر میں داخِل ہوتے تو سب سے پہلے تلاوتِ قرآن فرماتے۔[5]

حُبِّ جاہ سے بچئے

باہر خوب عاجزی وسادگی کے پیکر اور گھر میں سب کے ساتھ جارِحانہ اور غیر اخلاقی رویہ اپنانے والے مبلغین حُبِّ جاہ (عزّت وشُہرت کی چاہت) کے مرض میں مبتلا ہوسکتے ہیں، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ عام لوگوں سے تو جھک جھک کر ملتے اور اُن کیلئے بچھ بچھ جاتے ہیں مگر والدین، بھائی بہنوں اور بال بچّوں کے ساتھ اُن کا رویہ جارِحانہ، غیر اخلاقی اور بسا اوقات سخت دل آزار ہوتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ عوام میں عُمْدہ اَخلاق کا مُظاہَرہ مقبولیَّتِ عامّہ کا باعِث بنتا ہے جبکہ گھر میں حُسنِ سُلُوک کرنے سے عزّت و شُہرت ملنے کی خاص اُمّید نہیں ہوتی! اس لئے یہ لوگ عوام میں خوب میٹھے میٹھے بنے رہتے ہیں! اِسی طرح جو اسلامی بھائی بعض مستحب کاموں کیلئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرتے مگر فرائض و واجبات کی ادائیگی میں کوتاہیاں برتتے ہیں مثلاً ماں باپ کی اِطاعَت، بال بچّوں کی شریعت کے

www.dawateislami.net

مُطابِق تَرْبِیَت اور خود اپنے لئے فرض عُلُوم کے حُصُول میں غفلت سے کام لیتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ جن نیک کاموں میں شُہرت ملتی اور واہ واہ! ہوتی ہے وہ دشوار ہونے کے باوُجُود بآسانی سر انجام پا جاتے ہیں کیوں کہ حُبِّ جاہ (یعنی شُہرت و عزّت کی چاہت) کے سَبَب ملنے والی لذّت بڑی سے بڑی مَشَقَّت آسان کر دیتی ہے۔[6]

❷ مبلغ سفر میں

اے عاشقانِ رسول! نیکی کی دعوت دینا اور ذِکْرُ اللہ سے غافل نہ ہونا ہمارے بزرگانِ دین کا طریقہ رہا ہے، وہ کبھی بھی کسی حالت میں اپنے ان معمولات کی ادائیگی سے غافل نہ ہوتے، بھلے لوگ کچھ بھی کہیں یا سمجھیں۔ جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ، حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ کے متعلق مروی ہے کہ بعدِ نَمازِ جُمُعَہ بلا ناغہ 100 بار دُرُودِ رضویہ پڑھتے۔ حتّٰی کہ سَفَر میں بھی جُمُعَہ ہوتا تو نمازِ ظہر کے بعد دُرُودِ رضویہ نہ چھوڑتے، چلتی ہوئی ٹرین میں کھڑے ہو کر پڑھتے کہ مُسَافِر اِس دیوانگی پر حیرت زدہ ہوتے۔[7] چنانچہ ایک مبلغ کو چاہئے کہ عاشقانِ رسول کے ساتھ قافلوں کا مُسَافِر ہو یا اس کا سَفَر ذاتی کاموں کیلئے ہو یا پھر تنظیمی، سَفَر دُور کا ہو یا نزدیک کا، بائیک، کار، بس، ٹرین وغیرہ پر ہو یا جہاز میں، ہر جگہ اس کا انداز نیکی کی دعوت دینے والا ہونا چاہئے۔ دورانِ سَفَر اگر ان چند ہدایات کو مدِّ نظر رکھا جائے تو اُمّید ہے کہ سَفَر اچھا گزرنے کے ساتھ ساتھ گناہوں سے حِفَاظَت ہو گی، نیکی کی دعوت دینے کا بھی مَوْقَع ملے گا۔ ❀ دورانِ سَفَر نگاہوں کی حِفَاظَت کریں۔ بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچیں۔ ❀ گاڑی میں گانے باجے اور فلمیں دکھائی جا رہی ہوں تو تلاوتِ قرآن شروع کر دیں یا آس پاس والوں کو بتا کر ہیڈ فون کے ذَرِیعے تِلاوَت، نعتیں یا بیان سننا شروع کر دیں۔ ❀ بسوں کے اڈے، ریلوے اسٹیشن اور ائیر پورٹ پر انتظار گاہ (Waiting Room) میں نگاہوں کی حِفَاظَت کرتے ہوئے مُطالَعَہ کرتے

www.dawateislami.net

رہیں اور پاس بیٹھے لوگوں پر انفرادی کوشش کریں۔ ❀ حَتَّی الْاِمْکَان ایسی فلائٹ یا بس میں سَفَر کریں جس میں کسی نَماز کا وَقْت نہ آئے، بِالْخُصُوص ہوائی جہاز کا سَفَر کرنا ہو تو ایسا وَقْت (Time) منتخب کیجئے کہ دورانِ سَفَر کوئی نَماز نہ ہو، کیونکہ جہاز میں نَماز پڑھنے میں دشواری ہوتی ہے۔ ❀ گاڑی وغیرہ میں سَفَر کے دوران، نَماز کیلئے گاڑی رُکوانے کیلئے ڈرائیور و کنڈیکٹر سے نَرْمی و مَحَبَّت سے درخواست کریں۔ شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: الحمدلِلّٰہ! میں نے پنجاب قافلے میں سَفَر کے دوران اِسی حِکْمَت عملی سے ٹرین کو نَماز کیلئے رُکوایا ہے۔[8] ❀ دورانِ سفر اس عظیم مَدَنی مَقْصَد کو پیشِ نَظَر رکھتے ہوئے انفرادی کوشش کرتے رہیں کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اور ذِکْرُ اللہ کرتے رہیں، دُرُود شریف پڑھتے رہیں، کیونکہ دورانِ سَفَر ذِکْرُ اللہ میں مَصْرُوف رہنے والوں کی اللہ پاک کی طرف سے مُقَرَّر مُحافِظ فرشتہ راستے بھر حِفَاظَت کرتا ہے، جبکہ فُضُول باتیں کرنے والوں کا شیطان شریکِ سَفَر بن جاتا ہے۔ رسولِ کریم، محبوبِ رَبِّ عظیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص سَفَر کے دوران اللہ پاک کی طرف تَوَجُّہ رکھے اور اس کے ذکر میں مشغول رہے، اللہ پاک اس کیلئے ایک مُحافِظ فرشتہ مُقَرَّر کر دیتا ہے اور جو فُضُول باتوں میں مَصْرُوف رہے تو اس کے پیچھے ایک شیطان لگا دیتا ہے۔[9] ❀ سَفَر میں نیک اعمال کے رسائل اور اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے کُتُب و رسائل ساتھ رکھیں، دورانِ سَفَر خود بھی ان کا مُطَالَعَہ کرتے رہیں اور دوسروں پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں تحفۃً پیش کریں اور پڑھنے کی ترغیب بھی دلائیں۔

3 مبلغ آفس میں

مبلغ آفس میں ساتھ کام کرنے والوں میں نیکی کی دعوت عام کریں، انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں دینی کاموں میں شرکت کی ترغیب دلائیں، نماز کیلئے جاتے ہوئے مسجد میں

www.dawateislami.net

ساتھ چلنے کیلئے عرض کریں اور آفس میں درسِ فیضانِ سنّت دیں۔

4 مبلغ مدنی مشوروں میں

مبلغ مدنی مشوروں میں بھی مبلغ ہی ہوتا ہے، لہٰذا یہاں بھی اس کا انداز نیکی کی دعوت والا ہی ہونا چاہئے، بِالْخُصُوص مَدَنی مشورے میں جب نگران کسی کام کی ترغیب دلائے تو وہ اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں اس کام کیلئے تیار کرے۔

5 مبلغ ہفتہ وار اجتماع میں

اے عاشقانِ رسول! تمام مبلغین کو چاہئے کہ وہ ہفتہ وار اجتماع والی مَسْجِد میں نمازِ مغرب ادا کریں اور عوام کے درمیان بیٹھ کر اگلی صفوں میں اجتماع میں شرکت کر کے سراپا ترغیب بنیں، آخر میں شرکائے اجتماع پر انفرادی کوشش کر کے انہیں دینی کاموں اور قافلوں میں سفر کی ترغیب دلائیں۔ بلکہ انہیں جب بھی بیان کی دعوت پیش کی جائے تو اُسے اگر کوئی عذر نہ ہو تو بغیر طمع کے فوراً قبول کرلیں۔ اس خواہش کو اپنے دل میں ہرگز ہرگز جگہ نہ دیں کہ ان کے لئے سواری کا اِنتظام کر دیا جائے اور عزّت کے ساتھ لے جایا جائے بلکہ اللہ پاک کے اَحکام اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنتیں سیکھنے سکھانے کیلئے خود ہی پہنچ جایا کریں۔ کیونکہ جس کا عَمَل ہو بے غرض اُس کی جزا کچھ اور ہے۔

❀ بیان کا مَقْصَد ضرور پیشِ نَظر رکھیں۔ بیان کا مَقْصَد اپنی اصلاح بھی ہو، اگر مبلغ کی بیان کرتے وَقْت صرف یہ سوچ ہو کہ میں سننے والوں کی اصلاح کیلئے بیان کر رہا ہوں تو وہ خود بیان کی بَرَکت سے محروم ہو جائے گا۔ بیان کرتے وَقْت مبلغ کی کیا سوچ ہونی چاہے؟ اس سلسلے میں فرمانِ اَمِیرِ اَہلسنّت مُلاحَظہ فرمائیے کہ مبلغ بیان کرتے وَقْت یہ نِیَّت کرے کہ میں دوسروں کو نصیحت کرنے کے بجائے خود اپنے آپ کو سمجھا رہا ہوں۔[10] ❀ بیانات میں ترغیب دلانے کیلئے بِلا ضرورت اپنے

www.dawateislami.net

عَمَل و کوششوں کا ذکر نہ کریں بلکہ پیارے آقا، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، صحابہ کرام و اَہلِ بیت علیہمُ الرّضوان اور دیگر بزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم کے واقعات بیان کئے جائیں۔ ❁ کسی خاص فرد کو تنقید کا نشانہ بنانے کے بجائے بغیر نام لئے اجتماعی طور پر اصلاح کی جائے۔

❻ مبلغ دورانِ تدریس

مدرسۃ المدینہ ہو یا جامعۃ المدینہ، اِمَامت کورس ہو یا نماز کورس وغیرہ، ہر جگہ دورانِ تدریس مبلغ کا انداز سنتوں بھرا ہونا چاہئے۔

❼ مبلغ تقریبات میں

مبلغ جب بھی شادی، نیاز یا کسی بھی قسم کی تقریب میں شرکت کرے تو نَماز کا وَقْت ہوتے ہی کوئی مانع شرعی نہ ہو تو مہمانوں پر اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے نمازِ باجَماعَت کیلئے مَسْجِد کا رخ کرے، بلکہ ایسی دعوتوں میں شرکت ہی نہ کرے جہاں گناہوں میں پڑنے اور گھبا گھبی کے باعِث مَعَاذَ اللہ جماعت فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ شادی و دیگر تقریبات وغیرہ اور بزرگوں کی نیاز کی مصروفیت میں پڑھ کر نمازِ باجماعت میں کوتاہی بہت بڑی غلطی ہے۔

مبلغ کون ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! پارہ 4 سورہ آل عمران آیت نمبر 104 میں اِرشَاد ہوتا ہے:

وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِؕ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(۱۰۴)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بُری سے منع کریں اور یہی لوگ مُراد کو پہنچے۔

حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ تفسیر نعیمی میں اِس آیت کے تَحْت

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: اے مسلمانو! تم سب ایسی جَماعَت بن جاؤ یا بنو یا رہو جو تمام ٹیڑھے لوگوں کو خیر (یعنی نیکی) کی دعوت دے، کافروں کو ایمان کی، فاسقوں کو تقویٰ کی، غافلوں کو بیداری کی، جاہِلوں کو عِلْم و مَعْرِفَت کی، خشک مِزاجوں کو لذّتِ عشق کی، سونے والوں کو بیداری کی اور اچّھی باتوں، اچّھے عقیدوں، اچّھے عَملوں کا زَبانی، قلمی، عملی قوّت سے، نَرْمی سے (حاکم اپنے محکوم کو) گرمی سے حکم دے اور بُری باتوں، بُرے عقیدے، بُرے کاموں، بُرے خیالات سے لوگوں کو (اپنے منصب کے مُطابِق) زَبان، دِل، عمل، قلم، تلوار سے روکے جس جَماعَت میں یہ تین خوبیاں ہیں وہ ہی پورے طور پر کامیاب ہے لہٰذا تم سب کے سب ہی کامیاب ہوؤ گے۔ مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں: سارے مسلمان مبلغ ہیں اور سب پر ہی فَرْض ہے کہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیں اور بُری باتوں سے روکیں۔[11]

پیارے اسلامی بھائیو! آیتِ مُبارَکہ اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان مبلغ ہے اور مبلغ ہر جگہ مبلغ ہوتا ہے، اُسے جہاں مَوْقَع ملے فوراً تبلیغِ دِیْن جیسا افضل کام کرتے ہوئے اپنے لئے ثوابِ عظیم کا ذخیرہ اکٹھا کر لینا چاہئے۔ جیسا کہ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِسْلام میں تبلیغ بڑی اہم عِبَادَت ہے کہ تمام عبادتوں کا فائدہ خود اپنے کو ہوتا ہے مگر تبلیغ کا فائدہ دوسروں کو بھی، لازِم سے مُتَعَدِّی افضل ہے۔[12] یعنی ایسا کام جس میں صرف اپنی ذات کا فائدہ ہو اس سے وہ کام افضل ہے جس میں سب لوگوں کا فائدہ ہو۔ مبلغ اس اہم عِبَادَت یعنی تبلیغِ دین کے ذَرِیعے اپنی ذات کے علاوہ دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ لہٰذا مَوْقَع کی مُنَاسَبَت سے مبلغین ہر جگہ اَحسن انداز میں نیکی کی دَعْوَت عام کرتے رہیں۔

کامیاب مبلغ کون؟

یقیناً وہ مبلغ کامیاب ہے جو اونٹ کی سی اِطاعَت و سادگی، زمین جیسی وُسْعَت و عاجزی، پہاڑ

www.dawateislami.net

کی طرح استقامت و ثابت قدمی اور آسمان کی رِفعت کی مثل بُلند نَظَری رکھتے ہوئے اپنے لئے ہر ممکن طریقے سے کثیر سرمایۂ آخرت جَمْع کرنے کی فِکْر میں رہتا ہے۔ اس کی یہی سوچ رہتی ہے کہ اس کے نامۂ اَعمال میں نیکیاں درج کرنے میں اس کی ذات اکیلی نہ رہے بلکہ کثیر اسلامی بھائی اس کے نامۂ اعمال میں نیکیوں کے اندراج کا باعِث بنیں۔ لہٰذا مبلغ ان اوصاف کو اپناتے ہوئے گھر، باہَر، کھانے پینے، سونے جاگنے اور اٹھنے بیٹھنے وغیرہ میں تمام مُعَامَلات سُنَّت کے مُطابِق اور حَتَّی المقدور 100 فیصد اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے انداز کو اپناتے ہوئے ادا کرنے کی کوشش کرے۔

12 دینی کام اور حِکْمَتِ عملی

اے عاشقانِ رسول! 12 دینی کام کرنے کے دوران مختلف انداز سے آزمائشوں اور رُکاوٹوں کا سامنا ہو سکتا ہے، نیکی کی دعوت عام کرنے والے مبلغ کو پیشگی ذہن بنانا ہو گا کہ کسی بھی دینی کام میں کیسی ہی رکاوٹ آئے، پریشانی کا سامنا ہو، ہِمّت ہار کر، دل چھوڑ کر گھر نہیں بیٹھ جانا، بلکہ استقامت کے ساتھ دِیْن کا پیغام عام کرنے والی عظیم ہستیوں یعنی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی مُبارَک زندگیوں کو سامنے رکھتے ہوئے نیکی کی دعوت عام کرنے کے عظیم مشن کو جاری رکھنا ہے۔ اِن شاءَ اللہ

چند شیطانی وار

پیارے اسلامی بھائیو! مبلغ کی گفتگو، انداز، لباس، بیان اور اس کے تمام اَقْوال و اَفْعال میں نِیَّت اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی ہی ہونی چاہئے، لیکن بعض اوقات مبلغ بھی آزمائش میں پڑ جاتا ہے کیونکہ دِیْن کے کاموں میں اِخْلاص حاصِل ہونا ایک نہایت مُشکِل امر ہے۔ شیطان اِس قدر مکاری کے ساتھ انسان کی نِیَّت سے کھیلتا ہے کہ اسے پتا تک نہیں چلتا اور وہ بے چارہ شیطان

www.dawateislami.net

کے ہاتھوں شکست کھا چکا ہوتا ہے۔ شیطان کے یہ وار اتنے کامیاب ہیں کہ انہیں جان کر آپ کو ناگوار بھی گزر سکتا ہے، بلکہ غُصّہ بھی آ سکتا ہے۔ اس لئے جب کوئی ایسی کیفیت اپنے اندر محسوس کریں تو فوراً اَعُوْذُ بِاللّٰہ پڑھ کر اللہ پاک سے شیطان کے شر سے پناہ مانگیں۔ چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعَہ کتاب ریاکاری صفحہ 147 پر شیطان کے ایسے ہی چند کامیاب واروں کا تذکرہ کچھ یوں کیا گیا ہے:

❖ مبلغ کے دل میں بعض اوقات یہ بات آتی ہے کہ میں تو بہت اَچھّا بیان کرتا ہوں۔ لوگ میری تعریف کیوں نہیں کرتے؟ میری واہ واکیوں نہیں کی جاتی؟

❖ اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہونے لگتی ہے کہ چونکہ میں مبلغ ہوں، لوگوں کو چاہئے کہ جب میں ان کے پاس پہنچوں تو میرے اِحْتِرام کیلئے کھڑے ہو جایا کریں۔

❖ مجھے اچھی اور نُمایاں جگہ پر بٹھائیں۔ ❖ میرے استقبال کیلئے نعرے لگنے چاہئیں۔

❖ سامعین سبحانَ اللہ سبحانَ اللہ کہہ کر میرے بیان کی داد دیں۔

❖ میرے گلے میں پھولوں کا ہار پہنائیں۔ ❖ میری آؤ بھگت ہو۔

❖ مجھے کھانا وغیرہ پیش کیا جائے۔

❖ اگر شیرینی وغیرہ تقسیم کی جاتی ہے تو فوراً دل میں خَیال آتا ہے کہ مجھے عام لوگوں سے زِیادَہ ملنی چاہئے۔

❖ مجھے کم از کم چائے تو ملنی ہی چاہئے۔ ❖ میری خِدْمَت ہونی چاہئے، وغیرہ وغیرہ۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں سوچنا چاہئے کہیں ہم میں یہ علامات تو موجود نہیں، اگر اپنے اندر ایسے مُعَامَلات کی ذرا سی بھی بو پائیں تو فوراً ان کا علاج کرنے کی کوشش کریں۔ یاد رہے! ہم کسی کے بارے میں کوئی فیصلہ یا رائے قائم نہیں کر سکتے کہ فُلاں فُلاں کے اندر یہ خواہشات پائی جاتی ہیں، بلکہ اپنے اخلاص کا ہی جائزہ لے سکتے ہیں۔ اے کاش! اخلاص والوں کے صدقے ہمیں

www.dawateislami.net

بھی اِخلاص نصیب ہو جائے۔

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو | کر اِخلاص ایسا عطا یا اِلٰہی

ذرا غور کیجئے

اے عاشقانِ رسول! اگر ہم بزرگانِ دِیْن کی سیرت کا مُطالَعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ اللہ والے نیکی کی دعوت کی راہ میں کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کرتے، عاجزی کا مظاہرہ کرتے اور طَلَبِ جاہ (یعنی عزّت کی خواہش) سے بھی حد درجہ بچتے تھے۔ جیسا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ جب منبر پر خُطبہ دیتے تو خود پسندی سے ڈرتے ہوئے گفتگو چھوڑ کر اس عَمَل کی طرف منتقل ہو جاتے جس میں خود پسندی نہ ہو اور بعض اَوقات ایسا ہوتا کہ خط لکھتے وَقْت خود پسندی کے خوف سے پھاڑ دیتے اور کہتے: اے اللہ پاک! میں نفس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔[13] ہاں! البتہ یہ چیزیں خواہش کے بغیر مل جائیں تو پھر اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں مثلاً ہمارے مُطالَبے کے بغیر کوئی سواری اپنی مرضی سے پیش کرے تو قبول کر سکتے ہیں۔ اسی طرح تعظیم وغیرہ کے دیگر مُعَامَلات ہیں۔ ان میں اپنے دل کو اللہ پاک سے ڈراتے رہیں کہ کہیں ریاکاری نہ پیدا ہو جائے۔ اللہ پاک ہمیں اِخلاص کے ساتھ دِیْنِ متین کی خِدْمَت اور نیکی کی دعوت عام کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے: ❁ کاش ہر مسلمان مبلغ بن جائے۔[14] ❁ مبلغ جہاں بھی جائے مبلغ ہی ہوتا ہے۔[15] ❁ اللہ کرے ہم مبلغ بنیں، ہماری اولاد بھی مبلغ بنے۔[16] ❁ مبلغ کی خصوصیات میں یہ بھی ہے کہ وہ عِلْم رکھتا ہو، جس کو دَعْوَت دے رہا ہے، اُس کی نفسیات کو جانتا ہو اور جو بیان

www.dawateislami.net

کرے، اُس پر عَمَل بھی کرتا ہو۔[17] ❀ مبلغ کیلئے عِلْم، تحمل و برداشت، نَرْمی اور حِکْمَتِ عملی ضروری ہے۔[18] ❀ کامیاب مبلغ بننے کیلئے معاشرتی ادب و آداب (Social Manners) کا خیال رکھنا ضروری ہے۔[19] ❀ مبلغین جب بھی بیرونِ مُلک سَفَر کریں تو وہاں کی اقوام کے لوگوں میں بِالْخُصُوص دینی کام کی کوشش کریں۔ کسی بھی قوم میں مبلغ کو بھیجا جائے تو وہ وہاں کی زبان سمجھنے والا اور دینی کاموں کو کرنے کی اہلیت رکھنے والا ہونا چاہئے۔[20]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. تاریخ بغداد، رقم:3607، جعفر بن عیسیٰ، 7/172
2. نیکی کی دعوت، ص202، بتغیر قلیل
3. تفسیر خزائن العرفان، پ28 سورۃ تحریم تحت الایۃ:6، ص1037
4. مدنی مذاکرہ، 12 جمادی الاولیٰ 1436ھ بمطابق 3 مارچ 2015ء
5. تفسیر طبری، سورۃ الانعام، تحت الایۃ:82، 5/253، رقم:13499
6. عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص103
7. تذکرہ صدر الشریعہ، ص33
8. خصوصی مدنی مذاکرہ 28 صفر المظفر 1436ھ بمطابق 20 دسمبر 2014ء
9. حصن حصین، کتاب ادعیۃ السفر، ص83
10. نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص205
11. تفسیر نعیمی، پ4 سورہ آل عمران تحت الایۃ:104، 4/79 بتغیر قلیل
12. تفسیر نعیمی، پ4 سورہ آل عمران تحت الایۃ:104، 4/80
13. تنبیہ المغترین، الباب الرابع فی جملۃ اخری من الاخلاق، ومن اخلاقہم عدم العجب...الخ، ص204
14. مدنی مذاکرہ، 11 ربیع الاخر 1437ھ بمطابق 21 جنوری 2016
15. مدنی مذاکرہ، 13 جمادی الاولیٰ 1436ھ بمطابق 4 مارچ 2015ء
16. مدنی مذاکرہ، 24 رَبیعُ الاخر 1439ھ بمطابق 13 جنوری 2018
17. خصوصی مدنی مذاکرہ، 7 ربیع الاخر 1436ھ بمطابق 27 جنوری 2015ء
18. مدنی مذاکرہ، 20 رجب المرجب 1436ھ بمطابق 9 مئی 2015ء
19. مدنی مشورہ، مرکزی مجلسِ شوریٰ، 20 تا 21 ربیع الاخر 1437ھ بمطابق 31 جنوری تا یکم فروری 2016ء
20. مدنی مشورہ، مرکزی مجلسِ شوریٰ، 2 تا 5 ذُوالقَعْدَۃِ الْحَرام 1437ھ بمطابق 6 تا 9 اگست 2016ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

15 بُلَند ہِمّت مبلغ

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِيْنَ صَلَاةً یعنی جو شخص سب سے افضل رسول، بی بی آمنہ کے پھول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھے گا، اللہ پاک اور اس کے فرشتے اس پر 70 مرتبہ رَحمت بھیجیں گے۔[1]

رَحمت نہ کس طرح ہو گناہ گار کی طرف | رحمٰن خود ہے میرے طرف دار کی طرف[2]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

ہمت نہ ہاری

پیارے اسلامی بھائیو! کہا جاتا ہے کہ ایک بادشاہ جس کا لشکر شکست کھا چکا تھا، سَخْت مایوسی کے عالَم میں ایک غار میں پناہ لئے ہوئے تھا۔ اچانک اُس کی نگاہ ایک چیونٹی پر پڑی جس نے غار کی دیوار پر چڑھنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی، لیکن اس نے ہِمّت نہ ہاری اور اپنی کوشش جاری رکھی۔ بالآخر وہ اپنے مَقْصَد میں کامیاب ہوگئی۔ اس بادشاہ کو یہ بات سمجھ آگئی کہ مسلسل کوشش کی بنا پر مُشکِل سے مُشکِل مہم کو سر کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اُس نے اپنی تمام تر ہِمّت جمع کرتے ہوئے اپنے بکھرے ہوئے لشکر کو جمع کیا اور پھر سے دشمن پر حملہ کیا اور فتح یاب ہوا۔

بلند ہِمّت بنئے

پیارے اسلامی بھائیو! پڑھنے سننے میں تو یہ چیونٹی کی مِثال مَعْمُولی سی ہے لیکن اس سے

www.dawateislami.net

حاصل ہونے والا سبق بہت بڑا ہے اور وہ ہے مسلسل کوشش کے ساتھ بلند ہِمَّتی کا مُظاہَرہ کرنا۔ آپ نے کئی بار دیکھا ہو گا کہ چیونٹی پُر عَزْم ہو کر اپنے مَقْصَد کی جانِب قَدَم بڑھاتے ہوئے بُلَندی پر چڑھتی جاتی ہے لیکن بعض اَوقات وہ مَنْزِل سے بِالکُل قریب پہنچ کر گِر جاتی ہے، پھر بھی اس کی کوشش میں ذَرّہ برابر کمی نہیں آتی اور ایک مرتبہ پھر وہ نئے سِرے سے نئے جذبے کے ساتھ سَفَر شروع کرتی ہے اگرچہ وہ ہزار مرتبہ بھی عین مَنْزِل کے قریب پہنچ کر گِر جائے لیکن اس کی کوشش میں کمی نہیں آتی، وہ ہِمّت نہیں ہارتی، مسلسل کوشش سینکڑوں مرتبہ ناکام ہونے کے باوُجُود بھی اُسے تھکنے نہیں دیتی اور آخرکار مَعْمُولی جسامت رکھنے والی چیونٹی پے دَر پے ناکامیوں کے باوُجُود مَحْض لگن، مسلسل کوشش اور بلند ہمتی سے اپنا ہدف پا ہی لیتی ہے۔ اس میں ہمارے سیکھنے کیلئے ایک پیغام ہے کہ اپنے ہدف کو پانے کیلئے ہم ہمت نہ ہاریں۔ جس طرح ایک چڑیا اپنے پروں کی مَدَد سے ہی فضا میں اُڑ سکتی ہے، بِالکُل اسی طرح ایک انسان کو بلند پرواز کے لئے بلند ہمتوں کی ضرورت ہوتی ہے، بڑی کامیابی پانے کیلئے بڑے جذبے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: کسی بھی کام میں کامیابی کا نسخہ یہ ہے کہ جو کسی کام کو کرنے کی ہِمّت کرتا ہے، اللہ پاک اُسے کامیابی عطا فرماتا ہے اور جو ہِمّت نہیں کرتا وہ کامیاب نہیں ہوتا۔[3]

لِہٰذا ذِمَّہ داران کو چاہئے کہ دینی کاموں میں کیسی ہی مشکلات آئیں، کتنی ہی دُشْواریوں کا سامنا ہو، حالات کیسے ہی کٹھن ہوں، اُمّید کا دامن ہاتھ سے ہرگز نہ چھوڑیں اور مایوسی کو تو اپنی ڈِکشنری سے ہی نکال دیں، کیونکہ مایوس ہونے سے ہِمّت جواب دے جاتی ہے، جس کے نتیجے میں جذبہ پہلے تو کم ہونا شروع ہوتا ہے اور بالآخر ختم ہی ہو جاتا ہے، لِہٰذا ہِمّت ہارے بغیر استقامت کے ساتھ اس عظیم مَدَنی مَقْصَد: مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، میں کامیابی پانے کیلئے پختہ عَزْم و اِرادہ کے ساتھ کوششیں جاری رکھیں۔

www.dawateislami.net

کیونکہ استقامت کے ساتھ کی جانے والی کوششیں ہمیشہ رنگ لاتی ہیں اور جن لوگوں کے حوصلے بلند، مَقْصَدِ عظیم ہو، رہبر و رَہْنُما کامل پیر ہو اور مَنْزِل پانے کا یقین ہو وہ چھوٹی چھوٹی مشکلات سے گھبرا کر تھک ہار کر بیٹھ نہیں جاتے، بلکہ حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے، نئے جوش و جذبے کے ساتھ آگے سے آگے بڑھنے کی نئی نئی راہیں نکالتے ہیں۔ اگر ایک انداز سے کامیابی نہ مل پائے تو شریعت و تنظیم کے دائرے میں رہتے ہوئے کوئی دوسرا انداز اختیار کر کے اپنا ہدف پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کسی نے کیسے پیارے انداز میں کہا ہے:

اِرادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خُدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

جس کے پاس جتنی بڑی ذِمّہ داری ہو اس میں اتنی ہی زِیادہ ہِمّت ہونی چاہئے اور جو جتنا بڑا نگران ہے اسے اتنا ہی بلند ہِمّت ہونا چاہئے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

عَلٰی قَدْرِ اَهْلِ الْعَزْمِ تَأْتِی الْعَزَائِمُ | وَ تَأْتِی عَلٰی قَدْرِ الْكِرَامِ الْمَكَارِمُ

یعنی ہر بندہ اپنے اِرادے کے مُطابِق ہی بڑے بڑے اُمُور تک پہنچتا ہے جس میں جتنی بزرگی ہو گی وہ اُسی قدر بلند مرتبہ کو پہنچے گا۔

وَتَعْظُمُ فِی عَیْنِ الصَّغِیْرِ صِغَارُهَا | وَتَصْغُرُ فِی عَیْنِ الْعَظِیْمِ الْعَظَائِمُ

یعنی چھوٹے چھوٹے کم ہِمّت افراد کو چھوٹے چھوٹے کام بھی بہت بڑے معلوم ہوتے ہیں اور باہِمَّت افراد کی نَظَر میں بڑے سے بڑا کام کوئی وقعت نہیں رکھتا۔[4]

تاریخ میں چند بلند ہمت لوگوں کی مثالیں

اے عاشقانِ رسول! تاریخ کے اوراق میں بڑے بڑے بلند ہمت لوگوں کے نام سنہری حروف سے لکھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں چند بلند ہمت لوگوں کی مثالیں پیشِ خدمت ہیں:

www.dawateislami.net

انبیائے کرام کی بلند ہمتی

پیارے اسلامی بھائیو! لوگوں کے نہ ماننے یا تکلیفیں دینے کی وجہ سے تنگ دل ہوں نہ ہِمّت ہاریں کیونکہ نیکی کی دعوت کا کام ہی ایسا ہے کہ اس میں تکالیف ضرور آتی ہیں۔ اس راہ میں تمام انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام نے بے پناہ تکلیفیں اٹھائیں اور سبھی نے تکالیف پر صَبر وہِمّت کا شاندار مُظاہَرہ کیا، البتہ ان میں سے پانچ رسول ایسے ہیں جن کا راہِ حق میں صَبر وہِمّت اور مُجاہَدہ دیگر انبیاو مرسلین علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام سے زِیادَہ ہے اس لئے انہیں بطورِ خاص اُولُوالْعَزم رسول (یعنی ہِمّت والے رسول) کہا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں: (۱) سرکارِ مدینہ (۲) حضرت ابراہیم (۳) حضرت موسیٰ (۴) حضرت عیسیٰ (۵) حضرت نوح عَلٰی نَبِیِّنَاوَ علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام

❀ حضرت نوح علیہ السّلام کا 950 سال تک اپنی قوم کو دین کی تبلیغ فرمانا مگر آپ کی نیکی کی دعوت قبول کرنے کے بجائے قوم کا آپ کی تحقیر و تذلیل کرنا، اذیتوں، تکلیفوں سے دوچار کرنا۔ دل خراش طعنوں، گالیوں کے باوُجُود صَبر و تحمل کے ساتھ آپ کا تبلیغ دین فرماتے رہنا۔

❀ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا آگ میں ڈالا جانا، اپنے مُلک سے ہجرت کرنا، لوگوں کا آپ کو تنگ کرنا۔

❀ یونہی حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا ہجرت کرنا، فرعون کا آپ کے مقابلے میں آنا، آپ کو جادوگر قرار دینا، آپ کو گرفتار کرنے کے منصوبے بنانا۔

❀ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو آپ کی قوم کا تنگ کرنا، آپ کے قتل کے منصوبے بنانا وغیرہ ان سب کا ذکر قرآنِ پاک میں موجود ہے اور یہ ساری چیزیں اس بات کی دلیل ہیں کہ راہِ تبلیغ میں تکالیف آنا ایک مَعْمُول کی چیز ہے اور انہیں بَرْدَاشْت کرتے ہوئے بلند ہمتی کا مظاہرہ کرنا انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کی سنّت ہے۔[5]

www.dawateislami.net

صحابہ کرام کی بلند ہمتی

پیارے اسلامی بھائیو! راہِ خدا میں صحابہ کرام علیہمُ الرّضوان نے بھی بے پناہ مشقتوں اور تکلیفوں کا سامنا کیا، لیکن انہوں نے دردناک اذیتیں سہنے کے باوُجود بلند ہمتی کا مُظاہَرہ کیا۔ مثلاً

❀ حضرت بلال حبشی رضی اللہُ عنہ نے جب اِسلام قبول کیا تو انہیں طرح طرح کی اذیتیں دی جاتیں، پیٹھ پر لاٹھیاں برسائی جاتیں اور دوپہر کے وَقْت تیز دھوپ میں گرم گرم ریت پر لٹا کر بھاری پتّھر سینے پر رکھ دیا جاتا۔ اُمَیّہ کافر کہتا: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کا اِنْکار کرو۔ مگر اس حال میں بھی حضرت بلال رضی اللہُ عنہ اَحَد، اَحَد (یعنی خدا ایک ہے۔ خدا ایک ہے) کا نعرہ لگاتے تھے۔[6]

❀ حضرت عمار رضی اللہُ عنہ اور ان کے والدین کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے سَخْت سے سَخْت تکلیفیں پہنچائی گئیں۔ مکہ کی سَخْت گرم اور ریتلی زمین میں ان کو عذاب دیا جاتا اور دکھی دلوں کے سہارے، نبی ہمارے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اس طرف گزر ہوتا تو صبر کی تلقین فرماتے اور جَنَّت کی بَشَارَت عطا فرماتے۔ حضرت عمار رضی اللہُ عنہ کے والد حضرت یاسر رضی اللہُ عنہ کو اس قدر تکلیفیں دی گئیں کہ ان کا انتقال ہو گیا۔[7]

❀ حضرت صہیب رومی رضی اللہُ عنہ کو کفّارِ مکہ اس قدر طرح طرح کی اَذِیَّت دیتے کہ یہ گھنٹوں بے ہوش رہتے۔ جب یہ ہجرت کرنے لگے تو کفّارِ مکہ نے کہا کہ اپنا سارا مال و سامان یہاں چھوڑ کر جانا ہو گا۔ آپ رضی اللہُ عنہ خوشی خوشی دنیا کی دولت ٹھکرا کر متاعِ ایمان کو ساتھ لے کر مدینہ منوّرہ چلے گئے۔[8]

❀ حضرت خباب بن اَرَتّ رضی اللہُ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو قریش نے ان کو بے حد ستایا۔ یہاں تک کہ کوئلے کے انگاروں پر ان کو چت لٹایا اور ایک شخص ان کے سینے پر پاؤں رکھ کر

www.dawateislami.net

کھڑا رہا۔ یہاں تک کہ ان کی پیٹھ کی چربی اور رَطوبَت سے کوئلے بجھ گئے۔[9]

❀ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہُ عنہ جب دامَنِ اِسْلام میں آئے تو مکہ میں ایک مُسافِر کی حیثیت سے کئی دن تک حَرَمِ کعبہ میں رہے۔ آپ رضی اللہُ عنہ روزانہ ببانگ دُہل اپنے اِسْلام کا اِعْلان کرتے تھے اور روزانہ کُفّارِ قریش ان کو اس قدر مارتے تھے کہ آپ شدید زخمی ہو جاتے تھے اور ان دنوں میں آبِ زمزم کے سوا ان کو کچھ بھی کھانے پینے کو نہیں ملا۔[10]

اولیائے کرام کی بلند ہمتی

پیارے اسلامی بھائیو! دینی کاموں میں جب کبھی حَوصَلے پست ہوں، رکاوٹوں اور پریشانیوں کا سامنا ہو تو راہِ دِین میں اپنے بزرگانِ دِیْن کی بلند ہمتوں کو یاد کر لیجئے کہ انہوں نے کس طرح کے حالات میں نیکی کی دعوت کو عام کیا۔ چنانچہ،

❀ فقہ حنفی کے عظیم پیشوا حضرت اِمام اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کے ہونہار شاگرد امام ابو یُوسُف رحمۃُ اللہِ علیہ نے جب امامِ اعظم کی شاگردی اختیار کی تو آپ نہ صرف شادی شُدہ تھے بلکہ مالی طور پر بھی خستہ حالی کا شِکار تھے۔ لیکن آپ نے ہِمّت نہ ہاری اور مسلسل عِلْم حاصِل کرتے رہے اور آخر کار فقہ حنفی کے اِمام کہلائے۔[11] ایک مرتبہ امام اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے ان سے فرمایا کہ تم تو بہت کند ذہن تھے مگر تمہاری کوشِش اور مداومت (ہمیشگی) نے تمہیں آگے بڑھایا، لہٰذا ہمیشہ سستی سے بچتے رہنا کہ سستی ایک بہت بڑی آفَت اور منحوس چیز ہے۔[12]

❀ ولیوں کے شہنشاہ حضور غوث اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے اللہ پاک کا قُرب اور اپنے نانا جان نورِ خُدا، رازدارِ کبریا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خوشی پانے، نفس و شیطان پر غالِب آنے، دنیا کی مَحبَّت سے پیچھا چھڑانے، گناہوں کے امراض سے خود کو بچانے، مخلوقِ خدا کو راہِ راست پر لانے، مبلغ اسلام کا عظیم شَرَف پا کر کثیر ثواب کمانے، نیکی کی دعوت کی دنیا بھر میں دُھوم مچانے اور بیشمار

www.dawateislami.net

کفّار کو دامَنِ اسلام میں داخِل فرمانے کے لئے سالہا سال تک جِدّ وجہد فرمائی۔ ہمیں بھی اپنے بزرگانِ دِیْن کی قربانیاں یاد رکھتے ہوئے ہِمّت ہارے بغیر نیکی کی دعوت عام کرنے کی کوششیں جاری رکھنی چاہئیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دِیْن اپنے پختہ عَزْم اور بلند ہِمّت کے ذَرِیعے بڑے بڑے کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیتے تھے۔ لہٰذا ہمارے لئے گھریلو پریشانیاں، کاروبار، روزگار کے مسائل، مُخالَفَت، تنظیمی شکایات وغیرہ اگر دینی کاموں میں رُکاوَٹ بنیں تو ہِمّت ہار کر بیٹھ نہیں جانا چاہئے بلکہ استقامت اور میانہ رَوی کے ساتھ حالات کا مُقابَلہ کرتے ہوئے دینی کاموں کو آگے بڑھاتے رہئے، جب تک مُرشِدِ کریم دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی حِمایَت ہمارے ساتھ ہے ہم ہر شعبے میں کامیاب ہوتے چلے جائیں گے۔ اِن شاءَ اللہ

کیا دَبے جس پہ حِمایَت کا ہو پنجہ تیرا | شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا[13]

امیرِ اَہلِ سنّت کی بلند ہمتی

اے عاشقانِ رسول! الحمد لِلّٰہ! شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ یادگارِ اسلاف (بزرگانِ دِین کی یاد) ہیں۔ اِس پُر فتن دور میں کہ جب دنیا بھر میں گناہوں کی یلغار، فیشن پرستی کی پھٹکار مسلمانوں کی اکثریت کو بڑی تیزی کے ساتھ بے عملی کی طرف دھکیلتی جارہی ہے، عِلْمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے حلال و حرام کا فرق ختم ہوتا جارہا ہے، غیر مسلم قوّتیں مسلمانوں کو مٹانے اور اِسلام کی پاکیزہ تعلیمات کو بگاڑنے کی ناپاک سازشیں تیز کر رہی ہیں، مَساجِد کا تقدُّس پامال کیا جارہا ہے اور سوشل میڈیا کے غلط استعمال کی وجہ سے نت نئے گناہوں میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ مسلمان موسیقی، شراب و جوئے اور مختلف نشوں کا عادی ہو کر تیزی کے ساتھ بد اخلاقی کے گہرے گڑھے میں گِرتا جارہا ہے، اِن نازک حالات میں اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ

www.dawateislami.net

اسلامی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے نیکی کی دعوت عام کرنے کی ذِمَّہ داری محسوس کرتے ہوئے ایک ایک اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کر کے مسلمانوں کو عملی طور پر سنّتیں اپنانے کی طرف راغِب کرنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ دیکھتے ہی دیکھتے آپ نے دَعْوَتِ اسلامی جیسی عاشقانِ رسول کی دینی تحریک کے دینی کام کا آغاز فرمایا۔ آپ نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے دُور دراز کا سَفَر کرتے، دن میں بسا اوقات ایک سے زائد مرتبہ بیانات کرتے، بسوں، ٹرینوں میں یہاں تک کہ پیدل سَفَر کر کے بھی مَسْجِد مَسْجِد، گاؤں گاؤں، شہر شہر خود تشریف لے جاتے، آپ کے کھانے کا Tiffin ساتھ ہوتا یہاں تک کہ نمک کی ڈبیا اور پانی تک ساتھ رکھتے کہ کسی سے سوال نہ کرنا پڑ جائے، مریضوں کی عِیادَت کرتے، غمی و خوشی کے مواقع پر مسلمانوں کی ایسی دِل جُوئی فرماتے کہ وہ بھی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے آپ کے شریکِ سَفَر بن جاتے۔

نیکی کی دَعْوَت عام کرنے میں شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کو بھی بسا اوقات کئی طرح کی مشقتوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، بیگانوں کے ساتھ اپنوں کی مُخالَفَت بھی آڑے آئی، باتیں سنیں، طعنے سہے مگر ان سب آزمائشوں کے باوُجُود آپ نے حوصلہ چھوڑا نہ ہِمّت ہاری، بلکہ اُمَّتِ محبوب کی اصلاح کا عظیم مشن جاری رکھا۔ آپ نے بُلند ہمتی کے ساتھ جس مَدَنی سَفَر کا آغاز اکیلے ہی فرمایا تھا، وہ آج الحمدللہ! ایک مُنَظَّم کارواں و عاشقانِ رسول کی بہت بڑی تنظیم کی شکل اختیار کر چکا ہے، جس سے دُنیا بھر میں لاکھوں لاکھ اِسْلَامی بھائی اور اسلامی بہنیں منسلک ہیں، بِلاشُبہ یہ سب آپ کی پُر خُلُوص دُعاؤں، ان تھک کوششوں، بہترین حِکْمَتِ عملی، مَضْبُوط دَسْتُور العَمَل اور بلند ہِمَّتی کا ثمرہ ہے۔ فرمانِ اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ ہے: بغیر ہِمّت ہارے خوب خوب دینی کام کرتے رہئے اِن شاءَ اللہ ناکامی نہیں ہوگی۔ اِس ضمن میں اگر کوئی تکلیف بھی پہنچ جائے تو صبر و شکیبائی (صبر و تحمل) کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑیئے کہ آنے والی مصیبت اِن شاءَ اللہ بہت بڑی بھلائی کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔[14]

www.dawateislami.net

بلند ہمت بنانے والی چند باتیں

اے عاشقانِ رسول! بلند ہمتی اور دینی کاموں میں ترقی و استقامت پانے کے لئے ذیل کی باتوں پر عمل کیجئے:

1 قربانی کا جذبہ

دِینِ اسلام کی سربلندی، نیکی کی دعوت، ہر طرف سنّتوں کو عام کرنے، مسلمان بالخصوص نوجوان نسل کو گناہوں کے سیلاب سے بچانے کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا کرنا ہوگا۔ کیونکہ کچھ پانے کیلئے قربانی دینا ضروری ہے، مثلاً جس اِسلام کا نور ہمیں گھر بیٹھے نصیب ہو گیا، اسے پھیلانے کیلئے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کتنی تکالیف اٹھائیں، کُفّارِ بد اطوار آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بے حد ستاتے، بُرا بھلا کہتے، راہوں میں کانٹے بچھاتے، کبھی سجدے کی حالَت میں آپ کی مبارک پیٹھ پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دیتے تو کبھی مُبارَک گلے میں چادر ڈال کر زور سے کھینچتے۔ بعض ظالم کفّار نے تو گالیاں دیں، مذاق اڑایا اور پتھراؤ تک کیا جس سے جسمِ نازنین لہولہان ہو گیا اور نعلین مبارک خون سے بھر گئیں۔ جب سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بے قرار ہو کر بیٹھ جاتے تو کُفّارِ جفاکار بازو تھام کر اُٹھا دیتے۔ جب دوبارہ چلنے لگتے تو وہ پھر سے پتھر برسانے لگتے۔ لیکن مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہِمّت نہ ہاری اور مسلسل کوشش جاری رکھی، بالآخر یہ کوششیں رنگ لائیں اور اِسلام کی روشنی چاروں اطرافِ عالَم میں پھیل گئی۔

2 تنقید سننے کا حوصلہ پیدا کریں

نیکی کی دعوت عام کرنے والے مبلغ میں مثبت تنقید سننے کا بھی حَوصَلہ ہونا چاہئے۔ جو مبلغ اپنے کام میں کی جانے والی تنقید کو تحمل سے سنے گا، اُس پر صبر کا مظاہرہ کرے گا، اللہ پاک کی رحمت سے وہ کامیاب ہوگا۔ کسی پر بے جا تنقید کرنے کے بجائے اپنے وَقْت کا درست استعمال کیا

www.dawateislami.net

جائے، دینی کام کو مزید بڑھانے کیلئے نئے نئے اقدامات کئے جائیں، نیکی کی دعوت عام کرنے کے فضائل بتا کر دینی کاموں کیلئے تیار کیا جائے، سامنے والے کی صلاحیت کے مطابق کوئی نہ کوئی تنظیمی ذِمّہ داری دی جائے۔

3 ناراض ہونا چھوڑ دیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! مبلغ کو شیشے کی طرح نازک نہیں ہونا چاہئے کہ تھوڑی سے ٹھیس لگے تو ٹوٹ جائے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض ہو کر ہِمّت ہار کر دینی کاموں کو چھوڑ نہیں دینا چاہئے، ورنہ کوئی بڑا دینی کام نہیں ہو سکے گا۔ عفو و درگزر اور صَبر و تحمل سے اللہ پاک کی رضا اور خوشنودیِ مصطفےٰ پانے کیلئے دینی کاموں کو لے کر آگے بڑھتے جایئے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ خوش رہنا چاہتے ہیں تو لوگوں سے حَتَّی الْاِمْکان ناراض ہونا چھوڑ دیں۔

4 چھوٹی کامیابیوں پر خوش ہونا چھوڑ دیجئے

بلند ہِمّت مبلغ بننا چاہتے ہیں تو چھوٹی کامیابیوں پر خوش ہونا چھوڑ دیجئے، کیونکہ جن کے مقاصد بڑے ہوں وہ چھوٹی کامیابی پر خوش نہیں ہوتے۔ چھوٹی چھوٹی کامیابیوں پر خوش ہونا کمزور لوگوں کا کام ہے۔ لہٰذا مَقْصَد میں کامیاب ہونے کیلئے ہماری سوچ اور اِرادے بلند ہونے چاہئیں۔ باہِمّت افراد کی نَظَر میں بڑے بڑے کام بھی چھوٹے ہوتے ہیں جب کہ کم ہِمّت افراد کو چھوٹے کام بھی بہت بڑے محسوس ہوتے ہیں۔ لہٰذا تنظیمی ذِمّہ داری سے خوش ہونے کی بجائے اسلام و سُنّیت کا کوئی ایسا کام کر جائیں کہ اللہ پاک کی رِضا اور ضمیر کا اطمینان نصیب ہو۔

5 مشکلات پر صبر

پیارے اسلامی بھائیو! نیکی کی دَعْوَت عام کرنے میں تکالیف تو آتی ہیں، اس لئے پیشگی اپنا ذہن بنالینا چاہئے کہ ان تکالیف، پریشانیوں اور مشکلات کی وجہ سے ہِمّت نہیں ہارنی، بلکہ ان پر

www.dawateislami.net

صبر کرنا ہے، حالات کا مقابلہ کرنا ہے۔ کیونکہ راہِ خدا میں تکالیف کو خندہ پیشانی سے بَرْدَاشْت کرنا ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور صَحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی سنّت ہے۔ ان عظیم ہستیوں نے خوب تکالیف بَرْدَاشْت کرکے، بھوکے رہ کر اور اپنے مبارک پیٹ پر پتّھر باندھ کر نیکی کی دعوت عام فرمائی، آہ! ایک ہم لوگ ہیں کہ ہر طرح کی آسائشیں ہونے کے باوُجُود راہِ خدا میں مَعْمُولی سی تکلیف اُٹھانے کیلئے بھی تیّار نہیں ہوتے۔ یقیناً اب کوئی نبی نہیں آئے گا، مسلمانوں ہی کو نیکی کی دَعْوَت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا عظیم فریضہ اَنْجام دینا ہے۔ اِشَاعَتِ اِسْلام و نیکی کی دعوت عام کرنے کے مُعَامَلے میں تَن آسانی کے بجائے مشکلات سہنے کی ہِمّت و حَوْصَلہ پیدا کرنے سے اپنے عظیم مَدَنی مَقْصَد کو دن دگنی رات چگنی ترقیاں نصیب ہوں گی۔ راہِ خدا میں مشکلات اور دینی کاموں میں رُکاوٹوں کے حوالے سے اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی بارگاہ میں کئے 2 سوال اور ان کے جواب مُلاحَظہ فرمائیں:

سوال: راہِ خدا میں جو مشکلات آتی ہیں، اُن پر کس طرح صَبْر کریں؟

جواب: صَبْر کرنے کے فضائل پڑھیں اور اپنا ذہن بنائیں کہ راہِ خدا میں صَبْر کرنے کا زِیادہ ثواب ہے۔ لوگ راہِ مال میں آنے والی مشکلات پر صبر کرتے اور ہنسی خوشی بَرْدَاشْت کرتے ہیں مگر راہِ خدا میں شیطان صبر نہیں کرنے دیتا۔ کاش! ہم صَبْر کرنے والے بن جائیں۔[15]

سوال: گھریلو مسائل، مہنگائی اور اس طرح کے کئی مسائل دینی کام میں رکاوٹ بن جاتے ہیں، اس کا کیا حل ہے؟

جواب: زِنْدَگی کی گاڑی مسائل کے پہیوں پر چلتی ہے، جذبہ ہو تو مسائل دم توڑ جاتے ہیں، جذبہ نہ ہو تو دینی کام نہ کرنے کے کئی بہانے ہوتے ہیں۔ جذبہ بڑھائیں اور دینی کام کرتے چلے جائیں۔ دینی کام کرنے کیلئے وَقْت دینے میں سنجیدہ ہو جائیں گے تو وَقْت نکل آئے گا۔[16]

www.dawateislami.net

ذمہ داران کیلئے صبر کے مواقع

پیارے اسلامی بھائیو! ہم ان چند مواقع پر صَبر کر کے اس پر ملنے والا اَجرِ عظیم حاصل کر سکتے ہیں: مثلاً ❀ نگران وماتحت سے بروَقْت (کال، ایس ایم ایس، ای میل کا) رپلائی نہ ملنا ❀ ذمہ دار کی طرف سے ناخوشگوار بات ❀ نیکی کی دعوت دینے کے دوران ناگوار باتوں کا سامنا مثلاً ❀ مولانا! میرے پاس ابھی ٹائم نہیں ہے ❀ کام کا وَقْت ہے ❀ بعد میں سُن لیں گے۔ ❀ مولانا! ہمیں پتا ہے نَماز پڑھنی ہوتی ہے ❀ ہمیں سب کچھ آتا ہے ❀ آپ کسی اور کو سمجھائیں وغیرہ ❀ ذِمّہ داران کا عَدَمِ تعاوُن ❀ ناراض اسلامی بھائیوں کی مُخالَفَت ❀ مَسْجِد یا مَسْجِد سے باہَر دینی کام کرنے میں رُکاوَٹ ❀ ذِمّہ داران کی کمی ❀ مختلف اسباب کی وجہ سے کوشش کے باوُجُود کارکردگی کی کمزوری پر ذِمّہ دار کے سامنے شرمندگی ❀ قریبی عزیز کی غمی/خوشی کے مَوْقع پر اسلامی بھائیوں کا شرکت و تعزِیَت نہ کرنا ❀ بیماری کے وَقْت اسلامی بھائیوں کا عیادت نہ کرنا ❀ ذِمّہ دار سے مُلاقات کا وَقْت نہ ملنا ❀ ذِمّہ دار سے مُلاقات میں متوقع تَوَجُّہ کا نہ ملنا ❀ اسلامی بھائیوں کا مَدَنی مشورے میں تاخیر سے آنا ❀ ذِمّہ دار کا مَدَنی مشورے کا وَقْت دے کر نہ آنا ❀ کسی کا بِلا وجہ طویل گفتگو یا مُلاقات کرنا ❀ عوام کی طرف سے بے جا سوالات ❀ بِلا اِجازَت کسی کا مجلس میں مخل ہونا ❀ ذِمّہ دار کی طرف سے مسئلے کا جلد حل نہ ملنا۔

بلند ہمتی کے نفسیاتی فوائد

❀ بلند ہِمّت انسان ہی آگے بڑھتا اور ہر میدان میں نُمایاں کردار ادا کرتا ہے جبکہ پست ہِمّت میدان چھوڑتا، پیچھے ہٹتا اور ہمیشہ ناکام ہوتا ہے۔ ❀ انسان اپنی ہِمّت کے ذَرِیعَہ پرواز کرتا ہے۔ ❀ بلند ہِمّت انسان اہداف کو پانے میں مشکلات کا شِکار نہیں ہوتا۔ ❀ بلند ہِمّت انسان کاہل و سست نہیں ہوتا ❀ بلند ہمت محنت سے نہیں گھبراتا ❀ بلند ہِمّت کسی بھی ذِمّہ داری کو قبول کر لیتا

www.dawateislami.net

ہے اور پھر اسے پورا کرنے کیلئے جد و جہد لازمی کرتا ہے۔ ❀ بلند ہِمّت کسی بھی طرح کی آزمائشوں میں ثابت قدم رہتا ہے۔

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے: ❀ مُشکِل حالات میں اپنے حواس برقرار رکھنا، حالات کا مُقابَلہ کرنا، اپنے دامن اور تحریک کو بچانا ہماری ذِمّہ داری ہے۔[17] ❀ بڑے ذِمّہ داران کی سوچیں اور ذِہن وسیع، حوصلے بلند اور ارادے پہاڑوں کی طرح ہونے چاہئیں۔[18] ❀ بڑا دینی کام کرنا ہے تو سوچ بھی بڑی رکھیں۔ ❀ دل توڑ کر گھر بیٹھ رہنے سے کام مضبوط نہیں ہوتے، کامیابی ہِمّت کرکے دینی کام میں لگے رہنے والوں کے قَدَم چومتی ہے۔[19]

حوالہ جات

1. مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، 3/599، حدیث: 6925
2. ذوقِ نعت، ص155
3. مدنی مذاکرہ، 15 ذوالقعدۃ الحرام 1439ھ بمطابق 28 جولائی 2018ء
4. راہِ علم، ص44
5. تفسیر صراط الجنان، پ:8، الاعراف، تحت الآیۃ:2، 3/266 بتصرف
6. سیرت ابنِ ہشام، باب مباداۃ رسول اللہ۔۔۔ الخ، ذکر عدوان المشرکین۔۔۔ الخ، الجزء الاول، 1/203
7. صَحابۂ کرام کا عِشقِ رسول، ص112
8. طبقاتِ ابن سعد، رقم:48، صہیب بن سنان، 3/171، بتغیر
9. طبقاتِ ابن سعد، رقم:43، خباب بن الارت، 3/122
10. بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب اسلام ابی ذر، ص970، حدیث: 3861
11. کامیاب طالب علم کون؟، ص48
12. کامیاب طالب علم کون؟، ص48
13. حدائقِ بخشش، ص19
14. پردے کے بارے میں سوال جواب، ص64 بتصرف
15. مدنی مذاکرہ، 7 رمضان المبارک 1440ھ بمطابق 13 مئی 2019ء
16. مدنی مذاکرہ، 26 رمضان المبارک 1440ھ (بعد نماز تراویح) بمطابق 31 مئی 2019ء
17. مدنی مشورہ، مرکزی مجلسِ شوریٰ، 27 تا 29 ربیع الاخر 1439ھ بمطابق 15 تا 17 جنوری 2018ء
18. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 18 شوّال المکرم 1438ھ بمطابق 13 جولائی 2017ء
19. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، جمادی الاولی 1427ھ بمطابق 4 تا 8 جون 2006ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

16 غور و فکر کی ضرورت و اہمیت

دُرُودِ پاک کی فضیلت

مکے مدینے کے تاجدار، حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اِنَّكُمْ تُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ بِاَسْمَائِكُمْ وَ سِيْمَائِكُمْ یعنی بے شک تمہارے نام مع شناخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں۔ فَاَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ لہٰذا مجھ پر خوب صُورَت اَلْفاظ میں دُرُودِ پاک پڑھو۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلی اللہُ علیٰ محمد

ذمہ داری ملنے پر غور و فکر

اَمیرُ الْمُومِنین حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کی زوجہ محترمہ بیان کرتی ہیں کہ جب آپ مَنْصَبِ خِلَافَت پر فائز ہوئے تو گھر آ کر مُصَلّے پر بیٹھ کر رونے لگے، اتنا روئے کہ داڑھی مُبارَک آنسوؤں سے تَر ہو گئی، میں نے عَرض کی: اے اَمیرُ الْمُومِنین! آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا: میری گردن پر اُمَّتِ سرکار کا بوجھ ڈال دیا گیا ہے، جب میں بھوکے فقیروں، مریضوں، مظلوم قیدیوں، مُسافروں، بوڑھوں، بچوں و عَیال داروں اَلْغَرَضْ تمام دنیا کے مصیبت زَدوں کی خَبَر گیری کے متعلّق غور و فِکْر کرتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ کہیں ان کے متعلق اللہ پاک باز پرس (پوچھ گچھ) فرمائے اور مجھ سے جواب نہ بَن پڑے! بس یہ بھاری ذِمّہ داری اور فِکْر رُلا رہی ہے۔[2]

غور و فکر کی ضرورت و اہمیت

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کا اندازِ غور و فِکْر کس قدر اعلیٰ تھا، آپ نے ذِمّہ داری ملنے پر کس پیارے انداز میں اپنی ذِمّہ داریوں کا جائزہ لیا۔ یاد رکھئے! تفکر

www.dawateislami.net

و تدبُّر ہو یا نظر و عبرت، سب کا معنیٰ و مفہوم غور و فِکْر کرنا ہی ہے۔ قرآنِ پاک کی سینکڑوں آیاتِ مبارکہ میں بالواسطہ و بلا واسطہ غور و فِکْر، بصیرت و تدبُّر اور مشاہدے کا حکم دیا گیا ہے۔ یوں ہی رازدارِ کبریا، دین و دنیا کے بادشاہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فرامین اور سَلَف صالحین کے اَقْوال و اَفْعال سے بھی اس کی ترغیب ملتی ہے۔ غور و فِکْر اس وجہ سے بھی ضروری ہے کہ اس کی بدولت حق کی مَعْرِفَت، راہِ ہدایت کی طرف رَہْنُمائی، حِکْمَت و دانائی، دنیا و آخِرَت کی کامیابی اور رضائے اِلٰہی جیسی عظیم نعمتیں حاصِل کی جاسکتی ہیں۔ اپنے گزشتہ و آئندہ کے اَعمال میں غور و فِکْر کرنے سے نہ صِرف فِکْرِ آخِرَت پیدا ہوتی بلکہ گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کی طرف راغب ہونے کا جذبہ بھی نصیب ہوتا ہے۔

قرآنِ پاک اور غور و فکر

قرآنِ کریم میں کثیر مقامات پر کائنات میں موجود مختلف چیزوں جیسے انسان کی تخلیق، اس کے وُجُود کی ابتدا و انتہا اور اس دوران پیش آنے والے مختلف اَحْوال و تبدیلیاں یعنی زمین و آسمان کی پیدائش، زمین کی پیداوار، ہوا اور بارِش، سمندر میں کشتیوں کی روانی، زبانوں اور رنگوں کے اختلاف وغیرہ کا ذکر کرکے یہ دَعْوَت و ترغیب دی گئی ہے کہ انسان ان میں غور و فِکْر کے ذَرِیعے اپنے رَبِّ کریم کا قُرب پائے، اُس کی عِبَادَت بجالائے اور اس کے عطا کردہ اَحکام کے مُطابِق اپنی زِندَگی گزار سکے۔ ایسے ہی لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک مقام پر اِرشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اے رب ہمارے تُو نے یہ بیکار نہ بنایا پاکی ہے تجھے تُو ہمیں دوزخ

www.dawateislami.net

(پ4، اٰل عمران:191) | کے عذاب سے بچالے۔

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ تفسیر نعیمی میں اس آیَت کے تَحْت لکھتے ہیں: انسان نَفْس و بدن کا مجموعہ ہے، بدن ظاہر ہے نَفْس باطن، بدن کی عِبَادَت ذکر ہے نَفْس و رُوح کی عِبَادَت فِکْر ہے اپنی عُبُودِیَّت (بندگی) کا اِظْہار ذکر سے ہوتا ہے اِقْرار دل سے، ذکر سے فِکْر اعلیٰ ہے کہ ایک سَاعَت کی فِکْر 60 سال یا 80 سال کے ذکر سے افضل ہے۔ اس لئے ذکر پہلے فرمایا گیا اور فِکْر کا تذکرہ بعد میں ہوا، ذِکْرُ اللہ ساری مخلوق کرتی ہے مگر فکر صرف انسان، فکر یعنی غور و خوض صِرف انسان کی عِبَادَت ہے۔[3]

غور و فکر کا احادیث میں تذکرہ

❀ گھڑی بھر کے لئے (آخرت کے مُعَامَلے میں) غور و فِکْر کرنا 60 سال کی عِبَادَت سے بہتر ہے۔[4]

❀ جب تم کوئی کام کرنا چاہو تو اس کے اَنْجَام کے بارے میں غور و فِکْر کرو، اگر وہ اچھا ہے تو اسے کرلو اور اگر اس کا غَلَط نتیجہ دکھائی دے تو اس سے بچو۔[5]

❀ بروزِ قِیامَت اللہ پاک کے نزدیک مَقام و مرتبہ کے اعتبار سے افضل وہ شخص ہوگا جو دنیا میں زِیادَہ بھوکا رہنے والا اور زِیادَہ غور و فِکْر کرنے والا ہوگا۔[6]

غور و فکر بزرگانِ دِیْن کی نظر میں

❀ حضرت ابراہیم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: غور و فِکْر عقل کا مغز ہے۔

❀ حضرت لقمان رحمۃُ اللہِ علیہ تنہائی میں بیٹھ کر بہت دیر تک غور و فِکْر فرماتے رہتے۔ آپ فرماتے ہیں: طویل تفکر جَنَّت کا راستہ ہے۔

❀ حضرت وَہْب بِن مُنَبِّہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جس شخص کا غور و فِکْر بڑھ جاتا ہے اسے عِلْم عطا ہوتا ہے اور جسے عِلْم عطا ہوتا ہے وہ عَمَل کرتا ہے۔

www.dawateislami.net

❀ حضرت فضیل رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: غور و فِکْر ایک شیشہ ہے جو تجھے تیری نیکیاں اور بُرائیاں دِکھاتا ہے۔[7]

❀ حضرت حاتِم اَصَم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: غور و فِکْر سے خوفِ خُدا بڑھتا ہے۔[8]

کون، کہاں اور کس انداز میں غور و فکر کرے؟

پیارے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر ایک کو اپنی ذات، گفتگو و اَعمال، ذِمَّہ داری اور اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کے حُقُوق کے متعلِّق غور و فِکْر کرتے رہنا چاہئے، کون کہاں اور کس انداز میں غور و فِکْر کرے، کچھ اس بارے میں نکات پیشِ خدمت ہیں:

اپنی ذات کے متعلق غور و فکر

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارا مَدَنی مَقْصَد ہے: مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِن شاءَ اللہ۔ یاد رکھئے! اس مَدَنی مَقْصَد میں سب سے پہلے اپنی ذات کی اِصْلاح پر تَوَجُّہ دلائی گئی ہے، جس کے حُصُول کیلئے ہمیں غور و فِکْر کرنا ہو گا کہ کون سے کام کرنا ہم پر لازِم ہیں اور کن کاموں سے بچنا ضَروری ہے، لہٰذا ہم میں سے ہر ایک خواہ وہ نگران و ذِمَّہ دار ہو یا ماتحت، کو غور کرنا چاہئے کہ کیا ہم فرائض و واجبات کی ایسی پابندی کرتے ہیں جیسا کہ اس کا حق ہے؟ مثلاً 5 نمازوں کی ادائیگی ہر عاقِل بالِغ مُکَلَّف (جس پہ شرعی اَحکام لاگو ہو سکتے ہوں) مسلمان پر فَرْض اور بِلا عُذرِ شرعی باجَماعَت ادائیگی واجِب ہے، 72 نیک اعمال میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں جَماعَت سے ادا کیں؟ (کاش پہلی صف مع تکبیرِ اُولیٰ کبھی نہ چھوٹے) اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اِرشاد فرماتے ہیں: صِرف اس ایک نیک عمل پر اگر کوئی صحیح معنوں میں کاربند ہو جائے تو اِن شاءَ اللہ اس کا بیڑا پار ہو جائے۔ ❀ جس طرح ہم دُنیوی تعلیم کے حُصُول و کاروبار میں ترقّی کیلئے صبح سویرے نَرم بستر چھوڑ کر روشن مستقبل کے

www.dawateislami.net

حُصُول کیلئے گھروں سے نکل پڑتے ہیں تو کیا ہم اُخرَوِی کامیابی کے حُصُول کی خاطِر فجر کے وَقْت نَرَم نَرَم بستروں کو چھوڑ کر نمازِ باجَماعَت ادا کرنے کیلئے مَسْجِد میں حاضری دیتے ہیں؟ اور کیا نمازِ فجر کے لئے جگانے والے دینی کام سے محروم تو نہیں ہو رہے؟ ❀ دنیا کے ہر میدان میں ہماری کوشش ہوتی ہے کہ صَفِ اوّل میں نظر آئیں تو کیا بارگاہِ خداوندی میں حاضری (یعنی نمازِ باجماعت) کے وَقْت بھی مَسْجِد کی پہلی صف میں نظر آنے کی کوشش کرتے ہیں؟ ❀ ہمارے اندر کیا کیا خرابیاں و کوتاہیاں ہیں ❀ کیا ہمیں بات کرنے کا ڈھنگ آتا ہے؟ ❀ کیا نَماز دُرُست پڑھتے ہیں؟ ❀ غور کریں کہ کیا ہم درس و بیان کے ذَرِیعے دوسروں کی اصلاح کے لئے کوشاں ہو کر اپنی اصلاح سے غافِل تو نہیں ہو گئے؟ کیونکہ اگر اپنی اصلاح کی کوشش کرنا بھول گئے اور فقط دوسروں کی اصلاح میں لگے رہے تو اللہ پاک ہمیں ان لوگوں میں سے نہ کر دے جن کے بارے میں حدیثِ پاک میں ہے کہ بے شک اللہ پاک اِس دین کی تائید کسی فاجِر آدمی سے بھی کروا دیتا ہے۔[9] اَلْاَمَان وَ الْحَفِیْظ اس حدیث کی شرح میں حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تا قِیامَت یہ طریقہ رہے گا کہ بعض لوگ دینی خدمات کریں گے جن سے اِسْلام کو قوّت پہنچے مسلمان ان سے فائدہ اٹھائیں گے مگر وہ خود اس کے فائدوں سے مَحْرُوم رہے جیسا کوئی ریاکار مَسْجِد خانقاہ مدرسہ دینی بنا جائے لوگ فائدے اٹھائیں یہ خود اپنی خراب نِیَّت کی وجہ سے ثواب نہ پائے یا جیسے کوئی شخص صدقاتِ جاریہ قائم کرے مگر اس کا خاتِمہ خراب ہو جائے لوگ اس کے صدقات کی وجہ سے جنتی بن جائیں وہ خود دوزخی ہو۔ لہٰذا کوئی اپنے اَعمال پر نازاں نہ ہو رَب کا فَضْل مانگتا رہے۔[10] ❀ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم لوگوں کو تو نمازی اور سنّتوں کا پابند بنائیں لیکن خود بے عملی کا شِکار ہوں۔ قرآنِ کریم میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ | ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ

www.dawateislami.net

مَالَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (پ28، الصف:2) | جو نہیں کرتے۔

❀ ہم غور کریں کہ قبر و آخِرَت کے موضوع پر تو ایسا بیان کریں کہ سننے والوں کو رُلا دیں اور اپنی کیفیت یہ ہو کہ دل غَفْلَت کی وجہ سے نیکیوں کی طرف مائل نہ ہوتا ہو۔ ❀ ہم دوسروں کو تو اچھے اَخلاق کا درس دیں اور ہماری بد اَخلاقی کی وجہ سے اپنے بھی دُور بھاگیں، اللہ نہ کرے، اگر ایسی کیفیت ہے تو اسے فوراً دُور کرنے کی کوشش کریں۔

حقوق اللہ و حقوق العباد کے متعلق غور و فکر

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک اور بندوں کے حُقُوق کا خَیال رکھنا ہر ایک پر لازِم ہے ان سے غَفْلَت برتنا دِین و دُنیا کے نُقْصان کا سَبَب بن سکتا ہے۔ لہٰذا اس بارے میں بھی غور و فکر کرتے رہئے کہ ❀ کہیں ہم نے کسی کی حق تلفی تو نہیں کی؟ ❀ کیا ماں باپ، بیوی بچوں، رِشتہ داروں، پڑوسیوں، عام مسلمانوں، مُرشِد، استاذ، شاگرد اور ماتحتوں کے حُقُوق پوری طرح ادا کرنے کی کوشش کی؟ ❀ کیا ہم سعادت مند بیٹا، شفیق باپ، مثالی شوہر، بے ضرر پڑوسی، مُریدِ صادِق، کامیاب استاذ، مثالی طالِب عِلْم اور بہترین نگران و بہترین ماتحت بننے میں کامیاب ہو سکے؟ ❀ کسی کو بُرا بھلا کہنے، گالی دینے کی عادَت تو نہیں؟ ❀ کسی پر تہمت تو نہیں لگائی؟ ❀ کسی کی غیبت تو نہیں کی؟ ❀ کسی کا مال ناحق تو نہیں کھایا؟ ❀ کسی کو (بِلا اِجازَتِ شرعی) تکلیف تو نہیں دی؟ کسی کا قَرْض تو نہیں دبا لیا؟ ❀ کسی کی چیز عاریتاً (ادھار) لے کر واپس کرنا بھول تو نہیں گئے؟ ❀ کسی کے ناگوار محسوس کرنے کے باوُجُود اس کی چیز بلا اِجازَت اِسْتِعمال تو نہیں کی؟ ❀ کسی ماتحت کی حق تلفی تو نہیں کی؟ ❀ نگران کی مخالفت تو نہیں کی؟ وغیرہ

حُصُولِ عِلْمِ دین کیلئے غور و فکر

اپنی ذات کے متعلّق یوں بھی غور و فکر کرنا چاہئے: ❀ جن عُلُوم کا حاصِل کرنا فَرْض ہے، کیا

www.dawateislami.net

ان کو حاصِل کر لیا؟ ❀ فَرْضِ عُلُوم کے حُصُول کیلئے کس قدر کوشش کی؟ ❀ مَدَنی مرکز کی طرف سے جو بھی ذِمَّہ داری عَطا کی گئی ہے کیا اس سے متعلق ضروری شرعی احکام کا عِلْم حاصِل کر لیا؟

12 دینی کاموں میں غور و فکر

پیارے اسلامی بھائیو! ذیلی حلقے کے 12 دینی کام آخِرَت میں بھی کامیابی کا بہترین ذَرِیْعَہ ہیں، کیونکہ یہ سارے کام نیکی کے کام ہیں۔ پابندی کے ساتھ دینی کام کرتے رہنے سے اِن شاءَ اللہ دل میں گناہوں سے نَفْرَت، نیکیوں کی طرف رغبت اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سنّتوں سے مَحَبَّت پیدا ہو گی۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے دینی کاموں کا بھی روزانہ جائزہ لیا کریں کہ آج مجھے کیا کیا دینی کام کرنے تھے؟ اور کیا کیا ہوئے؟ اس طرح روزانہ غور و فکر کرتے رہنے سے اِن شاءَ اللہ دینی کام مَضْبُوط کرنے کا جذبہ نصیب ہو گا۔ شَیْخِ طریقت، اَمِیْرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ فرماتے ہیں: لوگ آمدنی اور بِکری (Sale) کا حِساب و کتاب روزانہ کرتے ہیں۔ 72 نیک اعمال نامی رسالے کے مطابق اپنے نیک کاموں کا جائزہ لے کر رسالہ پُر کر کے اپنی آخِرَت کی تیاری کرنی چاہئے۔[11]

تنظیمی ذِمَّہ داریوں کے متعلق غور و فکر

ہم سب عاشقانِ رسول کی دینی تحریک سے وابستہ ہیں، کوئی کسی ذِمَّہ داری پر تو کوئی کسی ذِمَّہ داری پر، ہم سب وقتاً فوقتاً اپنی ذِمَّہ داری کے مُطابِق اپنے دینی کاموں کا بھی جائزہ لیتے رہیں کہ کیا واقعی میں اپنی ذِمَّہ داری کا حق ادا کر رہا ہوں کہ نہیں؟ جتنا وَقْت دے کر میں دینی کاموں کی رفتار بڑھا سکتا ہوں، کیا دینی کاموں کیلئے اُتنا وقت دے پا رہا ہوں یا نہیں؟ مجھے مَدَنی مرکز کی طرف سے جو اہداف دیئے گئے ہیں، کیا اُن اہداف کے مُطابِق میری کوشش و دلچسپی بھی ہے کہ نہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ اِسی خوش فہمی میں دن رات بڑی تیزی کے ساتھ گزرتے جا رہے

www.dawateislami.net

ہوں کہ ابھی تو ذِمَّہ داری کا اِتنا عرصہ باقی ہے، میرے ذیلی حلقے / حلقے / عَلاقے / ڈویژن اور شعبے وغیرہ میں بہت کام ہو رہا ہے، میرے عِلاوہ باقی اسلامی بھائی بھی تو دینی کام کر ہی رہے ہیں ناں، اگر کبھی ایسا خَیال آئے تو فوراً جھٹک دینا چاہئے اور سنجیدگی کے ساتھ غور و فکر کرتے ہوئے اپنے جَدْوَل کا، اپنے دینی کاموں کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔ اللہ پاک ہمیں دینی کاموں کو سچی لگن، اُمَّتِ مسلمہ کی خیر خواہی کی نِیَّت اور جذبے کے ساتھ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

غیر ضروری غور و فکر سے بچئے

پیارے اسلامی بھائیو! ہماری سوچوں اور فکروں کا مرکز و مَحْوَر رضائے اِلٰہی کا حُصُول، سنتوں کا اتباع، دنیا و آخِرَت کی کامیابی اور دینی کاموں میں ترقی کا حُصُول ہی ہونا چاہئے، اس کے علاوہ غیر متعلقہ لوگ اور غیر ضروری کاموں میں بِلاوجہ کے غور و فکر سے بچنا چاہئے، کچھ چیزوں کے متعلِّق غور و فکر شرعاً بھی ممنوع ہے۔ مثلاً قضا و تقدیر کے مسائل انتہائی نازک ہیں، ان کے بارے میں بحث و غور و فِکْر سے بچئے۔ صدرُ الشَّریعہ، حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: قضا و قدر کے مَسائل عام عقلوں میں نہیں آسکتے ان میں زِیادَہ غور و فِکْر کرنا ہَلاکَت کا سَبَب ہے۔[12]

اللہ پاک کی ذات کے متعلق غور و فِکْر کرنا منع ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما سے رِوایَت ہے کہ کچھ لوگوں نے اللہ پاک کی ذات و صفات میں غور و فِکْر کیا تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشَاد فرمایا: مخلوقِ خدا کے اَحْوال میں غور و فِکْر کرو، اللہ پاک کی ذات میں غور و فِکْر نہ کرو کیونکہ تم اس کی بے مثال قدرت پر قادِر نہیں ہوسکتے۔[13]

بعض حُکَما کا قول ہے: تین چیزوں میں غور نہ کرو: (۱) اپنی مفلسی و تنگ دستی پر، کیونکہ اس میں غور کرتے رہنے سے تیرے غم (اور ٹینشن) میں اِضافہ اور حرص میں زِیادَتی ہوگی (۲) خود پر

www.dawateislami.net

ظُلم کرنے والے کے ظلم پر غور نہ کر کہ اِس سے تیرے دل میں کینہ بڑھے گا اور غُصّہ باقی رہے گا (۳) دنیا میں زِیادَہ دیر زندہ رہنے کے بارے میں نہ سوچ کہ اس طرح تُو مال جَمْع کرنے میں اپنی عُمر ضائع کر دے گا اور عَمَل کے مُعَامَلے میں ٹالَم ٹُول سے کام لے گا۔[14]

منفی غور و فکر سے بچئے

پیارے اسلامی بھائیو! اپنی ذِمَّہ داریوں، اہداف، نگرانوں اور ماتحتوں سے متعلِّق جب بھی غور و فِکْر کریں ہمیشہ مثبت سوچ (Positive Thinking) اور مثبت انداز رکھا جائے، غیر ضروری تنقید اور منفی رویوں سے بچیں۔ کیونکہ بعض اوقات کسی کام کے متعلِّق مثبت سوچ اپنائیں تو کام ہوتا ہوا نظر آتا ہے جبکہ منفی سوچ اور رویہ کی وجہ سے وہی کام مُشکِل لگنے لگتا ہے، جیسا کہ جوتے بنانے والی 2 کمپنیوں نے اپنی مصنوعات کی مارکیٹنگ کیلئے اپنا اپنا نمائندہ بیرونِ مُلک بھیجا تاکہ وہاں جوتے فروخت کئے جاسکیں۔ دونوں نمائندے جب وہاں پہنچے تو ان کو حیرت ہوئی کہ وہاں کی اکثریت جوتے پہنتی ہی نہیں، ایک کمپنی کے نمائندے نے جو منفی (Negative) سوچ کا مالک تھا، اپنی کمپنی کو لکھا: یہاں جوتے سیل (Sale) نہیں ہوں گے کیونکہ یہاں لوگ جُوتے پہنتے ہی نہیں۔ دوسری کمپنی کے نمائندے نے جو کہ مثبت (Positive) سوچ کا مالک تھا، اپنی کمپنی کو لکھا: یہاں جُوتے خوب بکیں گے کیونکہ یہاں اکثر لوگ ننگے پاؤں پھرتے ہیں۔

غور و فکر کے فوائد

دینی و دُنیوی فوائد

❀ (آخرت کے مُعَامَلے میں) غور و فکر کرنے سے حَکَمِ قرآنی اور فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر عَمَل نصیب ہو گا۔ ❀ غور و فِکْر اِیمان کا نور ہے۔ ❀ گھڑی بھر غور و فِکْر پوری رات کے قِیام سے بہتر ہے۔ ❀ غور و فِکْر تمام بھلائیوں کی اصل ہے۔ ❀ عاقبت (آخرت) کے بارے میں غور و فِکْر

www.dawateislami.net

عقل و دانائی میں اضافے کا باعث ہے۔ ❀ غور و فکر اُمورِ خیر کی طرف رَہنُمائی کرتا ہے۔ ❀ اللہ پاک کی قدرت میں غور و فِکْر عِبَادَت ہے۔ ❀ غور و فِکْر دل کی روشنی اور مَعْرِفَت کا ذَرِیْعَہ ہے۔[15] ❀ غور و فِکْر کے ذَرِیعے کئے ہوئے کاموں میں بندہ نُقْصان سے بچ سکتا ہے۔

نفسیاتی فوائد

❀ دماغ میں مَحْفُوظ کردہ مَعْلُومات کے معیار کا براہِ راست تَعَلُّق غور و فِکْر اور سوچنے کے مِعْیار پر منحصر ہوتا ہے۔ ماہرینِ نفسیات کے مُطابِق انسان جو سوچتا ہے وہی بن جاتا ہے، انسان کی شخصیت اس کی سوچوں سے تشکیل پاتی ہے، دماغ کا بالائی حِصّہ سوچنے اور غور و فِکْر کرنے کا اہم مرکز ہوتا ہے۔ دماغ کے اس حِصّے کو لگاتار سوچنے اور غور و فکر سے مُتَحَرِّک رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ❀ دماغ اپنی یادداشت میں معلومات کو اَلْفَاظ، تصاویر، خیالات، رجحانات اور حقائق وغیرہ کئی شکلوں میں ذخیرہ کرتا ہے۔ جب انسان سوچتا ہے تو سوچنے کے عَمَل کے دوران نئی مَعْلُومَات پیدا ہوتی ہیں، غور و فکر سے دماغ میں جَمْع کردہ مَعْلُومَات و مواد کے درمیان بہتر رابطہ پیدا ہوتا ہے۔ ❀ غور و فکر کے ذَرِیعے دماغی صَلَاحِیَّت میں نُمایاں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے:

❀ اپنی گفتگو پر غور و فِکْر کیا کریں کہ میں نے کیا بولا اور کیوں بولا؟[16] ❀ ہمیں غور کرنا چاہئے کہ ہم نیک بننے کیلئے جی رہے ہیں یا اپنے آپ کو نیک ثابت کرنے کیلئے۔[17] ❀ غور و فکر کرنے کے بعد کوئی تنظیمی فیصلہ کیا جائے البتہ وہ فیصلہ دُرُست تھا یا نہیں؟ نتیجہ آنے کے بعد ہی معلوم ہوتا ہے۔[18] ❀ اپنے شعبے کے بارے میں غور و فکر کریں، کمزوریاں دُور کریں، بہتر کارکردگی کیلئے

www.dawateislami.net

نئے نئے اقدامات کرتے رہیں۔[19] ❀ ہر شعبہ ذِمَّہ دار اپنے شعبے کو مضبوط کریں، جب تک آپ کی کامِل تَوَجُّہ نہیں ہو گی، آپ کا شعبہ مضبوط نہ ہو سکے گا۔ لہٰذا اس بارے میں غور و فِکْر کرنے کی عادَت بنائیں۔[20] ❀ اپنے جَدْوَل کو مُنَظَّم کریں، تمام کاموں کو لکھ کر غور کریں کہ سب سے پہلے زِیادَہ اہم کام کیا ہے، پھر کون سا؟ وغیرہ جو کام زِیادَہ اہم ہو، اُسے سب سے پہلے کیجئے۔[21]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. مصنف عبد الرزاق، باب الصلاۃ علی النبی، 2/140، حدیث:3116
2. حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات، ص138
3. تفسیرِ نعیمی، پ4، سورۃ آل عمران تحت الایۃ:191، 4/466ملتقطاً
4. جامع الصغیر، ص365، حدیث:5897
5. کنز العمال، کتاب الاخلاق، باب التاء، الجزء الثالث، 2/44، حدیث:5673
6. احیاء العلوم، کتاب کسر الشہوتین، بیان فضیلۃ الجوع وذم الشبع، 3/101
7. احیاء العلوم، کتاب التفکر، فضیلۃ التفکر، 4/514
8. مکاشفۃ القلوب، باب فی التفکر فی الایام وغیرہا، ص240
9. بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر، ص1052، حدیث:4203
10. مرآۃ المناجیح، 8/195
11. مدنی مذاکرہ، 1 محرم الحرام 1441ھ بمطابق 1 ستمبر 2019ء
12. بہارِ شریعت، 1/18، حِصّہ 1
13. کنز العمال، کتاب الاخلاق، باب التفکر، الجزء الثالث، 2/47، حدیث:5703ماخوذاً
14. حرص، ص180
15. فیضانِ ریاض الصالحین، 2/112 ماخوذاً
16. مدنی مذاکرہ، 11 جمادی الاولیٰ 1436ھ بمطابق 2 مارچ 2015ء
17. مدنی مذاکرہ، 15 محرم الحرام 1435ھ بمطابق 8 نومبر 2014ء
18. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 16 تا 20 رجب المرجب 1435ھ بمطابق 16 تا 20 مئی 2014ء
19. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 26 تا 28 ربیع الغوث 1432ھ بمطابق 1 تا 3 اپریل 2011ء
20. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 13 تا 17 شوال المکرم 1434ھ بمطابق 22 تا 26 اگست 2013ء
21. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 16 تا 20 رجب المرجب 1435ھ بمطابق 16 تا 20 مئی 2014ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

17 سب کے ساتھ یکساں تعلقات

درودِ پاک کی فضیلت

رسولوں کے سردار، مکے مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ خوشبو دار ہے: جس شخص نے یہ دُرُود شریف پڑھا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صلی اللہُ علیٰ محمد

نیکی کے امام کا مقام

شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف نیکی کی دعوت صفحہ 237 پر حضرت کعب رضی اللہُ عنہ کے حوالے سے نقل فرمایا ہے کہ نیکی کے اِمام کو قِیامَت میں لایا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اپنے رَبِّ کریم کے دربار میں حاضری دو تو وہ حاضری دے گا کہ درمیان سے حِجابات (یعنی پردے) اُٹھ جائیں گے، اُس کو جنّت میں جانے کا حکم ہو گا، وہ جنّت میں جا کر اپنا مَقام اور بھلائی کے کاموں میں تعاوُن کرنے والے دوستوں کے مقامات دیکھے گا، اُس سے کہا جائے گا کہ یہ فُلاں کی منزل ہے اور یہ فُلاں کی، تو وہ جنّت میں اُن تمام چیزوں کو دیکھے گا جو خود اِس کے لئے اور اِس کے دوستوں کے واسطے تیّار ہیں اور اپنا مَقام ان سب سے افضل پائے گا، پھر اسے جنّتی لباس پہنایا جائے گا اور اس کے سر پر جنّت کے تاجوں میں سے ایک تاج رکھا جائے گا اور اس کا چہرہ چمکنا شروع ہو گا یہاں تک کہ چاند جیسا ہو جائے گا، جو بھی اُسے دیکھے گا تو کہے گا: یا اللہ! اسے ہم میں سے بنا دے یہاں تک کہ وہ اپنے اُن دوستوں کے پاس

www.dawateislami.net

آئے گا جو خیر و بھلائی میں اس کا ساتھ دیا کرتے اور نیکی کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے تھے۔ انہیں کہے گا: اے فُلاں! خوش ہو جا! جنّت میں اللہ پاک نے تیرے لئے ایسے ایسے انعامات تیّار رکھے ہیں، انہیں اس طرح کی خوش خبریاں سناتا رہے گا یہاں تک کہ اس کے اپنے روشن چہرے ہی کی طرح اُن دوستوں کے چہرے بھی خوشی سے چمک اٹھیں گے اور اس طرح سے لوگ انہیں چمکتے چہروں سے پہچانیں گے۔[2]

پُر ضِیا کر میرا چہرہ حشر میں اے کبریا
شہ ضِیاءُ الدّین پیرِ با صفا کے واسطے
صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

نیکی کے کاموں میں تعاون کا حکمِ قرآنی

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نیکی کی دعوت دینے اور اس میں دوسروں کی مُعاوَنَت کرنے والوں کو آخِرَت میں اللہ پاک کی طرف سے کیسے کیسے انعامات سے نوازا جائے گا۔ نیکی و بھلائی کے کاموں میں دوسروں کی مَدد کا حکم اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں بھی اِرشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ پارہ 6 سورہ مائدہ آیت نمبر 2 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪

ترجَمۂ کنز الایمان: اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زِیادَتی پر باہم مَدد نہ دو۔

تفسیر صِراطُ الْجِنَان میں ہے: یہ انتہائی جامع آیتِ مُبارَکہ ہے، نیکی اور تقویٰ میں ان کی تمام انواع و اقسام داخِل ہیں اور اِثْم اور عُدْوَان میں ہر وہ چیز شامِل ہے جو گناہ اور زِیادَتی کے زمرے میں آتی ہو۔ عِلْمِ دین کی اشاعت میں وَقْت، مال، درس و تدریس اور تحریر وغیرہ سے ایک دوسرے

www.dawateislami.net

کی مَدَد کرنا، دینِ اِسلام کی دَعْوَت اور اس کی تعلیمات دنیا کے ہر گوشے میں پہنچانے کے لئے باہمی تعاوُن کرنا، اپنی اور دوسروں کی عملی حالَت سدھارنے میں کوشش کرنا، نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا، مُلک و مِلّت کے اجتماعی مفادات میں ایک دوسرے سے تعاوُن کرنا، سوشل ورک اور سماجی خدمات سب اس میں داخِل ہے۔[3]

نیک کاموں میں تعاون کے متعلّق 2 فرامینِ مصطفےٰ

1. جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مَدَد کرتا رہتا ہے، اللہ پاک اس کی مَدَد فرماتا رہتا ہے۔[4]
2. جو ہِدایَت کی طرف بُلائے اُس کو تمام عَمَل کرنے والوں کی طرح ثواب ملے گا اور اس سے اُن عَمَل کرنے والوں کے اپنے ثواب سے کچھ کم نہ ہو گا۔[5]

مُفَسِّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ حکم (عام ہے یعنی) نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور ان کے صَدقے سے تمام صحابہ، اَئِمّۂ مجتہدین، عُلَمائے متقدِّمین و مُتَاخِّرین (یعنی پچھلے اور بعد والے) سب کو شامِل ہے مثلاً اگر کسی کی تبلیغ سے ایک لاکھ نمازی بنیں تو اُس مبلغ کو ہر وَقْت ایک لاکھ نَمازوں کا ثواب ہو گا اور ان نمازیوں کو اپنی اپنی نَمازوں کا ثواب۔[6]

پیارے اسلامی بھائیو! ہم سب عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دَعْوَتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، ہم میں سے ہر کوئی کسی نہ کسی ذِمَّہ داری پر فائز ہے اور اس عظیم مَدَنی مَقْصَد (مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِن شاءَ اللہ) کے تحت نیکی کی دعوت کو دنیا بھر میں عام کرنے کے لئے ہمیں مَدَنی مرکز کی طرف سے عطا کردہ ذِمَّہ داریوں اور طریقِ کار کے مُطابِق دینی کام کو آگے بڑھانے کے لئے سب کے ساتھ یکساں تعلّقات رکھتے ہوئے مل کر کوششیں کرنا ہوں گی۔ نگران ذِمَّہ داران کو، ذِمَّہ داران اپنے ماتحتوں کو کس طرح ساتھ لے کر دینی کام کریں، اس بارے میں چند مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں:

www.dawateislami.net

مسکراتے رہئے

پیارے اسلامی بھائیو! نگران و ذِمّہ داران دینی کاموں میں سب کے ساتھ یکساں تعلقات کے لئے سب کے ساتھ نَرمی، شَفْقَت و مَحبَّت، خوش اَخلاقی اور ملنساری والا انداز رکھیں۔ کیونکہ سب کے ساتھ مِل جُل کر رہنے والے، ہر کسی سے مسکرا کر ملنے والے بااَخلاق مبلغ کے سب لوگ قریب آتے ہیں، اس کی بات مانتے ہیں، لہٰذا ذِمّہ داران اور نگران آپس میں اور ماتحتوں کے ساتھ بات چیت کے درمیان حَسَبِ مَوْقَع مسکرانے کی عادَت بنائیں کیونکہ جو لوگ مسکراتے رہتے ہیں، خوش اَخلاقی اور ملنساری کے ساتھ مُلاقات کرتے ہیں وہ نہ صرف اپنی زندگیوں کو خوشگوار بناتے ہیں بلکہ دینی کاموں کی کارکردگی بڑھنے کا سَبَب بنتے ہیں، ان کے مسکرانے سے مَحبَّت و عقیدت بڑھتی ہے، اس کا اچھا اَثَر پڑتا ہے، بات زِیادَہ مؤثر ہوتی ہے، یوں اسلامی بھائی دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کے ساتھ کام کرنے والوں کی کارکردگی بڑھ جاتی ہے اور ان کے ذِمّے مختلف کاموں کو پُورا کرنے کا جذبہ بڑھ جاتا ہے۔ بااَخلاق اور مسکراتے لوگ مشکلات پر جلد قابو پالیتے ہیں، ان کے اس عَمَل سے نہ صرف ان کو بلکہ ان کے ساتھ کام کرنے والوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دَائِمُ الفکر (یعنی ہمیشہ فِکْر مند) ہونے کے باوُجُود مسکرایا کرتے تھے۔[7]

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تَبَسُّم کی عادَت پہ لاکھوں سلام[8]
صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے

www.dawateislami.net

ذَرِیعے دعوتِ اِسلامی ترقی کی منزلیں طے کرے، تو اپنے اَخلاق اور کردار کو اچھا بنایئے۔[9] ذِمَّہ داران کو اپنے رویئے و انداز پر غور کرتے رہنا چاہئے، ایسا انداز اختیار نہ کیجئے، جسے بداَخلاقی یا روکھاپَن سمجھا جائے۔ جارِحانہ انداز، بے مَوقَع و لمبی گفتگو، مَدَنی مشورے میں تاخیر سے آنا اور وَقْت پر خَتْم نہ کرنا، اِی میلز، فون کالز، ایس ایم ایس، واٹس ایپ وغیرہ کا ریپلائی نہ کرنا، غم خواری و عِیادَت نہ کرنا، جھاڑنے اور غصّے کا مَعْمُول خود ذِمَّہ داران کے ساتھ ساتھ تنظیمی کاموں کے لئے بھی انتہائی نُقْصان دِہ ہے۔

خود کو ماتحت جانئے

پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ سب کے یکساں تعلقات رکھنا چاہتے ہیں تو خود کو ماتحت جانئے یعنی آپ کتنے ہی بڑے ذِمَّہ دار کیوں نہ ہوں، اپنے آپ کو ماتحت اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو اپنا نگران تَصَوُّر کریں۔ پھر جو بات اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہی دیگر اسلامی بھائیوں کے لئے بھی پسند کریں مثلاً ہر ماتحت یہ پسند کرتا ہے کہ میرا نگران میرے ساتھ شَفْقَت کے ساتھ پیش آئے، اگر میں بیمار ہو جاؤں تو میری عِیادَت کرے، کوئی مُشْکِل درپیش ہو تو میری مَدَد کرے، میرا کوئی نُقْصان ہو جائے تو بھرپور دل جوئی کرے، دینی کاموں کے سلسلے میں عملی طور پر میری رَہْنُمائی کرے نہ کہ ذرا سی غلطی پر جھاڑنے اور طنز و تنقید کے تیر برسانا شروع کر دے وغیرہ۔ خود کو ماتحت تَصَوُّر کرنے کی صُورَت میں آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ کے ماتحت اسلامی بھائی آپ سے کس قسم کے سُلُوک کی تَوَقُّع رکھتے ہیں؟

مومنوں کی جان، ہماری آن ہماری شان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشَاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کامِل ایمان والا نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ اپنے دوسرے مسلمان بھائی کیلئے بھی وہی پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔[10]

www.dawateislami.net

بے جا تنقید سے بچئے

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم دینی کاموں میں دوسروں کی مُعَاوَنَت لینا چاہتے ہیں تو اپنی طبیعت میں نَرْمی لانی ہوگی، دوسروں پر بے جا تنقید و غصہ کرنے سے بچنا ہوگا۔ کیونکہ جو نگران / ذِمَّہ دار اِسْلَامی بھائی اپنے ماتحتوں کو بِلاوجہ جھاڑنے اور ڈانٹنے کا انداز اختیار کرتے ہیں وہ نہ صرف اپنی عزّت اور مرتبہ کھو بیٹھتے ہیں بلکہ دینی کاموں میں دوسروں کی مُعَاوَنَت سے بھی خود کو مَحْرُوم کر بیٹھتے ہیں۔

یاد رکھئے! ہماری ذِمَّہ داری اپنے اسلامی بھائیوں سے نَرْمی کے ساتھ دینی کام لینا ہے۔ بالفرض اگر وہ سستی و کاہلی کا ثُبوت دیں تب بھی ہم نَرْمی ہی اختیار کریں اور اس معاملے میں پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کے اس حسین پہلو کو پیشِ نَظر رکھیں کہ خادِمِ نبی، حضرت اَنَس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں 10 سال پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خِدْمَتِ اقدس میں رہا۔ آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا: اے اَنَس! فُلاں کام تُو نے کیوں کیا یا فُلاں کام کیوں نہ کیا؟[11]

امیرِ اَہلِ سُنَّت کا انداز

پیارے اسلامی بھائیو! اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کا سمجھانے اور اِصلاح فرمانے کا انداز کسی پر مخفی نہیں ہے کہ آپ نے اپنی ذات پر اِعْتِراض اور تنقید کرنے والوں کے خلاف کبھی انتقامی کاروائی نہیں کی بلکہ ہمیشہ اچھے انداز میں ہِدَایَت کی ہی دُعا فرمائی ہے۔ ایسا بھی سننے کو ملتا رہتا ہے کہ اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے سامنے کسی اسلامی بھائی سے کوئی غلطی ہوگئی تو بجائے ڈانٹنے کے، آپ نہایت ہی شَفْقَت و مَحَبَّت کے ساتھ اُس سے پیش آئے، جس کی بَرَکَت سے اُس کی محبتوں میں اور اِضافہ ہوا۔ لہٰذا امیرِ اَہلِ سُنَّت کے اس انداز کو اپناتے

www.dawateislami.net

ہوئے، اسلامی بھائیوں کی غلطیوں سے درگزر کرتے ہوئے، ان کو اپنے ساتھ ملا کر دینی کاموں کو آگے سے آگے بڑھاتے چلیں۔

رُوٹھے ہوؤں کو منالیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں دینی کاموں کو مزید آگے سے آگے بڑھانے کے لئے سب کے ساتھ یکساں تعلقات رکھنا ہوں گے۔ اس لئے اگر کوئی اِسلامی بھائی ناراض ہو کر یا کسی غلط فہمی کا شِکار ہو کر دینی کاموں سے دُور ہو گئے ہوں یا مَدَنی مشوروں میں شریک نہ ہوتے ہوں تو ایسوں کو بالکل چھوڑا نہ جائے بلکہ معلوم ہونے پر ان سے رابطہ رکھا جائے اور ممکنہ صُورَت میں ناراضی کے اَسباب و غلط فہمیوں کا اِزالہ کرنے کی کوشش کی جائے۔

اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ فرماتے ہیں: رُوٹھے ٹوٹے اسلامی بھائیوں کو سنبھالیں کل کہیں یہ دَور ہم پر بھی نہ آجائے اور کسی ایک اسلامی بھائی کو دینی ماحول سے دُور کرنا گویا اُس کی آنے والی نسلوں کو دُور کرنا ہے۔[12] اس سلسلے میں نگرانوں کو چاہئے کہ اگر انہیں کسی ذِمّہ دار کے ناراض ہونے کا معلوم ہو تو یہ دیکھنے کے بجائے کہ میری غلطی ہے یا نہیں؟ فوراً آگے بڑھ کر انہیں راضی کرنے کی کوشش کیجئے۔ ناراض ذِمّہ داران و ماتحتوں کو نہایت نَرْمی و شَفْقَت کے ساتھ اس انداز سے سمجھانے کی کوشش کیجئے کہ دینی ماحول سے وابستگی کی صُورَت میں ہم سب ایک ساتھ مل کر دینی کام کریں گے تو ہمیں ثوابِ عظیم حاصِل ہونے کے ساتھ ساتھ، دِیْنِ اسلام کی خِدْمَت کے کتنے ہی مواقع ملیں گے اور اللہ نہ کرے کسی فَرْدِ واحِد سے ناراضی یا غلط فہمی کا شکار ہو کر دینی ماحول سے دوری کی صُورَت میں اتنی نیکیوں سے مَحْرُوم ہو جانا یقیناً بہت بڑی نادانی ہے۔ آیئے! ہِمّت کیجئے! اللہ پاک کی رضا کے لئے شیطان کے وار کو ناکام بناتے ہوئے پھر سے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دَعْوَتِ اِسلامی کے دینی کاموں میں لگ جایئے۔

www.dawateislami.net

سب کو اِعْتِماد میں لیجئے

ذِمَّہ داران کو اعتماد میں لے کر مُشَاوَرَت کرنے سے فائدہ ہی ہوتا ہے، حوصلے بڑھتے ہیں، شیطان ناکام و نامُراد ہوتا ہے، دینی کام کرنے کی نئی نئی راہیں نکلتی ہیں، ہر ایک کی ذہنی صَلَاحِیَّت سامنے آتی ہے، ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ ہوتا ہے۔ مثلاً کسی ذِمَّہ دار کی تَقَرُّری / تبدیلی کرنی ہے، کوئی نیا اجتماع شروع کرنا ہے، کوئی نیا علاقہ / ڈویژن بنانا ہے وغیرہ، ایسے مَوْقَع پر اسلامی بھائیوں کو اِعْتِماد میں لے کر ان سے ان کی رائے / مَشْوَرَہ لیا جائے۔ اس سے ان کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

سب سے یکساں تعلقات نہ رکھنے کے نقصانات

پیارے اسلامی بھائیو! دینی کاموں میں ترقی کیلئے ضروری ہے کہ سب کے ساتھ یکساں تَعَلُّقات (Uniform relations) رکھے جائیں، چند مَخْصُوص لوگوں کے ساتھ ہی اٹھتے بیٹھتے رہنا، مَدَنی قافلوں میں سَفَر کرنا ہے تو اِنہی کے ساتھ، ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرنی ہے تو بھی اِنہی کے ساتھ، اس طرح مَخْصُوص افراد کے ساتھ دوستی جہاں بعض لوگوں کے ذہنوں میں کئی ایک وسوسے پیدا کرتی ہے، وہیں یہ عَمَل تنظیمی کاموں میں بھی بہت بڑی رُکاوٹ بنتا ہے، کیونکہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک نے کسی وجہ سے مَدَنی قافلے میں سَفَر نہیں کیا یا اجتماع میں شرکت نہیں کی تو دوسرا بھی اُس کی وجہ سے ہِمّت نہیں کرتا اور اس طرح وہ کئی نیکیاں کمانے سے محروم رہ جاتا ہے۔ اس سے بعض اَوقات غیبتوں، تہمتوں اور بدگمانیوں جیسے گناہوں میں پڑنے کے اندیشے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ لہٰذا سمجھدار نگران وہی ہے جو مَخْصُوص افراد کے ساتھ ذاتی دوستی کے بجائے سب کے ساتھ یکساں تَعَلُّقات رکھے۔ 72 نیک اعمال میں سے 40 ویں نیک عمل پر خود بھی عَمَل کی سعادت حاصل کریں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں، اس کی

www.dawateislami.net

بَرَکت سے دنیا و آخِرَت کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ اِن شاءَ اللہ۔ وہ نیک عمل یہ ہے کہ کیا آپ کی کسی ایک یا چند سے دنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟ (ذاتی دوستیاں اور گروپ تنظیمی کاموں کی ترقی میں عام طور پر رکاوٹ بنتے ہیں۔)

سب کے ساتھ یکساں تعلقات رکھنے کے فوائد

پیارے اسلامی بھائیو! سب کے ساتھ یکساں تعلقات رکھتے ہوئے دینی کام کرنے سے کئی دینی و دُنیوی اور تنظیمی و معاشرتی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ اِن شاءَ اللہ

دینی و دُنیوی فوائد

❀ دوسروں کو ساتھ لے کر چلنے والا گویا یہ فضیلت بھی حاصِل کرتا ہے کہ وہ نیکی و پرہیز گاری کے کاموں میں دوسروں کو مُعاوِن بنا رہا اور ان کی خیر خواہی کا سامان کر رہا ہے۔ ❀ اِسْلام و سُنّیت کی خِدْمَت کے مواقع نصیب ہوں گے۔ ❀ نیکی کے کاموں میں مُعَاوَنَت کے ذَرِیعے دوسروں کے دل میں خوشی داخِل کرنے کا مَوْقَع ملے گا۔ ❀ سب کے ساتھ یکساں تَعَلّقات سے آپس میں اتحاد و اِتّفاق کی فضا قائم ہو گی۔ ❀ بوقتِ ضرورت دوسروں کی غم خواری، دِل جُوئی، تَعْزِیَت و عِیادَت اور حاجتیں پوری کر کے حُصُولِ ثواب کے مواقع ملیں گے۔ ❀ سب کے ساتھ یکساں تَعَلّقات رکھ کر دینی کام کریں گے تو باہمی تجربات سے فائدہ حاصل کرنے کا مَوْقَع ملے گا۔ ❀ نئے تجربات میں وَقْت صَرف کرنے کے بجائے تجربہ کاروں سے مُشَاوَرَت میں وَقْت بچا کر کم وَقْت میں زِیادَہ دینی کام کیا جا سکتا ہے۔

تنظیمی فوائد

سب کے ساتھ یکساں تَعَلّقات رکھ کر دینی کام کرنے سے جہاں اللہ پاک کی رضا اور آخِرَت کی برکتیں نصیب ہوں گی، وہیں پر تنظیمی فوائد بھی حاصل ہوں گے۔ اِن شاءَ اللہ، مثلاً

www.dawateislami.net

❀ سب کے ساتھ یکساں تعلّقات ہوں گے تو دینی کاموں میں نُمایاں ترقی ہو گی۔ ❀ ذیلی حلقے کے 12 دینی کام مضبوط ہوں گے۔ ❀ سب کے ساتھ مُشَاوَرَت و حِکْمَتِ عملی کے ذَرِیعے جو کام کئے جائیں ان میں کامیابی کے اِمْکانات بڑھ جاتے ہیں۔ ❀ سب کے ساتھ یکساں تعلّقات اور ذِمَّہ داریوں کی تقسیم کاری کر کے کام کرنے سے زِیادَہ فوائد حاصِل کئے جاسکتے ہیں۔ یقیناً ایک آدمی سارے کام نہیں کر سکتا، بعض اوقات کوئی کام کسی ایک فَرْد سے نہیں ہو سکتا، جب کہ چند افراد مل کر اُسی کام کو اچھے انداز میں کر لیتے ہیں، جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ ایک کسان کے 11 بیٹے تھے جو باہم لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ ایک دن کسان نے اپنے تمام بیٹوں کو جَمْع کیا اور ان کے ہاتھ میں باری باری چھوٹی چھوٹی لکڑیوں کا گٹھا دیا اور توڑنے کا کہا تو کوئی بھی اُسے توڑنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اب کسان نے کمال حِکْمَت سے گٹھے کی لکڑیوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے لکڑیاں ان کے ہاتھوں میں دیں، اُنہوں نے بآسانی انہیں توڑ ڈالا۔ اِس پر اُس سمجھدار کسان نے نصیحت کرتے ہوئے یوں سمجھایا: اے میرے پیارے بیٹو! جب تک یہ چھوٹی چھوٹی لکڑیاں یکجا تھیں تو تم بہت زِیادَہ کوشش کے باوُجُود اِنہیں توڑنے پر قادِر نہ ہو سکے اور جب یہ علیحدہ ہوئیں تو تم نے اِنہیں بآسانی توڑ دیا۔ میرے بیٹو! یاد رکھو! جب تک تم میں اتفاق و اتحاد رہے گا، تم یکجا و مضبوط اور طاقت ور رہو گے اور اگر تم الگ الگ ہوئے تو تمہاری طاقت و قوّت پارہ پارہ ہو جائے گی۔

نفسیاتی فوائد

❀ نفسیاتی طور پر کسی فرد کیلئے چاہے وہ کتنا ہی لائق اور ذہین ہو، اکیلے بڑی کامیابی حاصِل کرنا مشکل بلکہ بعض صورتوں میں ناممکن ہو جاتا ہے۔ اکیلے رہ کر ہم بہت کم اور اکٹھے ہونے کی صُورَت میں بہت زِیادَہ نُمایاں کامیابیاں حاصِل کر سکتے ہیں۔ ❀ ایک فرد کے بجائے جب دو یا زِیادَہ افراد باہَم مل کر غور و فِکْر کرتے ہیں تو کسی مُعَامَلے کا زِیادَہ بہتر حل نِکال سکتے ہیں۔

www.dawateislami.net

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے:

❀ سب کو اپنائیت کا ماحول دیں، کسی بھی اسلامی بھائی کو ہرگز ضائع نہ ہونے دیں اور حتَّی الاِمکان سب کو ساتھ لے کر چلیں۔[13] ❀ نیک عمل نمبر 40 پر عمل کرتے ہوئے، سب کے ساتھ یکساں تعلقات رکھئے۔ بِلا مَصلَحتِ شرعی ایک یا چند سے ذاتی دوستی نہ کیجئے۔[14] ❀ ذِمّہ دارانِ دَعوتِ اسلامی کو ہر اِسلامی بھائی سے یکساں تعلّقات رکھنے چاہئیں۔[15]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. معجم کبیر، 5/26، حدیث: 4353
2. نیکی کی دعوت، ص237
3. تفسیر صراط الجنان، پ6، المائدۃ، تحت الآیۃ: 2، 2/378
4. مسلم، کتاب الذکر والدعا... الخ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن الخ، ص1039، حدیث: 2699
5. مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنۃ حسنۃ او سیئۃ... الخ، ص1032، حدیث: 2674
6. مرآۃ المناجیح، 1/160
7. شعب الایمان، باب حب النبی، فصل فی خلقہ وخُلقہ، 2/155، حدیث: 1430، ملتقطاً
8. حدائقِ بخشش، ص303
9. مدنی مذاکرہ، 26 رمضان المبارک 1436ھ بمطابق 14 جولائی 2015ء
10. مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من خصال الایمان ان یحب لاخیہ، ص41، حدیث: 45
11. مسلم، کتاب الفضائل، باب کان رسول اللہ احسن الناس خلقا، ص907، حدیث: 2309
12. مدنی مذاکرہ، 25 شعبان المعظم 1436ھ بمطابق 12 جون 2015ء ماخوذاً
13. مدنی مذاکرہ، 5 رجب المرجب 1437ھ بمطابق 13 اپریل 2016ء ماخوذاً
14. مدنی مذاکرہ، شوال المکرم 1434ھ بمطابق اگست 2013ء
15. مدنی مذاکرہ، جمادی الاولی 1430ھ بمطابق مئی 2009ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

18 حکمتِ عملی کیسے اپنائی جائے؟
(How to adopt a strategy?)

درودِ پاک کی فضیلت

شفاعت کرنے والے، بخشوانے والے، نبی ہمارے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا، فرشتے اُس کے لئے بخشش کی دُعا کرتے رہیں گے۔[1]

عجب کَرَم ہے کہ خود مجرموں کے حامی | گناہگاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں
وہ پرچہ جس میں لکھا تھا دُرُود اِس نے کبھی | یہ اُس سے نیکیاں اِس کی بڑھانے آئے ہیں[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صلی اللہُ علیٰ محمد

اِصلاح کا حکمت بھرا انداز

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ساداتِ کرام میں سے ایک صاحبزادے گردشِ اَیّام کی زد میں آکر تنگ دستی میں مبتلا تھے۔ وہ میرے پاس تشریف لاتے اور اپنے حالات سے دل برداشتہ ہو کر مفلسی و غربت کی شِکایَت کیا کرتے۔ ایک دن جب وہ بہت ہی پریشان و مَغْمُوم تھے میں نے اُن سے کہا: صاحبزادے! یہ اِرشاد فرمائیے کہ جس عورت کو باپ نے طلاق دے دی ہو، کیا وہ بیٹے کیلئے حلال ہو سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: ایک مرتبہ آپ کے جَدِّ اعلیٰ اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت علی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیم نے تنہائی میں اپنے چہرۂ مُبارَکہ پر ہاتھ پھیر کر اِرشاد فرمایا: اے دُنیا! کسی اور کو دھوکا دے، میں نے تجھے ایسی

www.dawateislami.net

طلاق دی جس میں کبھی رجعت (یعنی واپسی) نہیں۔ شہزادے حُضُور! کیا اس قول کے بعد بھی ساداتِ کِرام کا غُربَت و اِفلاس میں مبتلا ہونا تعجُّب کی بات ہے! وہ کہنے لگے: خدا کی قسم! آپ کی ان باتوں نے مجھے دِلی سُکُون بخش دیا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! اس کے بعد شہزادے نے کبھی بھی اپنی غُربَت کا شِکوَہ نہ کیا۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے کیسے حِکمَت بھرے انداز میں سید صاحب کے مقام و مرتبہ کو دیکھتے ہوئے ان پر انفرادی کوشش کی کہ نہ ایسا کوئی لفظ بولا جس سے ان کو ندامت ہوتی اور نہ ہی سمجھانے میں سَخت لہجہ اِستِعمال کیا، ہمیں بھی اس حِکایَت سے 2 باتیں سیکھنے کو ملیں: (۱) کبھی بھی مُشکِل حالات سے گھبرا کر پریشان نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ کامیابی دُنیوی مال و دولت کی کثرت میں نہیں بلکہ اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنے میں ہے۔ (۲) جب بھی کسی اسلامی بھائی کی اصلاح کی ضرورت پڑے تو حِکمَتِ عملی سے اس کے مَقام و مرتبہ کا لحاظ رکھتے ہوئے نیکی کی دعوت دینی چاہئے۔

حکمت عملی کا مطلب کیا ہے؟

مُعامَلہ فہمی اور کاموں میں پختگی کو حِکمَت[4] کہتے ہیں، جبکہ تدبیر یعنی مَوقَع کے مُطابِق دُور اندیشی و مَصلَحَت یعنی حالات کے تقاضے کے مُطابِق (کاموں کو ترتیب دینا) حِکمَتِ عملی کہلاتا ہے۔[5]

حکمت عملی کی ضرورت و اہمیت

پیارے اسلامی بھائیو! بات فَرْدِ واحِد کی ہو یا چند لوگوں کی، مسائل انفرادی ہوں یا اجتماعی، مُعامَلہ گھریلو ہو یا دینی و دُنیوی ہو یا پھر تنظیمی ہو، کسی بھی مَوقَع پر حِکمَت و دانائی کی ضرورت و اَہَمِّیَّت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ بڑے سے بڑے مُشکِل اُمُور بہترین حِکمَتِ عملی سے چند لمحوں میں حل کئے جاسکتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ حِکمَت و دانائی سے ایک چیونٹی بھی ہاتھی گرا سکتی ہے۔

www.dawateislami.net

زِندَگی کے ہر شعبے میں مشکلات اور پریشانیوں سے نَجات پانے، مسائل حل کرنے، کامیابی سمیٹنے اور ناکامی سے بچنے میں حِکْمَتِ عملی (Strategy) کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔ آیئے! اس بات کو ایک فرضی حِکایَت سے سمجھتے ہیں:

پرانے دور کا ایک بادشاہ کئی دنوں سے پریشان دکھائی دے رہا تھا، ایک پرانے اور خاص دوست نے سَبَب پوچھا تو کہنے لگا کہ کچھ عرصے سے عجیب مُعَامَلات دیکھ رہا ہوں کہ جو بھی اہم بات میں اپنے وزیروں (Ministers) کے ساتھ شیئر کرتا ہوں، وہ عوام میں پہنچ جاتی ہے، یوں شاہی راز کُھل جاتے ہیں جس کا نُقْصان ہوتا ہے، میں نے کافی جانچ پڑتال (Investigation) کی ہے لیکن راز کھولنے والا پکڑا نہیں جا سکا۔ دوست نے مَشْوَرہ دیا کہ تم ہر وزیر سے اکیلے میں مُلاقات کرو اور ہر ایک کو الگ الگ راز کی بات کہو، پھر دیکھو کہ کون سی بات عوام میں مَشْہُور ہوتی ہے! یوں تمہارا مُجْرِم پکڑا جا سکتا ہے۔ بادشاہ نے اُسی رات ہر وزیر کو الگ الگ بات راز دارانہ انداز میں بتائی اور تاکید کی کہ کسی اور سے نہ کہنا، دوسرے دن شام تک وہ بات مَشْہُور ہو گئی جو بادشاہ نے زید نامی وزیر سے کہی تھی، یوں رفیقِ خاص کی بتائی ہوئی حِکْمَتِ عملی کی بدولت شاہی راز کھولنے والا پکڑا گیا۔

تبلیغِ دِین اور حکمتِ عملی

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا ایک صفاتی نام حکیم (حِکْمَت والا) بھی ہے۔ اس رَبِّ حکیم نے تبلیغِ دِین جیسے اہم کام میں بھی حِکْمَت سے کام لینے کا حُکْم اِرشاد فرمایا، جیسا کہ پارہ 14 سورہ نحل کی آیت نمبر 125 میں اِرشاد فرمایا:

اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ	ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے۔

www.dawateislami.net

نورِ خُدا، رازدارِ کبریا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں: اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا یعنی حِکْمَت کی بات مومن کا گمشدہ خزانہ ہے، لہٰذا مومن اسے جہاں پائے (لے لے کہ) وہی اس کا زِیادہ حقدار ہے۔[6]

اس حدیثِ پاک کی شرح میں علامہ عبدالرؤوف مناوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ مومن کلمۂ حِکْمَت ایسے تلاش کرتا ہے جیسے کوئی شخص اپنی گمشدہ چیز تلاش کرتا ہے۔[7]

اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: دین حِکْمَتِ عملی سے پھیلا ہے، دِین سے دُور لوگوں کو سب سے پہلے بہت نَرْمی اور مَحَبَّت سے نَماز کی دَعْوَت دی جائے۔ غم خواری، تیمار داری، حُسنِ اَخلاق اور ملنساری سے کام لیجئے۔[8]

تبلیغِ دِین اور سرکارِ مدینہ کی حکمتِ عملیاں

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے غریبوں کے آقا، بے کسوں کے داتا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیگر فضائل و کمالات کے ساتھ ساتھ کامل حِکْمَت و دانائی کی بے مِثال دولت بھی عطا فرمائی تھی۔ چنانچہ ❀ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی حِکْمَتِ کاملہ و حُسنِ تدبیر سے ہر ایک سے اس کی ذہنی سطح، مَقام و مرتبہ اور موقع محل کے مُطابِق اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَ نَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَر (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کا فریضہ سر انجام دیتے۔ ❀ مختلف مِزاج کے افراد کی تَرْبِیَت میں ان کی نفسیات (Psychology) کا خَیال رکھتے۔ ❀ سوال پوچھنے والے کے ظرف اور وُسْعَت کے مُطابِق جواب عِنَایَت فرماتے۔ ❀ مَوْقَع کے لِحاظ سے بشارتیں اور وعیدیں سناتے۔ ❀ کبھی مثالوں کے ذَرِیعے اور کبھی عملی طور پر سمجھاتے۔ ❀ مخاطب کو اس کے نام اور اچھے القابات سے نواز کر اِصلاح فرماتے۔ ❀ سمجھانے سے پہلے اُسے اچھے انداز میں اپنی طرف مُتوجِّہ فرماتے ❀ کسی کی غلطی پر سب کے سامنے براہِ راست اُسے مخاطب نہ فرماتے بلکہ جب کوئی خلافِ شریعت کام

www.dawateislami.net

دیکھتے تو اندازِ مُبارَک یہ ہوتا کہ سمجھاتے وَقْت جمع کا صیغہ اِسْتِعمال فرماتے مثلاً مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَقُوْلُوْنَ کَذَا وَکَذَا قوم یعنی لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ ایسا ایسا کہتے ہیں[9]۔[1] ❀ نیکی کی دعوت دینے میں اگر کسی کی جانِب سے تکلیف یا اَذِیَّت پہنچائی جاتی تو اس کیلئے دُعائے ہِدایَت فرماتے یا بُرائی کا بدلہ اِحْسَان کی صُورَت میں عطا فرماتے۔ بطورِ ترغیب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حِکْمَت عملی کے تین واقعات پیشِ خدمت ہیں:

1. ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہُ عنہ کو ایک دُعا سکھانی چاہی تو ان کا ہاتھ پکڑ کر اِرشاد فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے مَحَبَّت کرتا ہوں۔ اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نَماز کے بعد یہ دُعا پڑھنا مت بھولنا: اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ اے اللہ! اپنے ذِکْر، شکر اور حُسنِ عِبَادَت پر میری مَدَد فرما۔[10]
2. حضرت عمر فاروقِ اَعْظَم رضی اللہُ عنہ کو دورانِ طواف رُکنِ یَمانی کے پاس لوگوں کو دھکیلتے ہوئے دیکھا تو اِرشاد فرمایا: اے ابو حفص! تم ایک مضبوط آدمی ہو، تم سے کسی کمزور کو تکلیف پہنچ سکتی ہے، خالی جگہ دیکھو تو رُکنِ یَمانی کا اِستلام[2] کرلو ورنہ تہلیل و تکبیر (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، اللہُ اَکْبَرُ) کہہ کر گزر جاؤ۔[11]
3. حضرت عبد اللہ بن عُمَر رضی اللہُ عنہما کے متعلِّق اِرشاد فرمایا: عبد اللہ اَچھّا آدمی ہے، کاش! وہ رات کو تہجد کی نَماز پڑھتا۔ اِس فرمانِ عالی کے بعد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔[12]

1... کسی کو غلطی کا اِحْسَاس دلانے اور اپنی ناراضی محسوس کروانے کا یہ ایک موثر انداز ہے۔
2... حَجَرِ اَسْوَد کو بوسہ دینے یا ہاتھ سے چُھو کر چوم لینے یا اِشارہ کرکے ہاتھوں کو بوسہ دینے کو اِستِلام کہتے ہیں۔

(بہارِ شریعت، ۱/۱۰۹۶، حصہ ۶ ملتقطا)

www.dawateislami.net

پیارے اسلامی بھائیو! ان تینوں روایات میں رسولِ انور، مکے مدینے کے تاجور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حِکْمَتِ عملی سے منفرد انداز میں پہلے کچھ تعریفی کلمات کہے، پھر نصیحت کی باتیں بیان فرمائیں۔ کیونکہ عموماً انسان اپنی تعریف اور اُس کے بعد کے کلمات یاد رکھتا ہے۔ اس میں ہمارے لئے بھی نکتہ ہے کہ جب بھی کسی کو سمجھانا ہو یا اس کی اِصلاح مقصود ہو تو موقع محل کے مُطابِق حِکْمَتِ عملی سے کام لیا جائے۔

حکمتِ عملی سے کام لینے کے چند مواقع

اے عاشقانِ رسول! ہمیں کہاں حِکْمَتِ عملی سے کام لینا چاہئے، ملاحظہ فرمائیے:

❶ نیکی کی دعوت دینے میں

نیکی کی دَعْوَت دینے میں حِکْمَتِ عملی کو پیشِ نَظر رکھنا ضروری ہے۔ اَمِیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ فرماتے ہیں: دِین و دنیا کا کام حِکْمَتِ عملی سے ہوتا ہے، ہر ایک کو اِس کی نفسیات کے مُطابِق نیکی کی دَعْوَت دی جائے۔[13] ❀ اسلامی بھائی نئے آنے والے سے یہ نہ پوچھا کریں کہ نَماز پڑھتے ہو؟ بلکہ نَماز کے فضائل بیان کئے جائیں اور حِکْمَتِ عملی سے نَماز کی دَعْوَت دی جائے۔[14] یوں ہی داڑھی منڈانے والے کو اوّلاً داڑھی رکھنے کی ترغیب کے بجائے نَماز کی دَعْوَت دیں۔[15] حِکْمَتِ عملی سے نیکی کی دعوت دینے کا انداز کیسا ہونا چاہئے؟ اس بارے میں اَمِیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے مَدَنی مذاکروں سے 2 سوال جواب مُلاحَظہ کیجئے:

سوال: نیکی کی دَعْوَت دینے کا انداز کیسا ہونا چاہئے؟

جواب: کِردار کے ذَرِیعے جو نیکی کی دعوت دی جاتی ہے وہ گفتار (یعنی زبان) سے زیادہ اَثَر رکھتی ہے، کِردار و گفتار دونوں کے ساتھ دعوت دینی چاہئے، نَرْمی سے دعوت دینا جانتا ہے تو دَعْوَت دے اور اگر معلوم ہو کہ دعوت دیتے ہوئے سَخْت لہجہ ہو جائے گا، میں غصّے میں آ

www.dawateislami.net

جاؤں گا، فساد کھڑا ہو جائے گا تو پھر بُرائی کو دل میں بُرا جانے اور زبان سے دَعْوَت نہ دے۔

سوال: دِیْنِ اِسْلام کیسے پھیلا ہے؟

جواب: دِیْنِ اسلام حِکْمَتِ عملی سے پھیلا ہے، اس لئے ہفتہ وار اجتماع میں پہلی مرتبہ آنے والے اسلامی بھائیوں کو اس طرح دَعْوَت نہ دیں کہ وہ آج ہی ساری منزلیں طے کر لے (یعنی پکا نمازی بن جائے، سنّتوں پر عَمَل کرنے والا ہو جائے، چہرے پر داڑھی سجالے وغیرہ) تمام چیزوں کی ایک ساتھ دَعْوَت دینے سے ہو سکتا ہے کہ وہ آئندہ آنے سے کترائے اور ہفتہ وار اجتماع میں آنا ہی چھوڑ دے۔

❷ اصلاح کرنے میں

اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: حِکْمَتِ عملی کے ساتھ لوگوں کی اِصلاح کی جائے۔[16] لہٰذا اصلاح کرنے میں یہ چند اہم باتیں پیشِ نَظر رکھئے:

❀ جب بھی اصلاح کی ضرورت پڑے تو سامنے والے کی نفسیات کے مُطابِق حِکْمَت عملی سے اصلاح کی جائے۔ ❀ اور حِکْمَتِ عملی کا تقاضا یہ ہے کہ سمجھانے میں ضِد نہیں کرنی چاہئے، بعض اوقات ہم پہلے سے طے کر لیتے ہیں کہ ہم نے فُلاں کو سمجھا کر ہی دَم لینا ہے، جس کی وجہ سے ہمارے لہجے میں سختی آجاتی ہے، جبکہ سمجھانے کیلئے نَرْمی، شَفْقَت اور کُڑھن ہونی چاہئے، ہمارا کام صرف نیکی کی دعوت دینا ہے، ہِدَایَت دینا، دِلوں کو پھیرنا اللہ پاک کے دَسْتِ قدرت میں ہے۔ ❀ نگران و ذِمّہ داران کو ماتحتوں کی غلطیوں پر اصلاح اور کارکردگی کمزور ہونے پر تفہیم شَفْقَت و مَحبَّت اور نَرْمی سے کرنی چاہئے۔ ❀ اینٹ کا جواب پتّھر سے دینا اکثر نُقْصَان دِہ ثابِت ہوتا ہے، نَرْمی بہترین حِکْمَتِ عملی ہے کیونکہ آگ کو پانی سے بجھایا جاسکتا ہے آگ سے نہیں ❀ کہا جاتا ہے کہ رائی کا پہاڑ بنانے والے (یعنی چھوٹی چھوٹی باتوں کو بڑا سمجھنے والے) پریشان نہیں ہوں گے تو کون ہو

www.dawateislami.net

گا؟ اس لئے چھوٹی چھوٹی باتوں کو نظر انداز (Ignore) کیجئے ورنہ تنظیمی کاموں کو آگے بڑھانا مُشکِل ہو جائے گا، چھوٹی چھوٹی باتوں کو بِلاوجہ نوٹ کرنے، بِلاوجہ ایسی باتوں کا چرچا کرنے والے بسا اوقات لوگوں کی نَظر میں اپنی اہمیت کھو بیٹھتے ہیں۔ ❀ نگران ماتحتوں کی اصلاح کرتے وَقْت جب تک شرعی طور پر لازِم نہ ہو جائے ان کے ذاتی مُعَامَلات میں دخل اندازی سے بچے۔ ❀ اپنے شعبے، دفتر وغیرہ کے اجتماعی مُعَامَلات میں وہی سُکھی رہتا ہے جو دوسروں کیلئے بات بات پر مسائل کھڑے نہیں کرتا، اس لئے اپنے شعبے میں "No Problem Man" بن کر رہئے اور ذاتی مفادات کو اجتماعی و تنظیمی فائدوں کی خاطر قربان کرنا سیکھئے۔

❸ مدنی مشوروں میں

مَشْوَرَہ لینے والے نگران اسلامی بھائی مَدَنی مشوروں میں حِکْمَتِ عملی کے ساتھ نظم و ضبط برقرار رکھتے ہوئے مَاحَول کو مذاق، مسخری، طنز اور دل آزاری سے بچائیں کہ یہ تمام باتیں مشوروں کیلئے نُقْصان دِہ ہیں، ان سے مُشَاوَرَت کا مَقْصُود حاصل نہیں ہو گا بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں کا وَقْت ضائع ہونے کے ساتھ ساتھ کسی اسلامی بھائی کی دل آزاری کا بھی باعث بن سکتی ہیں۔ ❀ جو اسلامی بھائی مَدَنی مشوروں میں تاخیر سے آئیں، غیر حاضر رہیں یا دورانِ مَدَنی مَشْوَرَہ عَدَمِ دلچسپی کا مُظاہَرہ کریں تو نگران اور دوسرے اسلامی بھائی خیر خواہی کی نِیَّت سے حِکْمَتِ عملی کے ساتھ ان کی تفہیم کریں۔

❹ 12 دینی کاموں میں

12 دینی کاموں میں بھی حِکْمَتِ عملی اختیار کی جائے، اگر ایک طریقے سے دینی کام میں مطلوبہ کامیابی نہیں مل رہی تو شرعی و تنظیمی حُدُود میں رہتے ہوئے باہمی مُشَاوَرَت سے اس کام کیلئے نئی حِکْمَت عملی اختیار کی جائے۔ 12 دینی کام کرنے کے دوران آزمائشوں اور رُکاوٹوں کا

www.dawateislami.net

سامنا ہو تو ایسے مَوْقَع پر حِکْمَتِ عملی سے ان رکاوٹوں کو دُور کیا جائے۔

❀ کسی بھی کام میں ایسی حِکْمَتِ عملی ہرگز اختیار نہ کی جائے جس کی شرعی طور پر مُمانَعَت ہو یا جو تنظیمی اُصُولوں کے خلاف ہو۔ ❀ اگر کسی جگہ تنظیمی اصولوں کے مُطابِق کام کرنا دُشْوار ہو تو ایسے مَوْقَع پر نگران کون سی حِکْمَتِ عملی اختیار کرے، اس بارے میں اَمِیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ سے کیا گیا ایک سوال اور اس کا جواب مُلاحَظہ کیجئے:

سوال: بعض ذِمَّہ دار کہلانے والے اسلامی بھائیوں تک جب مَدَنی مرکز کی طرف سے کوئی تنظیمی پالیسی پہنچتی ہے تو وہ اس طرح اپنے ماتحت ذِمَّہ داران کا ذہن بناتے ہیں کہ ٹھیک ہے، مَدَنی مرکز نے صحیح کہا ہے، مگر ہمیں یہاں اپنے حالات کا پتا ہے، ہم تو یہاں وہی کریں گے جس کا ہمیں تجربہ ہے۔ ایسا کہنے والے ذِمَّہ دار اسلامی بھائیوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: ایسا کہنے والے ذِمَّہ دار یقیناً غیر ذِمَّہ دار ہیں۔ اگر بالفرض کسی علاقے میں کسی وجہ سے مَدَنی مرکز کی پالیسی پر عَمَل کرنا ممکن نَظَر نہیں آتا تو اس علاقے کے ذِمَّہ دار کو چاہئے کہ تنظیمی اصولوں کے مُطابِق مَدَنی مرکز کو اِعْتِماد میں لے لے اور مَدَنی مرکز جیسے اِجازَت دے اس کے مُطابِق عَمَل کرے۔ ہر ذِمَّہ دار کو اپنی مرضی سے کوئی حِکْمَتِ عملی ترتیب دینے کے بجائے ہمیشہ تنظیمی اصولوں کے مُطابِق مَدَنی مرکز کی اِطاعَت کرتے ہوئے چلنا چاہئے۔ اگر اس اُصُول کے پابند رہیں گے تو آپ کے علاقے میں دَعْوَتِ اسلامی کا دینی کام مضبوط ہو گا جبکہ مَن مانی یا خود پسندی سے دینی کام کمی کا شِکار ہو جائے گا۔[17]

چند متفرق کام اور ان کی حِکْمَت عملیاں

ناراض ہو کر دینی ماحول سے دُور ہونے والے اسلامی بھائیوں کے مسائل حِکْمَتِ عملی سے دُور کر کے نگران کے مشورے سے انہیں راضی کر لیجئے۔ ❀ ذِمَّہ دار کی تبدیلی یا تَقَرُّری میں بھی

www.dawateislami.net

حِکْمَتِ عملی سے کام لیا جائے۔ ❀ مبلغین لوگوں میں بیانات، بِالْخُصُوص شخصیات سے مُلاقات کے وَقْت ان کی نفسیات کا خیال رکھتے ہوئے حِکْمَتِ عملی سے مَوْقَع محل کے مُطابِق گفتگو کریں، بہترین گفتگو وہ ہے جو مختصر اور پُر دلیل ہو۔ ❀ ذِمَّہ دار نگرانوں کے سامنے ماتحتوں کی کارکردگی بیان کرتے وَقْت حِکْمَتِ عملی سے کام لیں۔ کسی ایک کی بھی کارکردگی کو ایسے انداز سے نہ پیش کریں کہ جس سے اُس کی حوصلہ شکنی ہو۔ ❀ اگر ہمارے کسی قول و فعل کی وجہ سے لوگ بدگمانی میں مبتلا ہیں یا ہمارے کسی عَمَل کی وجہ سے بدگمانی ہو سکتی ہو تو حِکْمَتِ عملی سے اِسے دُور کیجئے۔

حکمتِ عملی کیسے حاصل ہو؟

پیارے اسلامی بھائیو! حِکْمَتِ عملی خداداد صَلَاحِیَّت ہے۔ یہ کسی بھی ہے یعنی کوشش کر کے بھی حاصِل ہو سکتی ہے، مزید تجربات سے بھی حاصل ہوتی ہے۔ مُطَالَعَہ کے ذَرِیعے اور دینی کام کرتے رہنے سے بھی آجاتی ہے۔ نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے، خاموشی اور دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے، رزقِ حلال کمانے اور کھانے سے بھی حِکْمَت و دانائی عطا ہوتی ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جب تم کسی کو دیکھو کہ اسے خاموشی اور دنیا سے بے رغبتی عطا ہوئی ہے تو اُس کے قریب جاؤ کیونکہ اسے حِکْمَت سکھائی گئی ہے۔[18]

امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل فرماتے ہیں: جو شخص 40 دن لگاتار حلال روزی کماتا ہے اور حَرام کے لقمہ کی آمیزش نہیں ہونے دیتا، اللہ پاک اس کے دل کو اپنے نُور سے روشن کر دیتا ہے اور حِکْمَت کے چشمے اس کے دل سے جاری ہو جاتے ہیں۔[19]

اِلٰہی! اپنی رحمت سے تُو حِکْمَت کا خزینہ دے
ہمیں عَقْلِ سلیم مولیٰ! پئے شاہِ مدینہ دے

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

www.dawateislami.net

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے:

❀ تنظیمی اُصول حِکمتِ عملی پر مشتمل ہوتے ہیں۔[20] ❀ حِکمتِ عملی کے ساتھ لوگوں کی اِصلاح کی جائے۔ مبلغ کیلئے عِلْم، تحمل و بُرْدَاشْت، نَرْمی اور حِکْمتِ عملی ضروری ہے۔[21] ❀ حِکْمتِ عملی بعض اوقات قدرتی عطا ہوتی ہے، مزید تجربات سے بھی حاصل ہوتی ہے۔[22] ❀ حِکْمتِ عملی اور تَدَبُّر سے اپنے مُعَامَلات آگے بڑھائیں، دینی کام جاری رکھیں، آہستہ آہستہ ہر شعبے میں Grip بھی مضبوط ہو گی اور مسائل بھی حل ہوتے رہیں گے۔[23] ❀ امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی جانِب سے دیئے جانے والے دینی کام اور مختلف مفید مشورے ایسی حِکْمتِ عملی کے ساتھ نافذ کئے جائیں کہ ہمیں اِس پر استقامت نصیب ہو جائے۔ ❀ حِکْمتِ عملی سے کام کر کے مسلمانوں کو نیک راستے پر لگانا ہے۔[24] ❀ مختلف حِکْمت عملیاں تحریک کے مفاد کیلئے اپنائی جاتی ہیں۔[25] ❀ نیکی کی دعوت دینے کیلئے مَصْلَحَت اور حِکْمت دونوں ضروری ہیں۔[26] ❀ حِکْمتِ عملی سے تنظیمی مُعَامَلات کو اچھے انداز سے حل کیا جاسکتا ہے۔[27]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. معجم اوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، 1/497، حدیث: 1835
2. سامانِ بخشش، ص94-93 ملتقطاً
3. ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ 1، ص127 ملخصًا
4. تفسیر صراط الجنان، پ21، لقمان، تحت الآیۃ:12، 7/484 ملخصًا
5. اردو لغت، 6/231 ماخوذاً

www.dawateislami.net

6. ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ص632، حدیث:2687
7. التیسیر بشرح جامع الصغیر، حرف الکاف، 2/227
8. مدنی مذاکرہ، 8 محرم الحرام 1441ھ بمطابق 7 ستمبر 2019ء
9. ابوداود، کتاب الادب، باب فی حسن العشرۃ، ص754 حدیث:4788
10. ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب فی الاستغفار، ص248، حدیث:1522
11. مصنف عبد الرزاق، 81-باب الزحام علی الرکن، 5/26، حدیث:8941
12. بخاری، کتاب التہجد، باب فضل قیام اللیل، ص327، حدیث:1122
13. مدنی مذاکرہ، صفر المظفر 1436ھ بمطابق دسمبر 2014ء و 13 ربیع الاوّل 1439ھ بمطابق یکم دسمبر 2017 ماخوذاً
14. مدنی مذاکرہ، 14 ربیع الاوّل 1439ھ بمطابق 2 دسمبر 2017ء
15. مدنی مذاکرہ، 13 ربیع الاوّل 1439ھ بمطابق یکم دسمبر 2017ء
16. مدنی مذاکرہ، صفر المظفر 1436ھ بمطابق 20 دسمبر 2014ء ربیع الاخر 1436ھ بمطابق جنوری 2015ء ماخوذاً
17. اصلاح امت میں دعوت اسلامی کا کردار، ص14
18. ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الزہد فی الدنیا، ص667، حدیث:4101
19. کیمیائے سعادت، رکن دوم، اصل چہارم، باب اول در ثواب و فضیلت در طلب حلال، ص132
20. مدنی مذاکرہ، 15 ربیع الاول 1437ھ بمطابق 26 دسمبر 2015ء
21. مدنی مذاکرہ 20 رجب المرجب 1436ھ بمطابق 9 مئی 2015ء
22. مدنی مذاکرہ، 27 ربیع الآخر 1437ھ بمطابق 6 فروری 2016ء
23. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 4 جمادی الاولی 1427ھ بمطابق 8 جون 2006ء
24. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، شوال المکرم 1429ھ بمطابق اکتوبر 2008ء
25. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، رجب المرجب 1430ھ بمطابق جون 2009ء
26. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، شوال المکرم 1434ھ بمطابق اگست 2013ء
27. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، ربیع الاول 1438ھ بمطابق دسمبر 2016ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

⑲ اہداف کیسے پورے کئے جائیں؟

درودِ پاک کی فضیلت

اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرت مولائے کائنات، شیرِ خُدا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیم سے مَرْوِی ہے کہ اللہ پاک نے جَنَّت میں ایک دَرَخْت پیدا فرمایا ہے جس کا پھل سیب سے بڑا، انار سے چھوٹا، مکھن سے نَرم، شہد سے بھی میٹھا اور مشک سے زِیادَہ خُوشْبودار ہے۔ اس دَرَخْت کی شاخیں تَر موتیوں کی، تنے سونے کے اور پتے زَبَرجَد کے ہیں۔ اس دَرَخْت کا پھل صرف وہی کھا سکے گا جو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔[1]

وہ تو نہایت سَسْتا سودا بیچ رہے ہیں جَنَّت کا | ہم مُفْلِس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلی اللہُ علیٰ محمد

اہداف مُقَرَّر کرنے کی اَہَمِّیَّت

پیارے اسلامی بھائیو! دنیا میں اپنے مقاصد میں کامیابی پانے اور ناکام ہونے والوں کا جائزہ لیا جائے تو کامیاب لوگوں کی کامیابی کی ایک بڑی وجہ یہ سامنے آتی ہے کہ یہ اپنے مقصد کے حُصُول و تکمیل کے لئے اہداف (Goals) کا تَعَیُّن کرکے کوششیں کرتے رہے جبکہ ناکامی کا سامنا کرنے والوں نے پہلے سے کوئی ہدف مُقَرَّر ہی نہیں کیا تھا۔ لہٰذا کسی بھی کام میں کامیابی کیلئے ضروری ہے کہ پہلے سے اس کام کا ہدف مُقَرَّر کیا جائے۔ کیونکہ

❀ مختلف ماہرین کی ریسرچ کے مُطابِق ناکامی کی بڑی وجہ ہدف (Goal) کا نہ ہونا ہے۔

❀ ایک ریسرچ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ جب آپ اپنے اہداف بنالیتے ہیں تو کامیابی کے

www.dawateislami.net

اِمکانات 50 فیصد یا اس سے بڑھ جاتے ہیں۔

❀ کامیاب افراد اپنے اہداف کا تَعَیُّن کرتے ہیں جبکہ ناکام افراد کا کوئی ہدف نہیں ہوتا۔

❀ نیویارک سٹی میں کئے گئے ایک سَروے سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں نے اپنے اہداف طے کئے اور اس کے حُصُول کیلئے بھرپور کوشش کی، مُستَقِل مِزاج رہے، انہوں نے اپنے اہداف 95 فیصد حاصل کر لئے۔

❀ ہدف بنا کر کام کرنے سے کام کا حُصُول جلد اور یقینی ہو جاتا ہے۔

اسلام میں اہداف کی اہمیت

پیارے اسلامی بھائیو! دینِ اِسلام جو کہ ایک نہایت کامِل، مضبوط اور مُنَظَّم دینِ فِطرَت ہے۔ یہ اپنے ماننے والوں کی ہر مُعامَلے میں چاہے وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، دُنیوی ہو یا اُخرَوِی کامل رَہنُمائی کرتا ہے۔ لہٰذا دین و دنیا کے اُمُور ادا کرنے سے پہلے اہداف مُقرَّر کرنے، ان کی تکمیل کیلئے پیشگی منصوبہ بندی کرنے، مؤثر حِکمَتِ عملی اپنانے اور استقامت کے ساتھ جِدّ و جَہد کرنے کے متعلّق بھی دینِ اِسلام رَہنُمائی کرتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں سب سے افضل رسول، بی بی آمنہ کے پھول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور صحابہ کرام علیہمُ الرِّضوان کے طرزِ عَمَل سے اہداف مُقرَّر کر کے کام کرنے کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ بطورِ ترغیب چند مثالیں مُلاحَظہ کیجئے:

❀ مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے عظیم مبلغ حضرت مُصْعَب بِن عُمَیر رضی اللہُ عنہ کو ہَدَف عَطا فرمایا کہ وہ اَہْلِ مدینہ کو قرآنِ کریم پڑھائیں اور اِسْلَام کی بُنیادی باتیں سکھائیں، لہٰذا وہ مدینہ منوّرہ پہنچے اور صِرف 12 ماہ کے قلیل عرصہ میں عَطا کردہ ہَدَف کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا۔

❀ 8 ذُوالْقَعْدَۃُ الْحَرام 5 ہجری کو غزوۂ خَنْدَق کے مَوقع پر حُضُور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خود اپنے دَستِ مُبارَک سے خَنْدَق کی حَد بندی فرمائی اور 10، 10 صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کو 10، 10 گز

www.dawateislami.net

زمین کھودنے کا ہَدَف عَطا فرمایا اور تقریباً 20 دن میں تمام صَحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے اپنا اپنا ہَدَف پورا کر کے خَنْدَق کھود کر تیّار کر لی۔[3]

اے عاشقانِ رسول! اس رِوایَت سے مَعْلُوم ہوا کہ مَقْصَد کے حُصُول کیلئے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کام کو تقسیم فرمایا اور ہر کسی کے لئے ایک ہَدَف مُقَرَّر فرمایا۔ بِلاشُبہ ایک مُشکِل ہَدَف کے حُصُول کے لئے یہ ایک اعلیٰ ترین تدبیر کی مِثال ہے۔

شاہین کبھی پَرواز سے تھک کر نہیں گِرتا | پُردَم ہے اگر تُو تو نہیں خطرۂ اُفتاد

شعر کی وَضاحَت: عام پرندے زیادہ دیر تک نہیں اُڑ سکتے اور جلد ہی تھک کر دَم لینے کو بیٹھ جاتے ہیں، مگر ان کے برعکس شاہین گھنٹوں اُڑتا رہتا ہے اور تھک کر کہیں نہیں بیٹھتا۔ لہٰذا اگر آپ بھی شاہین کی طرح پختہ دَم ہو جائیں تو پھر زِندَگی کی پرواز میں گرنے کا کوئی خطرہ نہیں۔

ہمارے اسلاف اور اہداف

ہمارے بزرگانِ دِیْن بھی اوّلاً کاموں کے اہداف مُقَرَّر فرماتے، پھر ان اہداف کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے بھرپور کوششیں فرماتے، مثلاً ❀ اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کے دورِ خِلافَت میں جب کئی فتنوں نے سر اُٹھایا تو آپ نے سب فتنوں کو خَتْم کرنے کی ٹھانی اور آخر کار اس ہَدَف کی تکمیل کے بعد ہی دیگر اُمور کی طرف تَوَجُّہ فرمائی۔ ❀ یوں ہی اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرت عُمَر فَارُوقِ اَعْظَم رضی اللہُ عنہ نے بھی اپنے دورِ حُکومَت میں اللہ پاک کے کلمے کو بُلند کرنے کے لئے جو جو اہداف مُقَرَّر کئے انہیں پورا کر کے ہی رہے۔ ❀ اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ نے تمام اُمَّت کو قرآنِ کریم کے ایک ہی نسخے پر جَمْع کرنے کا ہدف بنا کر بِلاشُبہ اس میں کامیابی پائی۔ ❀ اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرت علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیم کے تو کیا ہی کہنے! جو کہا کر کے دِکھایا۔ ❀ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ نے اسلام میں پیدا ہونے والی خرابیوں وغیرہ کو خَتْم کرنے کو اپنا اَوَّلین ہَدَف بنایا تو اسے پورا بھی فرمایا۔ اَلْغَرَض صفحاتِ تاریخ پر

www.dawateislami.net

ایسی ہزاروں مثالیں رَقم ہیں کہ ہمارے بزرگوں نے جو بھی اہداف طے کئے انہیں پورا کیا، لیکن سب سے پہلے اُس کام کی اہمیت کے پیشِ نَظر اُس کا ہَدَف مُقرّر کیا۔

دورِ حاضر کی مثالی شخصیت کے اہداف

پیارے اسلامی بھائیو! اہداف بنا کر کام کرنے کی اہمیت کو سمجھنا ہو یا یہ جاننا ہو کہ اہداف کیسے پورے کئے جائیں تو اس پُر فتن دور میں عظیم علمی و رُوحانی شخصیت شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی مِثال ہمارے سامنے ہے کہ جنہوں نے 1981ء میں عاشقانِ رسول کی عالَم گیر غیر سیاسی تحریک کا آغاز فرمایا اور آج دُنیا بھر میں دَعْوَتِ اِسْلَامی کا چمکتا دمکتا سُورَج جو اپنی کِرنیں بکھیر رہا ہے، یہ اِس بات کی قَوِی دلیل ہے کہ اِتنا بڑا کام یقیناً کسی ہَدَف کے بعد ہی اپنی منزل پر پہنچا ہو گا، یقیناً آپ کے پیشِ نَظر بہت بڑا ہدف ہو گا، آپ نے اپنے ہدف کو پانے کے لئے جو کوششیں کیں، یہ ان کا ہی نتیجہ ہے کہ آج دنیا بھر میں دَعْوَتِ اِسْلَامی کا پیغام پہنچ چکا، دنیا بھر میں ہزاروں جامعاتُ المدینہ، مَدارسُ المدینہ، دارُ المدینہ، سینکڑوں مَدَنی مَراکِز (فیضانِ مدینہ) و مَساجِد بنائی جاچکی ہیں۔ آپ کے پُر تاثیر بیانات اور کُتُب و رسائل نے بِلاشُبہ ہزاروں لوگوں کی زندگیوں کو یکسر تبدیل کر کے رکھ دیا۔ لیکن اتنے بڑے کام کے باوُجُود آپ یہ مَدَنی سوچ رکھتے ہیں کہ ابھی بہت کچھ کرنا ہے، گویا کہ ابھی کچھ کیا ہی نہیں۔

اے کاش! ہم بھی ہر دینی کام کی اہمیّت کے پیشِ نَظر ہَدَف بنا کر اُس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دِل و جان سے کوششوں میں لگ جائیں۔

اہداف کیسے پورے کئے جائیں؟

اے عاشقانِ رسول! اہداف بنا کر کام کرنے کی اہمیت کا کسی صورت انکار ممکن نہیں، مگر سوال یہ ہے کہ اہداف کو بَروَقْت پورا کیسے کیا جائے؟ چنانچہ ذیل میں ایک مختصر جائزہ پیش کیا جا

www.dawateislami.net

رہا ہے، جس پر عمل سے ہم اپنے اہداف کو بر وقت پورا کر سکتے ہیں:

❶مناسب منصوبہ بندی کیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! دنیا دارُ الاسباب ہے اور ہمیں اَسباب اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، البتہ! اَسباب اختیار کرنے میں دو چیزیں پیشِ نظر رہنی چاہئیں: (۱) مُسَبِّبُ الاَسباب یعنی اللہ پاک کی ذات پر کامل اِعْتِماد و بھروسا اور (۲) مناسب پلاننگ و منصوبہ بندی۔ یعنی کاموں کے اہداف بنا کر ان کو پورا کرنے کیلئے باہمی مُشَاوَرَت سے ایک ماسٹر پلان ترتیب دیا جائے۔ کیونکہ انسانی زِندَگی میں منصوبہ بندی اور پلاننگ کی بڑی اَہَمِیَّت ہے۔ ہر باشُعُور و سمجھ دار فرد چاہے اس کا تَعَلُّق دین و دنیا کے کسی بھی شعبے سے ہو، اپنا کام مناسب پلاننگ کے بغیر نہیں کرتا، یہی وجہ ہے کہ جو حضرات مناسب منصوبہ بندی سے کام نہیں لیتے انہیں یقینی ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ایک تاجِر اپنی تِجارَت کو فروغ دینے کے لئے، کسان اپنی زمینوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے، انجینئر و معمار حضرات مکانات اور بلند و بالا بلڈنگز کی تعمیر کے لئے مناسب منصوبہ بندی سے کام نہ لیں تو وہ اپنے اپنے شعبہ جات میں کبھی کامیابی کا منہ نہ دیکھ پائیں گے، یونہی جامعات، اسکولز، کالجز وغیرہ کے منتظمین اپنے اداروں کو مُنَظَّم انداز میں چلانے کے لئے اور کامیاب اَساتِذہ طَلَبہ کے معیارِ تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے مناسب منصوبہ بندی سے کام لیتے ہیں اور ہر سال اپنی منصوبہ بندی کا جائزہ لے کر اسے بہتر سے بہتر بنانے کے لئے اس میں مناسب و ضروری تبدیلیاں بھی کرتے رہتے ہیں۔ لِہٰذا ہمیں بھی اپنی تنظیمی ذِمَّہ داریوں کے مُطابِق مؤثر حِکْمَتِ عملی اور صحیح منصوبہ بندی کرنا چاہئے تاکہ ہم بھی مناسب اور دُرُست منصوبہ بندی کے ساتھ اپنے اہداف کی بَروَقْت تکمیل کر سکیں۔

❷صلاحیتوں کے مطابق اہداف دیجئے

جس طرح ذِمَّہ داریوں کی تقسیم کاری صلاحیتوں کے مُطابِق ہونی چاہئے، یونہی کسی کو ہدف

www.dawateislami.net

دینے سے پہلے دیکھ لیا جائے کہ وہ اس ہدف کو پورا کرنے کی صَلاحِیَّت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ کیونکہ صَلاحِیَّت کے بغیر کسی پر کام کو مُسَلَّط کر دینا یا اس کی صَلاحِیَّت سے بڑا ہدف دے دینا بسا اَوقات نَفْع کے بجائے نُقْصان کا باعث بنتا ہے۔ لہٰذا اہداف کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے اہداف سامنے والے کی صلاحیتوں کے مُطابِق ہوں۔

❸ہدف دینے کے بعد تربیت کیجئے

اہداف کے تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ جس کو بھی کوئی ہدف دیا جائے تو اُسے دیئے گئے اہداف کی اَہَمِیَّت سے آگاہ کیجئے اور اُس کی اُس کام سے متعلِّق تربیت، ذہن سازی اور ممکنہ صُورَت میں مُعَاوَنَت بھی کیجئے۔ کیونکہ بسا اَوقات جس تیز رفتاری یا جس لگن اور جذبے کے ساتھ اپنے طے شُدہ اہداف کو مُکَمَّل کرنے کے لئے کوششیں کرنی ہوتی ہیں ایک غیر تَرْبِیَت یافتہ ذِمَّہ دار نہیں کر پاتا۔ جس کی وجہ سے اہداف پورے نہیں ہو پاتے۔ لہٰذا اگر ہم بَروَقْت اہداف کی تکمیل چاہتے ہیں یا پھر جس دینی کام کی کارکردگی ہم بہتر سے بہتر چاہتے ہیں پہلے اُس سے متعلِّق اپنے ذِمَّہ داران کی تربیت کرنی ہوگی کہ ان اہداف کو کیسے پورا کرنا ہے اور یہ دینی کام کیسے کرنا ہے؟ اچھے انداز میں تربیت کی بَرَکت سے اللہ پاک نے چاہا تو نہ صرف اہداف بَروَقْت پورے ہوں گے بلکہ کم وَقْت میں دینی کاموں کے زِیادَہ بہتر نتائج حاصل ہوں گے۔

❹اہداف کی تکمیل کا وقت مُقَرَّر کیجئے

اہداف کو پورا کرنے کے لئے وَقْت مُقَرَّر کرنا بھی بہت ضروری ہے، یعنی اہداف کی تاریخِ تکمیل طے کرلی جائے۔ بلکہ اہداف اور اس کی تاریخ تکمیل اپنی ڈائری میں لکھ کر وقتاً فوقتاً اہداف اور اس کی تکمیل کے لئے اپنی کوششوں کا جائزہ بھی لیتے رہئے کہ مجھے جو ہدف دیا گیا تھا اس کی تکمیل کے لئے میں نے کیا کیا اقدامات کئے ہیں اور مزید کس قدر کوششوں کی حاجَت ہے۔ نیز

www.dawateislami.net

اگر اہداف کی تکمیل میں مشکلات اور رکاوٹیں آرہی ہیں تو اپنے ذِمَّہ داران سے مُشَاوَرَت کر کے ان رُکاوٹوں کو دور کر کے اپنے اہداف کی بَروَقْت تکمیل کیجئے۔

❺ پوچھ گچھ کرتے رہئے

اہداف بَروَقْت پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اہداف دینے کے بعد مُناسِب انداز میں پوچھ گچھ بھی کی جائے۔ نگران اگر پوچھ گچھ کرتے رہیں گے تو اِن شاءَ اللہ دینی کاموں میں بتدریج ترقی ہوگی۔ یاد رکھئے! جن اسلامی بھائیوں کا براہِ راست آپ سے تَعَلُّق ہے، اُن کی فَرْداً فَرْداً کارکردگی لینا، براہِ راست مُعَاوَنَت کرنا اور اُن کے سِپُرد کئے گئے دینی کاموں کے اہداف کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے یاد دِہانی اور مُناسِب وقفے سے پوچھ گچھ (Follow up) کرنا آپ کی اہم ذِمَّہ داری ہے اور یہ کام کسی دوسرے کو سونپ دینا کسی صُورَت مُناسِب نہیں۔

❻ حوصلہ افزائی کیجئے

ذِمَّہ داران کا اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہنا بھی اہداف کو پورا کرنے میں مُعاوِن بنتا ہے۔ لہٰذا ذِمَّہ داران ہدف پورا نہ ہونے پر طنز و تنقید کے تیر چلانے کے بجائے بہتر انداز میں تفہیم کے ساتھ حوصلہ افزائی کریں، کیونکہ بعض اوقات سامنے والے کی تعریف میں 2 جملے بول کر آپ اس سے بہت بڑا کام لے سکتے ہیں۔ شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ بھی بوقتِ ضرورت تمام اِسْلَامی بھائیوں کی بِالْخُصُوص دینی کاموں میں نُمایاں کارکردگی دکھانے والوں کی خوب حوصلہ افزائی فرماتے ہیں، آپ کے اسی دل نشین انداز کی بَرَکت ہے کہ آج ہمیں دَعْوَتِ اِسْلَامی سے وابستہ لاکھوں اسلامی بھائی اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کے مقدس جذبے کے تَحْت مَصْرُوفِ عَمَل نَظَر آرہے ہیں۔ شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ فرماتے ہیں: میں ثواب کے لئے صُوری و صَوتی (ویڈیو یا آواز والے) پیغام کے

www.dawateislami.net

ذَرِیعے مختلف اسلامی بھائیوں کی غم خواری، دل جُوئی اور حوصلہ افزائی کرتا ہوں۔[4]

❼اہداف کا جائزہ لیتے رہئے

پیارے اِسْلَامی بھائیو! اپنے اہداف کو سامنے رکھ کر یوں بھی جائزہ لیتے رہئے کہ ان اہداف کو حاصِل کرنے سے میری ذات، تنظیم اور دیگر مسلمانوں کو کیا کیا فوائد حاصل ہوں گے۔ مثلاً اگر میں بروقت اپنے اہداف کو پورا کروں گا تو ❁ مجھے نیک بننے کا مَوْقَع ملے گا ❁ رُوحانِیَّت میں اضافہ ہو گا ❁ نیکی کی دعوت عام کرنے کا مَوْقَع ملے گا ❁ میری پیاری تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامی کی نیک نامی میں اضافہ ہو گا وغیرہ۔ ❁ یوں ہی اس بات پر بھی غور و فِکْر کریں کہ اگر میں نے مُقَرَّرہ اہداف کو بروقت پورا نہ کیا تو مذکورہ تمام فوائد سے محرومی ہو گی۔ اگر اس طور پر جائزہ لیتے رہیں گے تو اللہ پاک کے فضل سے ہم اپنے اہداف کے حُصُول میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ ❁ اس بات کا بھی جائزہ لیتے رہئے کہ ہمارے بزرگانِ دِیْن اپنے اہداف کے لئے کس قدر کوششیں فرماتے اور اہداف پورے نہ ہونے پر ان کا انداز کیا ہوا کرتا، ہمارے بزرگانِ دِیْن تو ایک نیکی چھوٹ جانے پر بھی افسوس کا اِظْہار کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت کَرْز بن وَبْرہ رحمۃُ اللہِ علیہ کو کسی نے ایک بار روتے ہوئے دیکھا تو رونے کی وجہ پوچھی، ارشاد فرمانے لگے: میں گزشتہ رات تلاوتِ قرآن کا ہدف پورا کرنے سے رہ گیا اور یہ میرے گناہوں کی وجہ سے ہوا ہے۔[5]

اہداف پورا کرنے میں معاون متفرق ہدایات

❁ مشکلات اِنسان کو تباہ کرنے کیلئے نہیں بلکہ بنانے کے لئے آتی ہیں لِہٰذا مسائل میں اُلجھنے اور خوفزدہ ہونے کے بجائے اُن کے حل کیلئے وسائل کو بہتر طور پر اِسْتِعمال کیجئے۔ ❁ وَقْت ایک نِعْمت ہے جو ہر اِنسان کو برابر، برابر دی گئی ہے، بڑا آدمی وہ ہے جو اپنا سارا وَقْت ضروری کاموں میں صَرف کرے۔ ❁ اخلاص کے ساتھ کوشش جاری رکھئے، ہِمّت ہارنا اپنی ڈِکشنری سے نِکال

www.dawateislami.net

دیجئے۔ ❀ مُشکِل کاموں سے جی چُرانے کے بجائے چیلنجز کو قبول کیجئے۔ ❀ ناکامی سے مایوس نہ ہوں کہ ایک مشہور فاتح چیونٹی کی بار بار ناکامی کی بدولت کامیابی کے راز سے آشنا ہوا تھا۔ ❀ کمرۂ امتحان میں جو کام ہم 3 گھنٹے میں کر لیتے ہیں وہ عام طور پر 3 دن میں بھی مُشکِل ہے اس کی وجہ وَقْت کی تعیین یعنی مَخْصُوص کرنا ہے۔ ہر کام کیلئے وَقْت کی حُدُود مُعَیَّن یعنی مُقَرَّر کیجئے۔ ❀ کسی چھوٹی سی کامیابی کے بعد خرگوش کی طرح مت ہو جایئے ورنہ کچھوا اپنے عَمَلِ مسلسل سے آگے نکل جائے گا۔ ❀ جو کام بھی کریں اس میں توازُن، تَواتُر اور تَسلسُل ضرور برقرار رکھئے۔ ❀ اپنے موڈ کے بجائے اُصُول کے مُطابِق کام کیجئے۔ ❀ تَساہُل (غَفْلَت و سُستی)، سُست رَوی، تاخیر اور پھر کبھی؛ ہمارے دشمن ہیں، مشہور مقولہ ہے: (Tomorrow never come, do your work today) یعنی کل کبھی نہیں آئے گا آج ہی اپنا کام کر لو، کل کریں گے۔ یہ قول ایک دھوکا ہے۔ ❀ ذِمَّہ دار کی شخصیت کا غیر مُنَظَّم ہونا بھی مُعَامَلات میں اُلجھاؤ اور اہداف کو پورا کرنے میں تاخیر کا باعِث ہوتا ہے۔[6]

کامیاب ذِمَّہ دار کون؟

اے عاشقانِ رسول! کامیاب ذِمَّہ دار اسے کہیں گے جو دینی کام کرتے ہوئے اپنے مَقْصَد کو ہر لحظہ پیشِ نَظَر رکھنے والا، وَقْت کو ضائع کرنے سے بچنے والا، حُسْنِ اَخلاق کا پیکر، زبان، نِگاہ اور دل کی حِفاظَت کرنے والا، سوال سے بچنے والا، عاجزی کا خُوگر، حِرْصِ مال سے کوسوں دور، عِلْم کا شیدائی، مُرشِد، اَساتِذہ اور والدین کا اَدَب کرنے والا، نظامُ الاوقات کی پابندی کرنے والا، حَقِّ صحبت کا خَیال رکھنے والا، تکالیف و مشکلات پر شِکوَہ شِکایَت کرنے کے بجائے صبر کرنے والا، ذوقِ عِبادَت رکھنے والا، نیکی کی دعوت دینے والا اور اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے نیک اعمال پر عَمَل اور راہِ خُدا میں سَفَر کرنے والا ہو۔

www.dawateislami.net

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے: ❀ ہر ذِمّہ دار اپنے ماتحت کی حَوصَلہ افزائی کرتا رہے جبکہ سابِقہ ہدف پورا نہ ہونے پر بہتر انداز پر تفہیم بھی کرے۔[7] ❀ ہدف کا تَعَیُّن کسی بھی کام کی تکمیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔[8] ❀ مَدَنی مشوروں میں اِنفرادی کارکردگی، شعبہ / مُلک کی کارکردگی، ترقی یا تنزلی کا جائزہ، آئندہ کا ہدف اور ہدف کی تکمیل کے اقدامات طے کئے جائیں، پھر ہفتہ وار فالو اَپ کیا جائے، یہ طریقہ کار اِن شاءَ اللہ دینی کاموں کی رفتار کو تیز تر کرے گا۔[9] ❀ کارکردگی اہداف کے مُطابِق لیں، ہدف کیا تھا؟ حاصل کیا ہوا؟ اس کا بغور جائزہ لیں۔[10] ❀ مَدَنی مرکز کی طرف سے جو بھی ہدف ملے، اِسے اپنی ذات سے شروع کرکے دیگر ذِمّہ داران تک پہنچائیں۔[11] ❀ ہر کام کا ہدف اسکے نقطۂ عُروج پر لیا جائے۔ ❀ جو کام کرنا ہے، اُس کے تقاضوں کے مُطابِق کریں، خانہ پُری (Formality) کے طور پر نہ ہو۔ ❀ جو ہر ایک کی مان کر چلتا ہے وہ اپنا ہدف نہیں پا سکتا۔[12]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. الحاوی للفتاویٰ للسیوطی، ص447
2. حدائقِ بخشش، ص186
3. سیرتِ مصطفےٰ، ص323 بتغیر
4. مدنی مذاکرہ، 18 ذوالحجۃ الحرام 1436ھ بمطابق 3 اکتوبر 2015ء
5. حلیۃ الاولیاء، کرز بن وبرہ حارثی، 5/92، رقم: 6443
6. رسائلِ دعوتِ اسلامی (حصّہ اول)، ص338-339 بتغیر
7. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، محرم الحرام 1428ھ بمطابق فروری 2007ء
8. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، جمادی الاولیٰ 1430ھ بمطابق مئی 2009ء
9. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، رجب المرجب 1430ھ بمطابق جون 2009ء
10. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، ذوالحجۃ الحرام 1430ھ بمطابق دسمبر 2009ء
11. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، رجب المرجب 1431ھ بمطابق جولائی 2010ء
12. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، محرم الحرام 1433ھ بمطابق دسمبر 2011ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

⑳ ظاہر و باطن ایک جیسا رکھئے

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت عبد الرحمٰن بن سَمُرہ رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن شفاعت کرنے والے اور اپنے رب سے بخشوانے والے نبی ہمارے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور اِرشاد فرمایا: گزشتہ رات میں نے ایک عجیب مَنْظَر دیکھا کہ میرا ایک اُمَّتی پُل صِرَاط پر گھٹنوں کے بَل اور کبھی پیٹ کے بَل چلتا ہے اور کبھی نیچے لٹک جاتا ہے، اتنے میں اس کا مجھ پر پڑھا ہوا دُرُودِ پاک آیا اور اُس نے اُس شخص کا ہاتھ تھام کر اسے پُل صِرَاط پر سیدھا کھڑا کر دیا یہاں تک کہ وہ صحیح و سَلامَت گزر گیا۔[1]

آہ! وہ راہِ صِراط بندوں کی کتنی بِساط
اَلْمَدد اے رَہنُما تم پہ کروروں دُرُود[2]
صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حسرت زَدہ لوگ

بی بی آمنہ کے پھول، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: قِیامَت کے دن کچھ لوگ جَنَّت کی طرف لے جائے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ جَنَّت کے قریب پہنچ کر اس کی خوشبو سُونگھیں گے اور اس کے محلات و اَہْلِ جَنَّت کے لئے تیّار کردہ نعمتیں دیکھ لیں گے تو نِدا دی جائے گی: انہیں جَنَّت سے واپس لوٹا دو! کیونکہ ان کا جَنَّت میں کوئی حِصّہ نہیں۔ یہ سُن کر وہ ایسی حسرت کے ساتھ لوٹیں گے کہ انہیں اس سے پہلے کبھی ایسی حسرت نہ ہوئی ہو گی۔ پھر وہ

www.dawateislami.net

عَرض کریں گے: اے ہمارے رب! اگر تُو اپنا ثواب اور اپنے اولیا کے لئے تیّار کردہ نعمتیں دِکھانے سے پہلے ہی ہمیں جہنّم میں داخل کر دیتا تو یہ ہم پر زِیادَہ آسان ہوتا۔ اللہ پاک اِرشَاد فرمائے گا: میں نے تمہارے ساتھ اِرادَۃً (قصداً) ایسا کیا ہے، (اس لئے کہ) جب ❖ تم تنہائی میں ہوتے تو بڑے بڑے گناہ کر کے میرے ساتھ اِعلانِ جنگ کرتے اور جب ❖ لوگوں سے ملتے تو عاجزی و انکساری کے ساتھ ملتے تھے ❖ لوگوں کو اپنی وہ حَالَت دکھاتے جو تمہارے دلوں میں میرے لئے نہیں ہوتی تھی ❖ لوگوں سے ڈرتے اور مجھ سے نہ ڈرتے ❖ لوگوں کی عزّت کرتے اور میری عزّت نہ کرتے ❖ لوگوں کی وجہ سے تو بُرا کام چھوڑ دیتے لیکن میری وجہ سے بُرائی نہ چھوڑتے تھے۔ لہٰذا آج! میں تمہیں اپنے ثواب سے مَحرُوم کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے عذاب کا مزہ بھی چکھاؤں گا۔[3]

بنا دے مجھ کو اِلٰہی خُلُوص کا پیکر
قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یا رب
گناہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں
کَرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارب[4]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے دنیا میں لوگوں کے سامنے نیک بننے اور تنہائی میں گناہوں پر بے باک ہونے والوں کا بروزِ قِیامَت کتنا بُرا اَنْجام ہوگا۔ نیز اس رِوایَت سے معلوم ہوا کہ ظاہِر و باطن ایک و نیک ہونا بہت ضروری ہے ورنہ قِیامَت کے دن بہت بڑی حَسْرَت ہوگی۔ ظاہِر و باطن میں فرق ہو تو اسے قرآنِ کریم میں مُنافقوں کی صِفَت قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ پارہ 1 سورۂ بَقَرہ آیَت نمبر 9 میں اِرشَاد ہوتا ہے:

یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْاۚ-وَ مَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ۠ ﴿۹﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔

www.dawateislami.net

تفسیر صِراطُ الْجِنَان میں ہے: اس آیت سے معلوم ہوا کہ ظاہِر و باطن کا تضاد بہت بڑا عیب ہے۔ یہ منافقت اِیمان کے اندر ہو تو سب سے بدتر ہے اور اگر عَمَل میں ہو تو اِیمان میں منافقت سے تو کم تَر ہے لیکن فی نفسہٖ سَخْت خبیث ہے، جس آدمی کے قول و فعل اور ظاہِر و باطن میں تضاد ہو گا تو لوگوں کی نَظَر میں وہ سَخْت قابلِ نَفْرَت ہو گا۔ اِیمان میں منافقت مَخْصُوص لوگوں میں پائی جاتی ہے جبکہ عملی منافقت ہر سَطْح کے لوگوں میں پائی جاسکتی ہے۔[5]

”ظاہر و باطن ایک جیسا رکھئے“ کا مطلب

پیارے اسلامی بھائیو! ظاہر و باطن ایک جیسا رکھئے سے مُراد یہ ہے کہ ❀ ظاہر کی صفائی کے ساتھ ساتھ باطن یعنی دل کی صفائی کا بھی اِہتِمام کیجئے۔ ❀ ظاہِر کے ساتھ باطن کی اصلاح بھی کیجئے۔ ❀ صُورَت و سیرت دونوں شریعت کے مُطابِق کیجئے۔ ❀ صُورَت سنوارنے کے ساتھ سیرت کو بھی اَچھّا کیجئے۔ ❀ ظاہِری حُلیہ، لِباس، گفتگو وغیرہ سنّت کے مُطابِق کرنے کے ساتھ باطن کو بھی شریعت کے سانچے میں ڈھالئے۔ ❀ گفتار کے بجائے کردار کے غازی بنئے۔ ❀ قول و فعل میں تضاد سے بچئے یعنی دوسروں کو نیکی کی دَعْوَت دینے کے ساتھ خود بھی اس پر عَمَل کیجئے۔ ❀ ظاہر کی اصلاح کے ساتھ باطنی اَمْرَاض یعنی جھوٹ غیبت، چُغْلی، حَسَد، تکبر، وعدہ خلافی وغیرہ گناہوں کا بھی عِلاج کیجئے۔ ❀ عَمَل ہمیشہ یَکْساں ہی ہونا چاہئے، چاہے ہم لوگوں کے درمیان ہوں یا تنہا۔ ❀ اللہ پاک کی رِضا کیلئے اچھی نیّتوں کے ساتھ لوگوں کے سامنے سادگی و عاجزی کا پیکر ضرور بنئے مگر تنہائی میں بھی خوفِ خُدا، پُل صِراط کی دَہْشَت، حِساب و کتاب کی سختیاں اور قِیامَت کی ہولناکیاں پیشِ نظر رکھ کر اپنے گناہوں کو یاد کر کے گڑگڑائیے۔ ❀ نیک نَظَر آنا اور نیک ہونا دونوں میں فَرْق ہے۔ یَا اللہ! ہمارا ظاہِر بھی اَچھّا کر دے، ہمارا باطن بھی اَچھّا کر دے۔

ہُوں بظاہر بڑا نیک صُورَت | کر بھی دے مجھ کو اب نیک سیرت

www.dawateislami.net

ظاہِر اَچھّا ہے باطن بُرا ہے | یا خُدا تجھ سے میری دُعا ہے[6]

اللہ پاک دِلوں کو دیکھتا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! انسان کا دل اللہ پاک کی تَوَجُّہ کا خاص مرکز ہے۔ اس کی بارگاہ میں مقام و مرتبہ اور ثواب اُس وَقْت تک نہیں ملتا جب تک دِلی کیفیت دُرُسْت نہ ہو، کیونکہ وہ صُورتوں کو نہیں بلکہ دِلوں کو دیکھتا ہے۔ حبیبِ خُدا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَامِکُمْ وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ یعنی اللہ پاک تمہارے جسم دیکھتا ہے نہ تمہاری صُورتیں، بلکہ وہ تو تمہارے دل دیکھتا ہے۔[7]

حضرت علّامہ مُلّا علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اللہ پاک نظرِ اعتباری سے تمہاری صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا کیونکہ اس کے ہاں تمہاری خوبصورتی و بدصُورتی کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ وہ تمہارے اَموال کی طرف نَظر فرماتا ہے کیونکہ اس کے نزدیک ان کی کمی بیشی کا کوئی اعتبار نہیں، بلکہ وہ تو دلوں میں موجود یقین، صِدْق، اِخْلاص، رِیا کا اِرَادہ، شُہْرَت اور باقی اچھے و بُرے اخلاق کو دیکھتا ہے اور تمہارے اَعمال یعنی ان کی اچھی بُری نِیَّت کو دیکھتا ہے اور پھر اس کے مُطابِق تمہیں اُن اَعمال کی جزا عطا فرمائے گا۔[8]

صاف چہرے اور میلے دل

حضرت امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تعجب ہے اُس شخص پر جو اُس چہرے کا خاص خیال رکھتا ہے جس پر مخلوق کی نظر پڑتی ہے اور اُسے میل کچیل اور گندگی سے ممکنہ حَد تک صاف ستھرا و آراستہ کرتا ہے تاکہ لوگوں کو اس میں کوئی عیب نظر نہ آئے مگر وہ دل جس پر اللہ کریم نَظر فرماتا ہے اس کی طرف کچھ دھیان نہیں دیتا، حالانکہ اسے پاک صاف کر کے مُزَیَّن کرنا چاہئے تھا کہ اللہ پاک اس میں گناہوں کا میل اور کوئی آفت و عیب نہ دیکھے۔ مگر افسوس! دل کو

www.dawateislami.net

گندگی و غلاظت میں لَت پَت کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہ اگر مخلوق اس کے دل کے کسی ایک عیب کو جان لیتی ہے تو وہ فوراً اسے چھوڑ دیتا ہے اور اس سے بَری ہو جاتا ہے۔[9]

ظاہر و باطن ایک جیسا کیسے ہو؟

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارا ظاہر و باطن ایک جیسا کیسے ہو؟ ظاہر کے ساتھ ساتھ باطن کی اِصلاح کیسے ہو؟، اس کے لئے چند مفید باتیں مُلاحظہ کیجئے:

❶ اللہ دیکھ رہا ہے

ظاہر و باطن کو دُرُست رکھنے کے لئے جَلْوَت و خَلْوَت میں (یعنی لوگوں میں بھی اور تنہائی میں بھی) یہ تَصَوُّر ذہن میں بٹھا لیجئے کہ اللہ پاک دیکھ رہا ہے۔ میں ظاہری طور پر کیا ہوں، میرے اندر کتنی خرابیاں ہیں، میں کن کن باطنی اَمْرَاض کا شِکار ہوں، میرے ظاہری و خُفْیَہ (چھپے ہوئے) سب مُعَامَلات کو میرا رَب دیکھ رہا ہے۔ جیسا کہ قرآنِ کریم میں ایک مقام پر اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَ مَا یَخْفٰى ۝ (پ30، الاعلیٰ:7)	ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جانتا ہے ہر کھلے اور چھپے کو۔

اس آیَت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اللہ پاک بندوں کے ظاہری اَفْعَال اور ان کے اَقْوَال جانتا ہے اور ان کے پوشیدہ اَقْوَال اور اَفْعَال سے بھی خبر دار ہے۔[10] ہمارے ظاہری اور پوشیدہ اَعمال کے بارے میں ایک اور مَقام پر اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَ یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝۳ (پ7، الانعام:3)	ترجَمۂ کنز الایمان: اُسے تمہارا چھپا اور ظاہر سب معلوم ہے اور تمہارے کام جانتا ہے۔

حضرت سہل بن عبد اللہ تُستَرِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: انسان کے دل کی زینت کے لئے سب سے افضل و اشرف چیز اس بات کا یقین رکھنا ہے کہ وہ جہاں کہیں ہو اللہ پاک اُسے دیکھ رہا

www.dawateislami.net

ہے۔[11] شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: اگر یہ ذہن بن جائے کہ اللہ دیکھ رہا ہے تو ہو سکتا ہے گناہ سے بچنے کی صورت بن جائے۔ اپنے کمرے کی دیوار پر جلی (واضح موٹے) حُروف سے لکھ کر لگا دیجئے کہ اللہ دیکھ رہا ہے یا مکتبۃ المدینہ سے اِس تحریر کا اسٹیکر لے کر لگا دیجئے۔[12]

❷ ظاہر و باطن کے یکساں نہ ہونے میں غور کیجئے

ظاہر و باطن میں یَکْسَانِیَت (برابری) کے فوائد اور ان کے تضاد کے نُقْصَانات پر غور کرتے رہنے سے بھی اِن شاءَ اللہ ظاہِر و باطن کی اِصلاح کا مَوْقَع ملے گا۔ مثلاً ❀ فوائد پیشِ نظر رکھ کر غور کیجئے کہ اگر میرا ظاہِر و باطن ایک جیسا ہو گا تو اس سے نہ صرف میری ذات کو فائدہ ہو گا بلکہ ❀ رُوحانِیَّت بڑھے گی ❀ نَفْس کا تزکیہ ہو گا ❀ زبان میں تاثیر پیدا ہو گی ❀ عِبَادَت کا ذوق نصیب ہو گا ❀ اللہ پاک کی رضا نصیب ہو گی اور ❀ اس سے میری تحریک کی نیک نامی ہو گی ❀ دینی کاموں کی کارکردگی بہتر ہو گی اور میرے ساتھ کام کرنے والوں اور دیگر کو ترغیب بھی ملے گی۔ جبکہ ظاہر و باطن میں تضاد کے سَبَب مذکورہ تمام فوائد سے محرومی ہو سکتی ہے۔

❸ باطنی بیماریوں اور ان کے علاج کا علم حاصل کیجئے

اے عاشقانِ رسول! فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جو اپنے باطِن کی اِصلاح کرے گا تو اللہ پاک اُس کے ظاہِر کی (بھی) اِصلاح فرما دے گا۔[13] لہٰذا باطن کی اصلاح پر خُصُوصی تَوَجُّہ دیجئے۔ ❀ باطنی بیماریوں مثلاً جھوٹ، غیبت، چُغلی، بُغْض و کینہ، حَسَد، تکبر، بدگمانی، حُبِّ جاہ (عزّت و شُہرت کی مَحَبَّت)، حُبِّ مَدح (اپنی تعریف چاہنا) رِیاکاری، عُجْب (خود پسندی)، طَلَبِ شُہْرَت، خِیانَت، چاپلوسی، حِرص، بخل وغیرہ کی تعریفات اور ان کے عِلاج کا عِلْم حاصل کیجئے۔

اس کیلئے آن لائن فیضانِ فَرْض عُلُوم کورس کر لیجئے یا باطنی بیماریوں کی تعریفات، اَسْباب و

www.dawateislami.net

عِلاج وغیرہ پر مشتمل کُتُب مثلاً المدینۃ العلمیہ کی تیّار کردہ کتاب باطنی بیماریوں کی مَعْلُومات، حضرت امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کی تصنیف منہاجُ العَابِدین، مُکاشفۃُ القُلُوب، اِحیاءُ العلوم وغیرہ کا مُطالَعہ کیجئے۔ اس کے علاوہ ظاہِر و باطن کی اصلاح، مہلکات یعنی ہلاکت میں ڈالنے والی باطنی بیماریوں سے نَجات پانے کے طریقے جاننے کیلئے مَدَنی چینل پر براہِ راست ہونے والے ہفتہ وار مَدَنی مذاکرے میں انفرادی یا اجتماعی طور پر بھی شرکت کی عادت بنالیجئے۔

❹ بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلئے

اے عاشقانِ رسول! ہمارے بزرگانِ دِیْن ظاہِر کے ساتھ ساتھ باطن کی اصلاح پر خُصُوصی تَوَجُّہ دیتے تھے۔ ان کا ظاہر تو شریعت کے مُطابِق ہوتا ہی تھا، باطن کی پاکیزگی کا بھی خوب خیال رکھتے تھے۔ انہیں باطن کی صفائی کی کس قدر فِکْر تھی، مُلاحَظہ کیجئے:

❀ حضرت عبد الواحد بن زید بصری رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حَسَن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ جب کوئی کام کرنے کا حکم دیتے تو دوسروں سے زِیادَہ خود اس پر عَمَل کرتے اور جب کسی کام سے منع کرتے تو سب سے بڑھ کر خود اس سے بچتے اور میں نے آپ سے بڑھ کر کبھی کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس کا ظاہِر و باطن ایک جیسا ہو۔[14]

❀ حضرت عطیہ بن عبد الغَافِر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب مومن کا باطن اس کے ظاہِر جیسا ہو تو اللہ پاک فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: یہ میرا سچّا بندہ ہے۔[15]

❀ حضرت یزید بن حارِث رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر بندے کا ظاہِر و باطن ایک جیسا ہو تو یہ عَدْل ہے اور اگر اس کا باطن اس کے ظاہِر کی نسبت افضل ہو تو یہ فَضْل ہے اور اگر اس کا ظاہِر اس کے باطن سے افضل ہو تو یہ ظلم ہے۔ پھر آپ نے یہ اشعار پڑھے:

اِذَا السِّرُّ وَالْاِعْلَانُ فِی الْمُؤْمِنِ اسْتَوٰی | فَقَدْ عَزَّ فِی الدَّارَیْنِ وَ اسْتَوْجَبَ الثَّنَا

www.dawateislami.net

فَاِنْ خَالَفَ الْاِعْلَانُ سِرًّا فَمَا لَهٗ | عَلٰى سَعْيِهٖ فَضْلُ سِوَى الْكَدِّ وَالْعَنَا
فَمَا خَالَصَ الدِّيْنَارُ فِي السُّوْقِ نَافَقَ | وَ مَغْشُوْشُهُ الْمَرْدُوْدُ لَا يَقْتَضِي الْمَنَّا

ترجمہ: (۱) جب مومن کا ظاہر و باطن ایک جیسا ہو تو وہ دونوں جہان میں عزّت و تعریف کا مستحق ہوتا ہے۔ (۲) اگر ظاہر باطن کے خلاف ہو تو کوشش کے عِوَض سوائے مشقت اور تھکاوٹ کے کچھ حاصِل نہیں ہوتا۔ (۳) بازار میں خالِص دِینار رائج ہوتا ہے جبکہ کھوٹا دِینار لوٹا دیا جاتا ہے، اس کا کوئی وزن نہیں ہوتا۔[16]

⑤ اچھی صحبت اختیار کیجئے

پیارے اِسلامی بھائیو! بلاشُبہ صحبت اپنا اَثَر رکھتی ہے۔ آدمی کی پہچان اس کی صحبت سے ہوتی ہے، صحبت کا اَثَر انسان کے ظاہر و باطن دونوں پر ہوتا ہے، بلکہ باطن کی اصلاح کے لئے اچھی صحبت بہت ضروری ہے۔ لہٰذا خوش اخلاق، ملنسار، باکردار، نیک اعمال کے عامل، نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے والے، مَدَنی مرکز کے اطاعت گزار اور محتاط فِی الدِّین اسلامی بھائیوں کی صحبت اختیار کیجئے۔ احادیثِ مبارکہ میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ہمیں کن لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے، چنانچہ دو فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ملاحظہ فرمائیے:

❀ اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تُو خدا کو یاد کرے تو وہ تیری مَدَد کرے اور جب تُو بھولے تو وہ یاد دِلائے۔[17] ❀ اچھا ہَم نشین وہ ہے جسے دیکھنے سے خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے عَمَل میں زِیادَتی ہو اور اس کا عَمَل آخِرَت کی یاد دلائے۔[18]

⑥ ظاہر و باطن کی اصلاح کیلئے دعا کرتے رہئے

اے عاشقانِ رسول! ظاہر و باطن ایک جیسا رکھنے کے لئے بیان کردہ مَدَنی پھولوں پر عَمَل کے ساتھ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا بھی کرتے رہئے کہ اے اللہ پاک! جس طرح تُو نے میرے

www.dawateislami.net

ظاہِر کو دُرُست کیا ہے میرے باطن کو بھی اچھّا کر دے۔

حدیثِ پاک میں ظاہر و باطن کی اِصلاح کے لئے ایک دُعا بھی تعلیم فرمائی گئی ہے۔ اَمِیرُ الْمُؤمِنین حضرت عُمَر فَارُوقِ اعظم رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: پیارے آقا، دو عَالَم کے داتا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے یہ دُعا سکھائی ہے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِی خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ، وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَةً، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَھلِ، وَالْوَلَدِ غَیْرِ الضَّآلِّ وَلَا الْمُضِلِّ۔ یعنی اے اللہ پاک! میرا باطن میرے ظاہِر سے اَچھّا کر دے اور میرے ظاہِر کو نیک بنا دے، اے اللہ پاک! میں تجھ سے لوگوں کو عطا کی جانے والی بہترین چیزیں یعنی مال، اَچھّا گھر بار اور وہ اولاد جو نہ گمراہ ہو اور نہ گمراہ گر ہو، کا سوال کرتا ہوں۔[19]

فرامینِ اَمِیرِ اہلِ سنت

پیارے اسلامی بھائیو! بانیِ دعوتِ اسلامی، اَمِیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ پندرہویں صَدی کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیت ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً اپنی کُتُب و رسائل بیانات، ملفوظات، مَدَنی مذاکروں اور عِلْم و حِکْمَت کی باتوں کے ذَرِیعے بِالْخُصُوص اپنے مُریدین، بِالْعُموم دنیا بھر کے مسلمانوں کی اصلاح کا سامان فرماتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ظاہِر و باطن کی اصلاح کے بارے میں مفید ہدایات پر مشتمل مَدَنی مذاکروں سے 2 سوال جواب مُلاحظہ کیجئے:

سوال: نیک بننے کے لئے کون سی کتاب پڑھیں؟

جواب: احیاء العلوم، منہاجُ العَابِدین اور باطنی بیماریوں کی مَعْلُومَات وغیرہ کتابوں کا مُطَالَعَہ کریں۔ یاد رہے! ظاہر اور باطن دونوں کی اصلاح ضروری ہے۔[20]

سوال: کیا ظاہِر (باہر) اور باطن (اندر) دونوں کی اِصلاح ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! اندر اور باہر دونوں کی اِصلاح ضروری ہے، نور کے پیکر، رسولِ انور صلی اللہ علیہ

www.dawateislami.net

واٰلہٖ وسلم نے ظاہِر میں داڑھی شریف رکھی اور داڑھی رکھنے کی ترغیب اِرشاد فرمائی، عمامہ شریف ظاہِر میں سجایا وغیرہ۔ ظاہِر دُرُست ہو گا تو دِل بھی دُرُست ہو گا۔[21]

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے:

❀ ذِمّہ داری ملنے کے بعد عِلْم و عَمَل، اِخْلاص و اَخلاق، قول و فعل، کردار و گفتار اور ظاہِر و باطِن میں بہتری آنی چاہئے۔[22] ❀ بعض اوقات باطِن کی کیفیت، چہرے سے جھلکتی ہے۔ ❀ جب دل صاف ہوتا ہے تو اس کے اثرات دیگر لوگوں کے دلوں پر پڑتے ہیں۔ ❀ وہ تنظیمی ذِمّہ داران جن کا عوام سے رابطہ (Public Dealing) ہے، ان میں، غیبت، بدگمانی، بُغْض و کینہ، خود پسندی اور بداخلاقی جیسی خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ یہ خرابیاں ہمارے دلوں میں بس جاتی ہیں، دل گناہوں کا مرکز بن جاتا ہے لہٰذا انہیں دُور کرنا بہت ضَروری ہے ورنہ آخِرَت برباد ہو سکتی ہے۔ ❀ تنظیمی دینی کاموں کی دُھُن ہمیں اپنی اصلاح سے غافِل نہ کر دے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم نے جن پر انفرادی کوشش کر کے ان کو دینی ماحول سے وابستہ کیا وہ تو جنّت کی طرف جائیں اور ہم دل کی ان خرابیوں کی وجہ سے مَعَاذَ اللہ جہنّم میں جھونک دیئے جائیں۔ اَلْاَمَان وَ الْحَفِیْظ۔ ڈرنے کا مَقام ہے۔ اللہ پاک ہمیں جنّت جیسی عظیم نِعْمت سے مَحْرُوم نہ کرے۔[23] ❀ جس طرح ہم ظاہری طور پر گناہوں سے بچتے ہیں، اسی طرح باطنی گناہوں سے بھی بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔[24]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. جامع صغیر، ص158، حدیث:2652
2. حدائقِ بخشش، ص267

www.dawateislami.net

3. معجم اوسط، 4/135، حدیث:5478
4. وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص78
5. تفسیر صراط الجنان، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:9، 1/74
6. وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص135
7. مسلم، کتاب البر والصلہ والآداب، باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ...الخ، ص995، حدیث:2564
8. مرقاۃ المفاتیح، کتاب الرقاق، باب الریاء والسمعۃ، الفصل الاول، 9/501، تحت الحدیث:5314 ملخصًا
9. تنبیہ الغافلین مختصر منہاج العابدین مترجم، ص68
10. تفسیر صراط الجنان، پ30، الاعلیٰ، تحت الآیۃ:7، 10/635
11. تنبیہ الغافلین مختصر منہاج العابدین مترجم، ص68
12. مدنی مذاکرہ، 8 ربیع الآخر 1440ھ بمطابق 15 دسمبر 2018ء
13. جامع صغیر، ص508، حدیث:8339
14. احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، بیان حقیقۃ الصدق ومعناہ ومراتبہ، 4/473
15. احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، بیان حقیقۃ الصدق ومعناہ ومراتبہ، 4/473
16. احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، بیان حقیقۃ الصدق ومعناہ ومراتبہ، 4/473
17. موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الاخوان، باب من امر بصحبتہ ورغب فی اعتقاد مودتہ، 8/161، حدیث:42
18. جامع صغیر، ص247، حدیث:4063
19. ترمذی، احادیث شتّی، 123-باب، ص819، حدیث:3586
20. مدنی مذاکرہ، 4 رمضان المبارک 1440ھ بمطابق 9 مئی 2019ء
21. مدنی مذاکرہ، 26 رمضان المبارک 1440ھ بمطابق 1 جون 2019ء
22. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، ربیع الاول 1430ھ بمطابق مارچ 2009ء
23. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، رجب المرجب 1435ھ بمطابق مئی 2014ء
24. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، شوال المکرم 1439ھ بمطابق جون 2018ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

21 اہلِ محلّہ کو دینی ماحول سے کیسے وابستہ کیا جائے؟

درودِ پاک کی فضیلت

غریبوں کے آقا، بے کسوں کے داتا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: بروزِ قِیامت میرے سب سے قریب تَر وہ ہو گا جس نے (دنیا میں) مجھ پر زِیادَہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔[1]

دنیا و آخِرَت میں جب میں رہوں سَلامَت | پیارے پڑھوں نہ کیوں کر تم پر سَلام ہر دَم
کیا خوف مجھ کو پیارے نارِ جحیم سے ہو | تم ہو شفیعِ محشر تم پر سلام ہر دم[2]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

پڑوسی سے حُسنِ سُلُوک کی عُمْدَہ مثال

حضرت مالک بن دینار رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک مَکان کرائے پر لیا۔ اُس مکان کے بالکل متصل (ملا ہوا) ایک یہودی کا مکان تھا۔ وہ یہودی دشمنی کی وجہ سے پرنالے کے ذَرِیعے گند اپانی آپ کے مبارک مکان میں ڈالتا رہتا۔ مگر آپ خاموش ہی رَہتے۔ آخر کار ایک دن اُس نے خود ہی آکر عَرض کی، جناب! میرے پرنالے سے گرنے والی گندگی کی وجہ سے آپ کو کوئی شِکایَت تو نہیں؟ آپ نے نہایت ہی نَرْمی کے ساتھ فرمایا: پرنالے سے جو گندگی گرتی ہے اُس کو جھاڑ دے کر دھو ڈالتا ہوں۔ اس نے کہا: آپ کو اتنی تکلیف ہونے کے باوُجُود غُصّہ نہیں آتا؟ فرمایا: آتا تو ہے مگر پی جاتا ہوں، کیونکہ خُدائے رحمٰن کا فرمانِ مَحبَّت نشان ہے: وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ (پ4، اٰل عمران:134) ترجَمۂ کنز الایمان: اور غُصّہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔ جواب سن کر وہ یہودی مسلمان ہو گیا۔[3]

www.dawateislami.net

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی | بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

ناراض ہمسائے پر انفرادی کوشش

ایک مرتبہ شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے پڑوس میں رہنے والی خاتون کی آپ کے گھر والوں سے کچھ بد مزگی ہو گئی۔ اس خاتون نے اُسی وَقْت گھر میں موجود اپنے بچوں کے ابو کو سارا قِصّہ اپنے انداز میں جاسنایا۔ وہ اس کی بات سن کر بھڑک اٹھا اور خطرناک تیور لئے آپ کے گھر پہنچا مگر آپ گھر میں نہیں تھے، آپ کی غیر موجودگی میں آپ کے خلاف واویلا مچانا شروع کر دیا۔ آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے برداشت کرتے ہوئے کوئی انتقامی کاروائی نہ کی بلکہ نہایت شَفْقَت و مَحبَّت سے پیش آئے۔ آپ کا یہ رویہ دیکھ کر اس کی ناراضی دور ہو گئی۔[4]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دِیْن اپنے پڑوسیوں کے ساتھ کتنے اچھے اخلاق کا مظاہرہ فرماتے تھے۔ یاد رکھئے! قرآن و احادیث میں پڑوسیوں کے حقوق کی اہمیت اور ان کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ اِرشَاد ہوتا ہے:

وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ (پ5، النسآء:36)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: قریب کے ہمسائے سے مراد وہ ہے جس کا گھر اپنے گھر سے ملا ہوا ہو اور دور کے ہمسائے سے مراد وہ ہے جو محلہ دار تو ہو مگر اس کا گھر اپنے گھر سے ملا ہوا نہ ہو یا جو پڑوسی بھی ہو اور رشتہ دار بھی وہ قریب کا ہمسایہ ہے اور وہ جو صرف پڑوسی ہو، رشتہ دار نہ ہو وہ دور کا ہمسایہ یا جو پڑوسی بھی ہو اور مسلمان بھی وہ قریب کا ہمسایہ اور وہ جو صرف پڑوسی ہو مسلمان نہ ہو وہ دور کا ہمسایہ ہے۔[5]

www.dawateislami.net

پڑوسیوں سے محبت بڑھانے کے طریقے

پڑوسیوں کے ساتھ مَحَبَّت بڑھانے کے طریقوں میں یہ بھی ہے کہ انہیں گوشت، سالن، کھانا وغیرہ کسی خاص مَوْقَع پر یا عام طور پر وقتاً فوقتاً بھیجا جائے ❀ پڑوسی کا بچہ آئے تو اس کے ہاتھ میں کوئی چیز رکھ دی جائے یعنی اسے کچھ نہ کچھ دیا جائے ❀ پڑوسی بیمار ہو تو عِیادَت کی جائے ❀ فوتگی ہو تو جنازے میں شرکت کی جائے ❀ قرضہ مانگے اور اِسْتِطاعَت ہو تو قرضہ دیا جائے ❀ اس کے عیب چھپائے جائیں ❀ اُسے خوشی پہنچے تو مُبارَک باد اور دکھ پہنچے تو اظہار ہمدردی کی جائے۔

سرکارِ مدینہ کے اچھے سلوک کی چند جھلکیاں

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ اہلِ محلہ دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیں تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرتِ پاک کا مطالعہ کیجئے اور اس پر عمل کیجئے۔ چنانچہ سارے اچھوں سے اچھے، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اچھے سُلُوک کی چند جھلکیاں حضرت قاضی عیاض رحمۃُ اللہِ علیہ کی مشہور کتاب شفا شریف سے ملاحظہ فرمائیے:

حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے زیادہ کوئی خوش اخلاق نہیں تھا۔ ❀ آپ کے اصحاب یا آپ کے گھر والوں میں سے جو کوئی بھی آپ کو پکارتا تو آپ لبیک کہہ کر جواب دیتے۔ ❀ حضرت جریر رضی اللہُ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں جب سے مسلمان ہوا کبھی بھی حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے پاس آنے سے نہیں روکا اور جس وقت بھی مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے۔ ❀ آپ اپنے اصحاب سے خوش طبعی بھی فرماتے اور سب کے ساتھ مل جل کر رہتے اور ہر ایک سے گفتگو فرماتے۔ ❀ صحابہ کرام رضی اللہُ عنہم کے بچوں سے بھی خوش طبعی فرماتے اور ان بچوں کو اپنی مقدس گود میں بٹھا لیتے۔ ❀ آزاد، لونڈی غلام اور مسکین سب کی

www.dawateislami.net

دعوتیں قبول فرماتے۔ ❀ مدینے کے انتہائی حصہ میں رہنے والے مریضوں کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے جاتے۔ ❀ عذر پیش کرنے والوں کے عذر کو قبول فرماتے۔ ❀ اگر کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کان میں کوئی سرگوشی کی بات کرتا تو آپ اس وقت تک اپنا سر اس کے منہ سے الگ نہ فرماتے جب تک وہ کان میں کچھ کہتا رہتا۔ ❀ آپ اپنے اصحاب کی مجلس میں کبھی پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے۔ ❀ جو آپ کے سامنے آتا آپ سلام کرنے میں پہل کرتے اور ملاقاتیوں سے مصافحہ فرماتے۔ ❀ اکثر اوقات اپنے پاس آنے والے ملاقاتیوں کے لئے آپ اپنی چادر مبارک بچھا دیتے اور اپنی مسند بھی پیش کر دیتے۔ ❀ اپنے اصحاب کو ان کی کنیتوں اور اچھے ناموں سے پکارتے۔ ❀ کبھی کسی بات کرنے والے کی بات کو کاٹتے نہیں تھے۔ ❀ ہر شخص سے خوش روئی کے ساتھ مسکرا کر ملاقات فرماتے۔ ❀ مدینہ کے خدام اور نوکر چاکر برتنوں میں صبح کو پانی لے کر آتے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان کے برتنوں میں دست مبارک ڈبو دیں اور پانی مُتَبَرَّک ہو جائے تو سخت جاڑے کے موسم میں بھی صبح کو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہر ایک کے برتن میں اپنا مقدس ہاتھ ڈال دیا کرتے تھے اور جاڑے کی سردی کے باوجود کسی کو محروم نہیں فرماتے تھے۔[6]

حضرت علامہ عبد المصطفےٰ اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی کتاب سیرتِ مصطفےٰ میں محبوبِ خُدا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اچھے اخلاق کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی اَزْواجِ مُطَہَّرات رضی اللہُ عنہنَّ اپنے اَحْبَاب، اپنے اَصْحاب رضی اللہُ عنہم اپنے رشتے داروں، اپنے پڑوسیوں ہر ایک کے ساتھ اتنی خوش اَخلاقی اور مِلنساری سے پیش آتے کہ ان میں سے ہر ایک آپ کے اچھے اخلاق کا گرویدہ (دل دادہ) تھا۔[7]

❀ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم روزانہ اپنی اَزْواجِ مُطَہَّرات رضی اللہُ عنہنَّ سے ملاقات فرماتے

www.dawateislami.net

اور اپنی صاحبزادیوں کے گھروں پر بھی رونق افروز ہو کر ان کی خبر گیری فرماتے اور اپنے نواسوں اور نواسیوں کو بھی اپنے پیار و شفقت سے بار بار نوازتے اور سب کی دل جوئی و رواداری فرماتے اور بچوں سے بھی گفتگو فرما کر ان کی بات چیت سے اپنا دل خوش کرتے اور ان کا بھی دل بہلاتے۔ ❀ اپنے پڑوسیوں کی بھی خبر گیری اور ان کے ساتھ انتہائی کریمانہ اور مشفقانہ برتاؤ فرماتے۔ ❀ الغرض آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے طرزِ عمل اور اپنی سیرتِ مقدسہ سے ایسے اسلامی معاشرہ کی تشکیل فرمائی کہ اگر آج دنیا آپ کی سیرتِ مبارکہ پر عمل کرنے لگے تو تمام دنیا میں امن و سکون اور محبت و رحمت کا دریا بہنے لگے اور سارے عالم سے قتل و غارت گری کا جہنم بجھ جائے اور عالم کائنات امن و راحت اور پیار و محبت کی بہشت بن جائے۔[8]

اہلِ محلہ کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کے طریقے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم جس جگہ رہتے ہیں وہاں اپنے اس عظیم مَدَنی مَقْصَد (کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کوشش کرنی ہے، اِن شاءَ اللہ) کے پیشِ نظر اہلِ محلہ کو نیکی کی دعوت دیتے رہئے، اہلِ محلہ بِالْخُصُوص پڑوسیوں کو دینی ماحول سے کیسے وابستہ کیا جائے اور ان میں دینی کام کیسے کیا جائے، اس حوالے سے چند مفید طریقے پیشِ خدمت ہیں:

❶ اخلاق و کردار دُرُست رکھئے

اے عاشقانِ رسول! ہمارا کردار، گفتار اور اخلاق دوسروں پر اَثَر انداز ہوتے ہیں۔ لہٰذا اَہْلِ محلہ ہمارے قریب اُسی وَقْت آئیں گے جب ہمارا اخلاق اَچھّا اور کردار ستھرا ہو گا۔ محلے میں دینی ماحول بنانے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے مبلغ کو سب سے پہلے اپنا کِردار پاکیزہ رکھنا چاہئے۔ ❀ اگر مبلغ با عَمَل، اچھے اَخلاق اور اعلیٰ کِردار کے مالِک ہوں گے تو اِن شاءَ اللہ ان کی بات جلد اَثر کرے گی۔ ❀ بانیِ دعوت اسلامی، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ فرماتے ہیں: کِردار

www.dawateislami.net

کے ذَرِیعے جو نیکی کی دعوت دی جاتی ہے وہ گفتار (یعنی زبان) سے زِیادَہ اَثَر رکھتی ہے، کِردار اور گفتار دونوں کے ساتھ دَعْوَت دینی چاہئے، (مُبَلِّغ اگر) نَرْمی سے دَعْوَت دینا جانتا ہے تو دَعْوَت دے اور اگر معلوم ہو کہ دَعْوَت دیتے ہوئے سَخْت لہجہ ہو جائے گا، میں غصے میں آجاؤں گا، فساد کھڑا ہو جائے گا تو پھر بُرائی کو دل میں بُرا جانے اور زبان سے دَعْوَت نہ دے۔[9]

❷ اندازِ گفتگو اچھا اور لہجہ نرم رکھئے

پیارے اسلامی بھائیو! اہلِ محلہ کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کے لئے مُبَلِّغ کا اندازِ گفتگو محتاط، حکیمانہ اور لہجہ نرم ہونا چاہئے تاکہ لوگوں کے دِل اُس کی طرف مائل ہوں، اَبے تَبے اور تُو تڑاق (زبان درازی) والی بازاری گفتگو، شریف اور عزّت دار لوگوں کے نزدیک معیوب سمجھی جاتی ہے اور اس سے لوگوں کے دِل بھی مائل نہیں ہوتے، لہٰذا ایسی گفتگو اور انداز سے بچنا چاہئے۔ اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: دعوتِ اسلامی کا دینی کام کرنے والے چاہے وہ مبلغین ہوں یا مُدَرِّسین یا طلبائے کِرام سبھی کو محتاط انداز میں گفتگو کرنی چاہئے بلکہ محتاط انداز میں گفتگو کرنے کو اپنے لئے لازِم قرار دیں کیونکہ محتاط انداز میں گفتگو کرنا مفید ہوتا ہے، اِس سے مزید بہتر طریقے سے دین کی خِدْمَت کر سکیں گے۔ اگر آپ بازاری گفتگو والا انداز اپناتے ہوئے چوراہے پر کھڑے ہو کر کِھل کِھلا کر ہنسیں گے اور اَبے تَبے کریں گے تو لوگ کہیں گے کہ دیکھو! مولانا لوگ بھی یُوں کرتے ہیں ہم تو ہیں ہی گناہگار، یوں وہ آپ کو دَلیل بنا کر خود کو دِیْن سے دُور کریں گے، ظاہر ہے ان کا دِیْن سے دُور ہونا نُقْصان کا کام ہے۔ آپ کا انداز، رَفتار، گفتار اور کِردار ایسا ہو کہ ہر بندہ آپ کی طرف کھنچا چلا آئے۔[10]

❸ 12 دینی کام کیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں کا مرکز چونکہ مَسْجِد ہے، لہٰذا مَسْجِد کو

www.dawateislami.net

آباد کیجئے۔ کیونکہ بانیِ دَعْوَتِ اِسْلَامی، شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے جو نیک اعمال کا گلدستہ عطا فرمایا اس میں اچھی اچھی نیتوں کے بعد سب سے پہلے جو نیک عمل ذکر کیا ہے وہ مَسْجِد کی آباد کاری کے ہی متعلّق ہے کہ آج آپ نے پانچوں نمازیں جَماعَت سے ادا کیں؟ (کاش پہلی صف مع تکبیر اولی کبھی نہ چھوٹے) ❀ دَعْوَتِ اسلامی عاشقانِ رسول کی مَسْجِد بناؤ تحریک کے ساتھ ساتھ مَسْجِد بھرو تحریک بھی ہے۔ چنانچہ یہ 12 دینی کام اگر مَسْجِد کے اندر شروع ہوں گے تو ان کی بَرَکت سے مَسْجِد آباد ہو گی۔ اِن شاءَ اللہ۔ لہٰذا امام مَسْجِد کے ساتھ مل کر مَسْجِد کی آباد کاری میں حِصّہ لیجئے اور اَہْلِ محلہ کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کے لئے تنظیمی طریقہ کار کے مُطابِق دینی کام کرتے رہئے۔ مثلاً

①اِمام صاحب کے ساتھ مل کر، اگر وہ نہ آئیں تو اہلِ محلہ اور نمازیوں کو ساتھ لے کر نمازِ فجر کے لئے جگایئے۔ ②نمازیوں پر انفرادی کوشش کر کے فجر کی نماز کے بعد مسجد میں تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایئے۔ ③کم از کم کسی ایک نَماز کے بعد خطیب و امام مَسْجِد اور انتظامیہ کے تَعاوُن سے مَسْجِد میں درس شروع کیجئے۔ ④مَسْجِد اور محلے میں متعلقہ مجلس کی مَدَد سے کسی مُناسِب مقام پر مدرسۃ المدینہ بالغان شروع کیا جائے۔ اس کے لئے جُمُعہ میں اِعْلَان، نمازیوں سے انفرادی مُلَاقات اور گھر گھر جا کر انفرادی کوشش کیجئے۔ ⑤امام مَسْجِد یا مَسْجِد کے دو، چار نمازیوں کو ساتھ لے کر چوک درس دیجئے۔ ⑥اجتماع والے دن مَسْجِد میں اجتماع کا اعلان کیا جائے اور نمازیوں اور دیگر اہلِ محلہ کو ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کروانے کے لئے انفرادی کوشش کیجئے، بلکہ اسی دن علاقائی دورہ کا بھی اہتمام کیجئے۔ نیز اہلِ محلہ میں سے اہلِ مَحبَّت صاحِبِ حیثیت حضرات کے تعاوُن سے ہفتہ وار اجتماع کے لئے گاڑی وغیرہ کا اِنتظام کیجئے۔ ⑦ہفتے میں کوئی ایک دن مُقَرَّر کر کے اہلِ محلہ اور نمازیوں کو ساتھ لے کر طے شُدہ مقام پر یومِ تعطیل اِعْتِکَاف کریں۔ ⑧اہلِ محلہ کو نیکی کی دعوت دینے کی اَہَمِّیَّت بتا کر مسجد کے اطراف میں علاقائی دورہ کے لئے تیّار کیجئے، اگر 3

www.dawateislami.net

رُکنی مجلس نئے نئے اسلامی بھائیوں پر مشتمل بنالی جائے تو بہت اچھا ہے۔ ⑨ شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی طرف سے مُطالَعَہ کے لئے ہفتہ وار عطا کئے جانے والا رِسالَہ اہلِ محلہ میں تقسیم کرنے کے ساتھ مُطالَعَہ کا ہَدَف لیا جائے، نیز اس کے اخراجات بھی اہلِ محلہ کے کسی صاحِبِ ثروت (امیر) اسلامی بھائی سے لینے کی صورت بنائیے۔ ⑩ مسجد کمیٹی اور دیگر شخصیات کو مَدَنی مذاکرے کا تعارف کروائیں اور ہر ہفتے مختلف شخصیات کے گھروں میں علاقہ سَطْح پر جَمْع ہو کر مَدَنی مُذاکَرہ دیکھنے کا اہتمام کریں۔ ⑪ مَدَنی درس کے بعد اور مدرسۃ المدینہ بالغان میں نیک اعمال کے ذَرِیعے اپنے اَعمال کا جائزہ لینے کی فضیلت، اَہَمِّیَّت اور اس کا طریقِ کار اسلامی بھائیوں کو بتائیے اور ہر ماہ رِسالَہ جَمْع بھی کیجئے۔ ⑫ اہلِ محلہ اور نمازیوں کو حبیبِ خُدا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اور دیگر بزرگانِ دِیْن رحمۃُ اللہِ علیہم کی دِیْن کی خاطر قربانیاں بیان کر کے مَدَنی قافلے کے لئے تیّار کیجئے اور ہر ماہ 3 دن کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں خود بھی سَفَر کیجئے اور اہلِ محلہ کو بھی سَفَر کروائیے، اس سے محلے اور مَسْجِد میں دَعْوَتِ اسلامی کے دینی کاموں کی دُھومیں مَچ جائیں گی۔ اِن شاءَ اللہ

❹ تنظیمی کام کیجئے

اے عاشقانِ رسول! 12 دینی کاموں کے علاوہ آپ دعوتِ اسلامی کے دیگر شعبہ جات کی مضبوطی کے لئے ان سے متعلق کاموں کو اپنے محلے میں عام کیجئے۔ مثلاً

❀ اَہْلِ محلہ کے بچوں کو مدرسۃ المدینہ / جامعۃ المدینہ / دارُ المدینہ اور بچیوں کو مدرسۃ المدینہ للبنات میں داخِل کروائیے۔ ❀ جن علاقوں میں اجتماعی قربانی کا اِہتمام ہو وہاں اہل محلہ پر انفرادی کوشش کر کے تنظیمی اصولوں کے تحت اجتماعی قربانی میں حِصّہ لینے کی ترغیب دلائی جائے اور اگر غریبوں کا علاقہ ہو تو قربانی کا گوشت تقسیم کیا جائے۔ ❀ علاقے میں یا اہل محلہ میں سے اگر کسی کا

www.dawateislami.net

اِنتقال ہو جائے تو غسلِ میت اور اس کے کفن دَفن کے انتظامات میں حِصّہ لیجئے۔ ❀ اپنے شہر کے مَدَنی مَراکِز میں یا علاقے میں جہاں جہاں کورسز وغیرہ ہوتے ہیں وہاں اہلِ محلہ پر انفرادی کوشش کر کے مختلف کورسز بالخصوص فیضانِ نماز کورس کے لئے انہیں تیار کیجئے۔ ❀ اسی طرح شریعت و تنظیم کے دائرے میں رہتے ہوئے اسلامی بہنوں کے شعبے کے ذِمّہ دار اسلامی بھائیوں سے مُشاوَرَت کر کے محلے کی اسلامی بہنوں کو دارُ السّنہ کیلئے تیّار کیجئے یا اِسی محلے میں جہاں ہفتہ وار اجتماع ہوتا ہے وہاں مختلف کورسز مثلاً فیضانِ نماز، فیضانِ شریعت کورس وغیرہ شروع کروایئے۔ ❀ متعلقہ ذمہ داران کی مدد سے محلے کے جن گھروں میں مَدَنی چینل نہیں چل رہا، انفرادی کوشش کر کے مَدَنی چینل چلوانے اور دیکھتے رہنے کی دَعْوَت دیجئے۔ ❀ اَہلِ محلہ کو شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ سے بیعت کروایئے۔

12 دینی کام مسجد و اطراف میں کیسے شروع کریں؟

مختلف ذیلی حلقوں میں بِالْخُصُوص ان دینی کاموں مدرسۃ المدینہ بالغان، ہفتہ وار اجتماع، مدنی مُذاکَرہ، نیک اعمال اور مَدَنی قافلہ کو شروع یا مضبوط کرنے کے لئے متعلقہ شعبے کے بڑے ذِمّہ داران جَدْوَل بنائیں گے اور وہاں جا کر عملی طور پر دینی کاموں میں شرکت کریں گے تو نئے نئے ذِمّہ داران کو دینی کام کرنے کا طریقہ بھی آئے گا اور یہ شعبہ جات بھی مضبوط ہوں گے۔ اِن شاءَ اللہ۔ ذیلی اور حلقہ مُشاوَرَت کے نگران و ذِمّہ داران اسلامی بھائیوں کو بھی چاہئے کہ بڑی سَطْح کے ذِمّہ داران سے رابطے میں رہیں اور اُن سے مختلف دینی کاموں میں شمولیت کے لئے وَقْت بھی لیتے رہیں۔

نمازی بناؤ تحریک کا حصہ بن جایئے

نمازی بناؤ تحریک کے لئے ہر مسجد میں نمازیوں کی 3 رُکنی مجلس بنایئے۔ مَسْجِد بھرو تحریک

www.dawateislami.net

کیسے کامیاب ہو سکتی ہے، اس کے متعلق امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے ہماری رہنمائی یوں فرمائی ہے کہ مَسْجِد بھرو تحریک اُس وَقْت کامیاب ہو گی جب ”نمازی بناؤ تحریک“ کامیاب ہو گی۔ سارے اسلامی بھائی ہِمّت کریں اور بھرپور طریقے سے ”نمازی بناؤ اور نمازی بڑھاؤ تحریک“ اور ”مَسْجِد بھرو تحریک“ میں حِصّہ لے کر مَساجِد کو آباد کرنے کی کوشش کریں۔

دُعائے عطّار

یارَبَّ المُصطفٰے! میرا جو مَدَنی بیٹا اور مَدَنی بیٹی بچھڑے ہوئے نمازیوں کو نمازی بنانے کے لئے سرگرمِ عَمَل ہو جائے اس کی بے حساب مغفرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اہلِ محلہ میں نیکی کی دعوت دینے کے چند فوائد

اہلِ محلہ کو نیکی کی دعوت دینا اپنی نیکیاں بڑھانے کا ذَرِیعَہ ہے: فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: بے شک نیکی کی راہ دِکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔[11] ❀ اَہلِ محلہ کو نیکی کی دَعْوَت دینا مَساجِد کی آبادکاری کا ذَرِیعَہ ہے۔ ❀ نیکی کی دعوت دیتے وَقْت مسلمانوں کو سلام کرنے اور انہیں خندہ پیشانی سے ملنے کی سنّت پر عَمَل کا مَوْقَع ملتا ہے۔ ❀ اہلِ محلہ کو نیکی کی دَعْوَت دینے سے جہاں دَعْوَتِ اسلامی کی نیک نامی ہو گی، وہیں اہلِ محلہ کو دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں لانے کا مَوْقَع ملے گا۔ ❀ نیکی کی دعوت دینے سے عاجزی پیدا ہو گی کیونکہ متکبر آدمی دوسروں کی مُلاقات کیلئے نہیں جاتا۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ایسے اسلامی بھائی ہیں، جن پر محلے کے کسی اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت پیش کی تھی اور اب وہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کا حصہ بن کر دوسروں کو نیکی کی دعوت دیتے ہوئے مسجد بھرو تحریک میں حصہ لے

www.dawateislami.net

رہے ہیں۔

تمہیں لطف آ جائے گا زِندگی کا
قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے کہ ہر ذِمّہ دارِ دعوتِ اسلامی کے ذِمّے اپنے محلے کی مَسْجِد کے دینی کاموں کی ذِمّہ داری بھی ہے۔ یوں وہ اس ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں کی کارکردگی دینے کا ذِمّہ دار بھی ہے۔[12]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ص144، حدیث:484
2. ذوقِ نعت، ص169-168 ملتقطاً
3. غصے کا علاج، ص25
4. انفرادی کوشش، ص105
5. تفسیر صراط الجنان، پ5، النساء، تحت الآیۃ:36، 2/210
6. الشفا بتعریف حقوق المصطفٰے، فصل واما حسن عشرتہ، 1/121 ملخصًا
7. سیرتِ مصطفٰے، ص610
8. سیرتِ مصطفٰے، ص613
9. مدنی مذاکرہ، 19 شوال المکرم 1440ھ بمطابق 22 جون 2019ء
10. ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/338
11. ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء الدال علی الخیر کفاعلہ، ص628، حدیث:2670
12. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، رجب المرجب 1437ھ بمطابق اپریل 2016ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

22 ہم سے لوگوں کی توقعات

درودِ پاک کی فضیلت

آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں: حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے آکر مجھ سے کہا کہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: اے محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم)! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کا جو بھی اُمَّتی آپ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک بھیجے تو میں اس پر 10 مرتبہ رَحمت بھیجوں، اگر وہ آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے تو میں اُس پر 10 مرتبہ سلام بھیجوں۔[1]

رَبِّ اَعْلٰی کی نِعْمت پہ اَعْلٰی دُرُود | حق تعالٰی کی مِنَّت پہ لاکھوں سلام[2]

شرحِ کلام رضا: اللہ پاک جس کی شان بڑی ہی بلند و بالا ہے اس کی سب سے بڑی نِعْمت یعنی سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اعلیٰ دُرُود ہو اور اللہ پاک کے اِحْسَان یعنی حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر لاکھوں سلام ہوں۔

امام اعظم کی شب بیداری کا سبب

کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃُ اللہِ علیہ ایک زَبردَست عالِم و فقیہ ہونے کے ساتھ بہت بڑے عِبَادَت گُزار بھی تھے۔ آپ نے مسلسل 30 سال روزے رکھے، 30 سال تک ایک رکعت میں قرآنِ پاک خَتْم کرتے رہے، 40 سال تک عشا کے وُضُو سے فجر کی نَماز ادا کی، جس مقام پر آپ کا وصال ہوا وہاں پر آپ نے 7 ہزار بار قرآنِ پاک خَتْم کئے۔ شروع میں آپ ساری رات عِبَادَت نہیں کرتے تھے۔ ایک بار کسی کو یہ کہتے ہوئے سُن لیا کہ یہ اِمام ابو حنیفہ ہیں، جو ساری رات سوتے نہیں ہیں۔ آپ نے اپنے شاگرد

www.dawateislami.net

امام ابو یُوسُف رحمۃُ اللہِ علیہ سے فرمایا: سبحانَ اللہ! تم دیکھتے نہیں کہ اللہ پاک نے لوگوں کے درمیان ہمارا اس قسم کا چرچا کر دیا ہے اور کیا یہ بُری بات نہیں کہ اللہ پاک ہمیں اس کے برعکس جانے: خدا کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا کہ لوگ میرے بارے میں وہ بات کہیں جس کو میں نہیں کرتا۔ آپ اُس دن سے ساری ساری رات نَفْل نَماز، گریہ وزاری اور دُعاؤں میں گزارنے لگے۔[3]

جو بے مثال آپ کا ہے تَقْویٰ، تو بے مِثال آپ کا ہے فتویٰ
ہیں علم و تَقْویٰ کے آپ سنگم، امام اعظم ابو حنیفہ[4]
صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

بزرگانِ دِین اور لوگوں کی توقعات

پیارے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دِین اپنی عِبادَت و رِیاضَت اور نیکیوں کو حَتَّی الْاِمْکان چھپایا کرتے لیکن اگر کوئی ان سے اچھے کام کی توقع رکھتا یا کسی نیک کام کو ان سے مَنْسُوب کر دیتا تو یہ پاکیزہ لوگ ان کے حُسنِ ظن کی لاج رکھتے ہوئے اس کام کو کرنا شروع کر دیتے تھے تاکہ لوگوں کی توقعات اور اِعْتِماد کو ٹھیس نہ پہنچے۔ جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے لوگوں کی توقعات پر پورا اُترنے اور ان کے حُسنِ ظَن کی لاج رکھتے ہوئے شَب بیداری (یعنی ساری رات عِبادَت کرنا) شروع کر دی۔

اے عاشقانِ رسول! تاریخِ اسلام میں ایسے مزید واقعات بھی موجود ہیں جن میں بزرگانِ دین سے مروی ہے کہ انہوں نے محض لوگوں کے حُسنِ ظن کی لاج رکھتے ہوئے وہ نیک کام کرنا شروع کر دیئے جو وہ پہلے نہ کرتے تھے۔ مثلاً خلیفۂ اعلیٰ حضرت سیِّد ایوب علی صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت، امام اَہْلِ سنّت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِرشاد فرمایا کہ بعض ناواقِف حضرات میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس

www.dawateislami.net

لقب کا اہل نہیں ہوں۔ سیّد ایوب علی صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِسی روز سے قرآنِ کریم کا دَور شروع کر دیا جس کا وَقْت غالباً عشا کا وُضو فرمانے کے بعد سے جَماعَت قائم ہونے تک مَخْصُوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرمالیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں روز تیسواں پارہ یاد فرمالیا۔ اسی طرح ایک مَوْقَع پر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بِالتَّرتیب بکو شِش یاد کر لیا اور یہ اس لئے کہ اِن بند گانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غَلَط ثابِت نہ ہو۔[5]

علم و عرفاں کا جو کہ ساگر تھا | خیر سے حافظہ قَوِی تر تھا
عالِمِ دین، صاحِبِ تَقْویٰ | واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی[6]

دعوتِ اسلامی اور عام لوگوں کے تاثرات

اے عاشقانِ رسول! ہم چُونکہ دنیا بھر میں خِدْمَتِ دین کا فریضہ سر انجام دینے والی عاشقانِ رسول کی سب سے بڑی مذہبی تحریک دَعْوَتِ اسلامی سے وابستہ ہیں اور سوشل میڈیا کے اس پُر فتن دور میں مختلف شُعْبہ ہائے زِندَگی میں جس انداز اور جذبے کے ساتھ دَعْوَتِ اِسْلَامی دِیْنِ اسلام کی تعلیمات کو دنیا بھر میں پہنچانے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنّتوں کو عام کرنے کی کوششیں کر رہی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے، اسی طرح دعوتِ اسلامی نے معاشرتی و سماجی بُرائیوں کو ہائی لائٹ کر کے اُمَّتِ محبوب کو ان سے بچانے میں جو کردار ادا کیا ہے اور کر رہی ہے، وہ بھی سب کے سامنے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ پاک کے فَضْل و کرم، نگاہِ مصطفےٰ اور فیضانِ اَوْلیا سے دعوتِ اسلامی دنیا بھر کے عاشقانِ رسول کی ایک پسندیدہ تحریک اور دِلوں کی دھڑکن بن چکی ہے۔ آج دُنیا بھر کے مسلمانوں کی نظریں دعوتِ اسلامی پر ہیں، ہم سے لوگ پیار کرتے ہیں، حُسنِ ظن (اچھا گمان) رکھتے ہیں، عزّت و اِحْتِرام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ہمیں

www.dawateislami.net

بااَخلاق، باعمل، نیک و پرہیز گار، نمازی اور اَچھّا سمجھتے ہیں، اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم دَعْوَتِ اسلامی والے ہیں۔

یاد رکھئے! لوگوں کا ہم سے مَحبَّت کرنا، ہمارے بارے میں اچھا گمان رکھنا، ہمیں عزّت و اِحْتِرام کی نگاہ سے دیکھنا، بااَخلاق، باعمل، نیک و پرہیز گار، نمازی اور اَچھّا بندہ سمجھنا یہ سب فیضانِ اَمِیرِ اَہلسنّت ہے، آج صرف ہم ہی اس عظیم ہستی کے گیت نہیں گاتے بلکہ عوام کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے علما، مشائخ اور بڑی بڑی دُنْیَوی شخصیات بھی اس عظیم شخصیت کو اپنے اپنے انداز میں خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں کیونکہ آپ نے لوگوں کی کئی توقعات پر صرف زبانی کلامی یا نعروں سے نہیں بلکہ عملی طور پر کرکے دِکھادیا، یہ کسی نے ویسے ہی نہیں کہہ دِیا کہ

مسلک کا تُو امام ہے الیاس قادری	تدبیر تیری تام ہے الیاس قادری
تنہا چلا تُو ساتھ تیرے ہو گیا جہاں	میٹھا تیرا کلام ہے الیاس قادری
امریکہ یورپ ایشیا افریقہ ہر زمیں	کرتی تجھے سلام ہے الیاس قادری
ہے دعوتِ اسلامی کی دنیا میں دُھوم دَھام	مقبول تیرا کام ہے الیاس قادری

اے عاشقانِ رسول! یہ بھی یاد رکھئے کہ کوئی بھی فرد جب کسی دینی و دُنْیَوی اِدارے یا تحریک کا حصہ بنتا ہے تو جہاں اس اِدارے یا تحریک کی اس سے اور اس فرد کی اس اِدارے یا تحریک سے کچھ نہ کچھ توقعات وابستہ ہوتی ہیں، وہیں تحریک سے وابستہ افراد خواہ وہ نگران و ذمہ داران ہوں یا عام اراکین، سے وہ لوگ بھی بے شمار توقعات رکھتے ہیں جو اس تحریک کا باقاعدہ حصہ نہیں ہوتے۔ چنانچہ اس اعتبار سے اگر ہم اپنا جائزہ لیں تو صورت کچھ بنتی ہے:

1- دعوتِ اسلامی والوں کی ایک دوسرے سے توقعات

2- عام لوگوں کی دعوتِ اسلامی والوں سے توقعات

www.dawateislami.net

1-دعوتِ اسلامی والوں کی ایک دوسرے سے توقعات

اے عاشقانِ رسول! ہمارا تعلق ایک تنظیم و تحریک سے ہے، ہم میں سے بعض اسلامی بھائی نگران و ذمہ داران ہیں تو بعض ماتحت ہیں۔ چنانچہ جس طرح نگران اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ ان کی اِطاعَت کریں، اچھے طریقے سے پیش آئیں اور دینی کاموں میں اچھی کارکردگی دکھائیں، اسی طرح ماتحت اسلامی بھائیوں کو بھی نگرانوں سے اچھے سُلُوک، پوچھ گچھ کے معاملے میں حُسنِ اَخلاق اور نرمی سے پیش آنے، اچھی کارکردگی پر تعریف و حوصلہ افزائی اور کوتاہی پر معافی وغیرہ کی توقع ہوتی ہے۔ لہٰذا ماتحت اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ نگرانوں کی توقعات پر اور نگران ماتحت اسلامی بھائیوں اور مَدَنی مرکز کی توقعات پر شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے پورا اُترنے کی بھرپور کوشش کریں۔

نگرانوں کا ماتحت اسلامی بھائیوں کے ساتھ رویہ کیسا ہونا چاہئے اور اگر کوئی ماتحت ہماری توقع پر پورا نہ اترے تو پھر ہمارا اس سے سلوک کیسا ہونا چاہئے؟ اس کو سمجھنے کے لئے اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے ایک مکتوب کچھ ترمیم کے ساتھ پیشِ خدمت ہے:

اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے 20 جمادَی الاُخریٰ 1430ھ کو دَعْوَتِ اسلامی کے اسلامک ریسرچ سنٹر (المدینۃ العلمیہ) کے ایک مَدَنی اسلامی بھائی کو اِی میل کے ذَرِیعے مکتوب بھیجا: شَرْحُ الصُّدُور سے اِستِفَادَہ بہت دُشْوار ہوتا ہے، اگر تفصیلی فَہرِس والی ہو تو اِطّلاع فرمایئے، ورنہ کسی سے گھر پر کام کا اِجارہ کر کے شَرْحُ الصُّدُور کی فَہرِس (Index) بنوا دیجئے۔ فَہرِس میں بِالْخُصُوص ہر حِکایَت کا نام یا اشارہ موجود ہو، مجھے خَرْچ اور وَقْت کا ہدف میل کر دیجئے۔ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سنٹر) کے اجیر سے دورانِ اجارہ آفس میں اس کام پر دل مطمئن نہیں ہو رہا کیونکہ کتاب نجی (Private) ہو گی۔ اُس اسلامی بھائی نے لَبَّیْک کہتے ہوئے بغیر اِجارے کے یہ

www.dawateislami.net

کام اپنے ذِمّے لے لیا مگر 6ماہ سے زائد عَرْصَہ گزرنے کے باوُجود فہرِس بنا کر پیش نہ کر سکے۔ پھر غالباً 19 محرم الحرام 1431 ہجری کو امیر اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے ایک اور مکتوب بھیجا جس میں دَرْج تھا: شَرْحُ الصُّدُور کی فہرِس..... براہِ کرم! نگاہ! بسوئے عاجِزم! اللہ پاک آپ کی خوشیاں طویل کرے، بے حِساب بخشے، میں بھی اِن دعاؤں کا ثمر پاؤں۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم [7]

اے عاشقانِ رسول! یہ فہرست اگرچہ تیار تو ہو گئی مگر قربان جایئے! امیر اہلسنت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے اندازِ کریمانہ پر! آپ نے عملی طور پر ہمیں یہ سکھایا ہے کہ اپنے ماتحتوں کی سستی اور غَفْلَت پر انہیں ڈانٹ پلانے یا شرمندہ کرنے کے بجائے ایسا انداز اپنایئے کہ ماتحت کا دل نہ ٹوٹے، بلکہ اگر وہ حقیقت میں بھی کسی قسم کی کوتاہی کا شکار ہوا ہو تو فوری طور پر اس کا ازالہ کرنے کی کوشش میں لگ جائے۔ الحمد للہ! بعد میں 1437ھ کو المدینۃ العلمیہ نے شرح الصدور کا مکمل ترجمہ کر کے مع تفصیلی فہرس مکتبۃ المدینہ سے شائع بھی کروادیا تھا۔

2-عام لوگوں کی دعوتِ اسلامی والوں سے توقعات

پیارے اسلامی بھائی! عام لوگ ہم دعوتِ اسلامی والوں کے متعلق کیا سوچ رکھتے ہیں؟ وہ ہمیں کس نظر سے دیکھتے ہیں اور ہم سے کیا توقعات رکھتے ہیں؟ مختصراً پیشِ خدمت ہیں:

❀لوگ سمجھتے ہیں کہ دَعْوَتِ اسلامی والے اچھے اخلاق والے ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں ان کی توقع کے مطابق ہر مَوْقَع پر اپنا رَویہ و اندازِ گفتگو مَحبَّت بھرا رکھنا ہے۔ اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ فرماتے ہیں: دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے والے چاہے وہ مبلغین ہوں یا مُدَرِّسین یا طلبائے کِرام سبھی کو محتاط انداز میں گفتگو کرنی چاہئے، بلکہ محتاط انداز میں گفتگو کرنے کو اپنے لئے لازِم قرار دیں کیونکہ محتاط انداز میں گفتگو کرنا مُفید ہوتا ہے، اِس سے مزید بہتر طریقے

www.dawateislami.net

سے دِیْن کی خِدْمَت کر سکیں گے۔ اگر آپ بازاری گفتگو والا انداز اپناتے ہوئے چوراہے پر کھڑے ہو کر کِھل کِھلا کر ہنسیں گے اور اَبے تَبے کریں گے تو لوگ کہیں گے کہ دیکھو! مولانا لوگ بھی یُوں کرتے ہیں ہم تو ہیں ہی گنہگار، یوں وہ آپ کو دَلیل بنا کر خود کو دِیْن سے دُور کریں گے اور ظاہِر ہے کہ ان کا دِیْن سے دُور ہونا نُقْصان کا کام ہے۔ آپ کا انداز، رَفتار، گفتار اور کِردار ایسا ہو کہ ہر بندہ آپ کی طرف کھنچتا چلا آئے۔[8]

❀لوگ سمجھتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی والے بد اخلاق، غصیلے، بات بات پر جھگڑا کرنے والے نہیں ہوتے۔ لہٰذا نیکی کی دعوت کے عظیم کام میں ہمارا مِزاج نَرْم، رویہ اَچھّا اور انداز حکمت بھرا ہونا چاہئے۔ پیارے پیارے آقا، دو عالَم کے داتا، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمیشہ بُرائی کا بدلا اچھائی سے ہی دیا، اس سلسلے میں اللہ پاک کا یہ فرمانِ عالی شان پیشِ نَظر رکھنا چاہئے:

وَ لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّیِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾

(پ24، حٰمٓ السجدۃ:34)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور نیکی اور بدی برابر نہ ہو جائیں گی اے سننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

❀لوگ سمجھتے ہیں کہ دَعْوَتِ اسلامی والے فرائض وواجبات کی پابندی کے ساتھ نَفْل عبادات کا بھی اِہتِمام کرتے ہیں، لہٰذا ہمیں اللہ پاک کی رضا اور حُصُولِ ثواب کے لئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بلا عذرِ شرعی مَسْجِد کی نَماز با جَماعَت کو نہیں چھوڑنا اور نیک اعمال پر عَمَل کرتے ہوئے نَفْل عبادات کا بھی اِہتِمام کرتے رہنا ہے۔

❀لوگ سمجھتے ہیں کہ دَعْوَتِ اسلامی والے وعدہ خلافی اور جھوٹ سے بچتے ہیں، لہٰذا ہمیں کاروبار اور لوگوں سے مُعَامَلات میں وعدے کی پاسداری کرنی اور ہمیشہ سچ بولنا ہے۔

www.dawateislami.net

❀لوگ سمجھتے ہیں کہ دَعْوَتِ اسلامی والے شَرْم وحَیا کے پیکر ہوتے ہیں، اس لئے ہمیں راہ چلتے ہوئے، بس، ٹرین، جہاز وغیرہ میں سَفَر کرتے ہوئے حَتَّی الْاِمْکَان اپنی نگاہوں کی حِفَاظَت کرتے ہوئے بد نگاہی سے بچنا ہے۔

❀لوگ سمجھتے ہیں کہ دَعْوَتِ اسلامی والے خلافِ قانون کاموں سے بچتے ہیں، اس لئے ہمیں ان تمام ملکی قوانین پر عَمَل کرنا ہے جو شریعت سے نہیں ٹکراتے۔

❀لوگ سمجھتے ہیں کہ دَعْوَتِ اسلامی پُر اَمْن تحریک ہے اور اس سے وابستہ لوگ بھی پُر اَمْن ہیں۔لہٰذا ہمیں کسی بھی قسم کی ہڑ تال، احتجاج اور مار دھاڑ میں شریک نہیں ہونا۔

❀لوگ سمجھتے ہیں کہ دَعْوَتِ اسلامی والے متقی وپرہیز گار ہوتے ہیں، اس لئے ہمیں تمام باطنی اَمْرَاض مثلاً، غیبت، حَسَد، تکبر، ریاکاری وغیرہ سے خود کو بچانا ہے۔

❀لوگ سمجھتے ہیں کہ دَعْوَتِ اسلامی والے گھر میں ماحول اَچھّا رکھتے ہیں، اس لئے ہمیں گھر میں تُو تکار کے بجائے سب کے ساتھ آپ، جناب والا مَحَبَّت بھرا ماحول رکھنا ہے۔ نیز گھر کے افراد والدین، بیوی، بچوں، بہن بھائی سب کے حُقُوق کی ادائیگی کا خیال رکھنا ہے۔

الغرض! عوام اور عاشقانِ رسول علمائے کرام کی دَعْوَتِ اسلامی والوں سے بہت سی توقعات وابستہ ہیں، ہمیں ان کی توقعات پر پُورا اُترنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ان توقعات کا مختصر جائزہ لیں تو ہمیں ان کی توقعات کے مطابق ❀ فرائض و واجبات کے پابند ❀ با جَمَاعَت نمازوں کے پابند ❀ تہجد پڑھنے والے ❀ تِلاوَت کرنے والے ❀ کَثْرَت سے دُرُود پڑھنے والے ❀ سنتوں کی پابندی کرنے والے ❀ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے ❀ عفو ودرگزر سے کام لینے والے ❀ جائز کاروبار کرنے والے ❀ لین دین میں وعدے کے پابند ❀ سلام میں پہل کرنے والے ❀ کم کھانے، کم سونے اور کم بولنے والے ❀ محتاط گفتگو کرنے والے ❀ ممنوعاتِ

www.dawateislami.net

شرعیہ سے بچنے والے اور ❀ غیر محرم عورتوں سے پردہ کرنے والے ہونا چاہئے۔

اے عاشقانِ رسول! لوگوں کی ہم سے کس قسم کی توقعات ہوتی ہیں اس کا اندازہ اِن 2 حکایات سے لگایا جاسکتا ہے:

پہلی حکایت

دعوتِ اسلامی کے ایک مبلغ چیک اپ کے لئے ڈاکٹر کے پاس پہنچے، مریضوں کا رش تھا، اَجْنَبِیَّت کا ماحول تھا تو وہ خاموشی سے جا کر بیٹھ گئے، اتنے میں ایک جوان اُٹھ کر مبلغ کے پاس آیا اور بڑی محبت کے ساتھ سلام کیا اور ہاتھ ملایا، مبلغِ دعوتِ اسلامی یہ سمجھے کوئی جاننے والا ہو گا، لیکن مُعَامَلہ کچھ اور تھا، اس جوان نے کہا: آپ کو معلوم ہے میں اُٹھ کر آپ سے سلام لینے کیوں آیا؟ کہا: نہیں، جوان نے کہا: آپ جب آئے آپ نے سلام نہیں کہا تھا۔

دوسری حکایت

ایک بار مرحوم رُکنِ شُوریٰ، تاجدارِ نیک اعمال، حاجی زم زم عطاری رحمۃُ اللہِ علیہ ایک بس اسٹاپ پر کھڑے تھے کہ اچانک میوزیکل ٹون بجی، کسی نے آپ سے کہا کہ آپ مذہبی آدمی ہیں پھر بھی میوزیکل ٹون لگائی ہوئی ہے، اس پر آپ نے وضاحت کی یہ میرے موبائل کی ٹون نہیں بلکہ کسی اور قریب کھڑے نوجوان کے موبائل کی ٹون تھی، پھر آپ نے اس شخص کی تسلی کے لئے اس کے موبائل سے اپنے موبائل پہ کال کی تو موبائل پر میوزیکل ٹون نہیں تھی۔

لوگوں کی توقعات پر پُورا کیسے اُترا جائے؟

اے ذِمَّہ دارانِ دعوتِ اسلامی! ہمارے نگرانوں اور دیگر عاشقانِ رسول کو ہم سے بہت ساری توقعات ہیں، ان سب کی توقعات کو پورا کیسے کیا جائے، اس کے متعلق کچھ مَدَنی پھول ملاحظہ کیجئے:

www.dawateislami.net

مَدَنی مَقْصَد کو ہر وَقْت یاد رکھئے

آپ کتنی ہی بڑی ذِمَّہ داری پر فائز کیوں نہ ہوں، اپنے مَدَنی مَقْصَد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے" کو ہر گز نہ بھولیں۔

اِحْسَاسِ ذِمَّہ داری پیدا کیجئے

مَدَنی مرکز نے ہم پر اِعْتِماد کیا، لہٰذا اِعْتِماد پر پورا اُترنے کے لئے اپنی شرعی، اخلاقی اور تنظیمی ذِمَّہ داریاں پیشِ نظر رکھیں۔

مسلسل کوشش کیجئے

لوگوں کی توقعات پر پُورا اُترنے کے لئے کوشش جاری رکھیں، کیونکہ استقامت کے ساتھ مسلسل کوشش کئے جانا کامیابی کی کنجی (key) ہے۔

وَقْت کی پابندی کیجئے

دینی کاموں کی مضبوطی، اہداف کی تکمیل، جَدْوَل پر عَمَل کرنے اور انفرادی شخصیت کے نکھار کے لئے وَقْت کی پابندی نہایت ضروری ہے۔

مُرشِد کے رنگ میں رنگ جایئے

شَیخ طریقت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کو ہم سے کیا توقعات ہیں؟ یہ بات ہمیشہ ہمارے ذہنوں میں رہنی چاہئے۔ اس لئے ہمارے کردار و گفتار سے بس مُرشِد کی خوشبو آنی چاہئے۔

اللہ پاک ہمیں، اپنے پیر و مرشد، مَدَنی مرکز اور دیگر عاشقانِ رسول کی توقعات پر پُورا اترتے ہوئے اِخْلاص کے ساتھ خِدْمَتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ

www.dawateislami.net

پیشِ نظر رکھئے: ❀ اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ جب ہمیں اِظہارِ مَحبَّت کرتا ملاحظہ فرماتے ہوں گے تو اُن کی توقعات ہم سے مزید بڑھ جاتی ہوں گی۔[9] ❀ سعادت مند ہے وہ جو اپنے متعلقین کی توقعات پر پورا اترے۔[10] ❀ عُلما و عاشقانِ رسول کی دَعْوَتِ اسلامی سے بہت سی توقعات وابستہ ہیں، ہمیں ان کی توقعات پر پورا اترنا چاہئے۔[11] ❀ لوگوں کو اپنے آپ سے بدگمان ہونے سے بچایئے، لوگوں کی توقعات پر پورا اُترنے کی کوشش کیجئے۔[12] ❀ اللہ پاک نے آپ کو دَعْوَتِ اسلامی کی بَرَکت سے عزّت دی ہے، لوگوں کا آپ کی جانب رُجُوع ہے اور توقعات بھی وابستہ ہیں، اس لئے آپ کو ان کی توقعات پر پورا اترنا ہو گا۔[13] ❀ دُنیا بھر کے مسلمانوں کی نظریں دَعْوَتِ اِسلامی پر ہیں، ان کی توقُّعات کے مُطابِق ہر ایک شعبے والوں کو چاہئے کہ اپنے دینی کاموں میں جان توڑ کوشش کریں۔[14] ❀ مَدَنی مرکز نے ہم پر اِعْتماد کیا، ہمیں اِحساسِ ذِمَّہ داری کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے اس اِعْتماد پر پورا اترنے کی کوشش کرنی چاہئے۔[15]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. نسائی، کتاب السہو، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، ص222، حدیث:1292
2. حدائقِ بخشش، ص298 3. الخیرات الحسان، الفصل الرابع عشر، سبب احیائہ اللیل، ص50 ملخصًا
4. وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص573
5. حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/252 6. وسائلِ بخشش (مُرمَّم)، ص575
7. ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رمضان المبارک1439ھ بمطابق مئی جون2018، ص11
8. ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/338
9. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، رجب المرجب1430ھ بمطابق جون2009ء
10. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، شوال المکرم1432ھ بمطابق ستمبر2011ء
11. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، ربیع الاول1435ھ بمطابق جنوری2014ء
12. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، رجب المرجب1436ھ بمطابق2015ء
13. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، ربیع الاول1438ھ بمطابق دسمبر2016ء
14. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، ربیع الآخر1439ھ بمطابق جنوری2018ء
15. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، شوال المکرم1434ھ بمطابق اگست2013ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

23 دل جیتنے کے نسخے

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ سے رِوایَت ہے کہ بی بی آمنہ کے پھول، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: میری ذات پر درود شریف کی کثرت کرو کہ اللہ پاک نے میرے مزار پر کچھ فرشتوں کی ذمہ داری لگائی ہے، پس جب تم میں سے کوئی ایک میری ذات پر درود پڑھتا ہے تو وہ فرشتے کہتے ہیں: یا محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم)! آپ کے فلاں بن فلاں اُمّتی نے اس وقت آپ کی بارگاہ میں درودِ پاک کا تحفہ پیش کیا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صلی اللہُ علیٰ محمد

دل جیتنے کا عمدہ انداز

حضرت صفوان اسلام قبول کرنے سے پہلے اپنے باپ اُمَیَّہ بن خَلَف ہی کی طرح اسلام کے بہت بڑے دشمن تھے۔ جب فتحِ مکہ کے دن انہوں نے سنا کہ بی بی آمنہ کے پھول، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کا خون بہانا جائز قرار دے دیا ہے تو یہ مکہ سے بھاگ نکلے۔ حضرت عمیر بن وہب رضی اللہُ عنہ کی سفارش پر حضور نے ان کو دو ماہ کی امان عطا فرمائی تو انہیں اپنے سابقہ سلوک کی وجہ سے بڑی حیرانی ہوئی مگر یقین کے لئے حضرت عمیر رضی اللہُ عنہ سے امان کے طور پر کوئی نشانی طلب کی، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت عمیر کو اپنا عمامہ عنایت فرمایا۔ لہٰذا جب یہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو عظیم و رحیم، شفیق و کریم آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے انہیں دو نہیں بلکہ چار ماہ کی امان عطا فرما دی، یہ کرم نوازی دیکھ کر حضرت صفوان کے دل میں

www.dawateislami.net

موجود کفر کے آئینے میں دراڑیں تو پڑ گئیں، مگر وہ پھر بھی اسلام نہ لائے۔[2] یہاں تک کہ غزوۂ حنین کے موقع پر یہ بھی لشکرِ اسلام کے ہمراہ ہو لئے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت نے فتاویٰ رضویہ شریف میں ان کے متعلق جو وضاحت فرمائی ہے، اس کا مفہوم پیشِ خدمت ہے: حضرت صفوان رضی اللہُ عنہ کا اسلام قبول کرنے سے پہلے غزوۂ حنین شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ جانا ضرور ثابت ہے مگر ہر گز ان سے یہ ثابت نہیں کہ انہوں نے جنگ میں حصہ بھی لیا تھا اور نہ یہ ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان سے جنگ میں حصہ لینے کو فرمایا ہو۔ صرف اس قدر ہے کہ فتح کی صورت میں حاصل ہونے والے مالِ غنیمت میں سے کچھ پانے کی غرض سے یہ بھی ساتھ ہو لئے تھے، پھر جب ان کی مراد پوری ہوئی اور سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مالِ غنیمت میں سے اتنا عطا فرمایا اتنا عطا فرمایا کہ یہ بے اختیار کہہ اٹھے: خدا کی قسم! اتنی عطائیں خوش دلی سے دینا نبی کے سوا کسی کا کام نہیں. اس کے بعد واقعی انہوں نے سچے دل سے اسلام قبول کر لیا۔[3] بلکہ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ (غزوۂ حنین کے مالِ غنیمت میں ایک مقام پر) دو پہاڑوں کا درمیانی جنگل بکریوں سے بھرا ہوا تھا، رازدارِ کبریا، دین و دنیا کے بادشاہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے وہ تمام بکریاں انہیں عطا فرما دیں۔ اس پر یہ اس قدر خوش ہوئے کہ خود بھی اسلام قبول کیا اور واپس اپنی قوم میں جا کر انہیں مخاطب کر کے اسلام کی دعوت یوں دی: اے میری قوم! اِسلام قبول کر لو! اللہ کی قسم! محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اتنا نوازتے ہیں کہ محتاجی کا خوف نہیں رہتا۔[4]

مانگیں گے مانگے جائیں گے مُنہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے

شرحِ کلامِ رضا: سائل کو نہ ملنے کی دو صورتیں ہوتی ہیں: ایک یہ کہ جس سے مانگا وہ سرے سے انکار کر دے یہ تو "لا" ہوا یعنی نہیں، دوسرے یہ کہ شرط پر ٹالے کہ اگر ہمارے پاس ہوا تو دیں گے یا اگر تم نے فلاں کام کیا تو دیں گے، مگر شہنشاہِ مدینہ، حسن و حسین کے نانا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سرکار میں یہ

www.dawateislami.net

دونوں باتیں نہیں۔ لہٰذا ہمیں اُمید ہے کہ جو ہم مانگیں گے ضرور پائیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

دل جیتنے کی اہمیت

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے پہلے لوگوں کے دل جیتے اور پھر وہی لوگ مزید نیکی کی دعوت کو عام کرنے لگے۔ چنانچہ یاد رکھئے! تبلیغِ دین میں ایک مبلغ کے لئے کسی کا دل جیتنا نہایت ہی اہم ہے۔ کیونکہ کسی کے دل میں جگہ بنائے بغیر ہم اس سے اپنی دعوت قبول کرواسکتے ہیں نہ کسی کو اپنے ساتھ ملاسکتے ہیں۔ لہٰذا ایک کامیاب مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ اگر وہ کسی جگہ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہاں موجود لوگوں کے دل جیتے، اس طرح وہ اکیلا نہیں رہے گا بلکہ بہت سے لوگ اس کے معاون و مددگار بن جائیں گے۔ اِن شاءَ اللہ

میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر | اک اک آتا گیا کارواں بنتا گیا

دل جیتنے کے چند مفید طریقے

پیارے اسلامی بھائیو! شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ سے جب یہ عَرض کی گئی کہ کسی کا دِل جیتنے کا نسخہ کیا ہے؟ تو آپ نے اِرشاد فرمایا: کسی کا دِل جیتنے کے لئے اِخلاص، اچھے اَخلاق اور اعلیٰ کِردار کا مالک ہونا بہت ضروری ہے۔ اِن چیزوں کے ذَرِیعے سامنے والے کا دِل جیت کر اسے متاثِّر کیا جاسکتا ہے۔ یاد رکھئے! کسی کو متاثِّر کرنے کا مَقْصَد اس سے اپنی ذات کے لئے مَنافِع حاصِل کرنا نہ ہو بلکہ رِضائے اِلٰہی کے لئے اسے دِیْنِ اِسْلام سے قریب کرنا مقصود ہو۔ دِیْنِ اِسْلام نے ہمیں ایسے اُصُول بتائے ہیں، جنہیں اپنا کر ہم دوسروں کو دینی ماحول سے وابستہ کرکے دِیْن اسلام کے قریب کرسکتے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں کچھ ایسے طریقے اور اصول بیان کئے

www.dawateislami.net

جارہے ہیں، جو دل جیتنے میں کافی مدد گار ثابت ہو سکتے ہیں:

1 حُسنِ اخلاق واعلیٰ کردار کے ذَرِیعے

پیارے اسلامی بھائیو! حُسنِ اخلاق اللہ پاک کی ایسی نِعْمت ہے جس کے ذَرِیعے پتّھر سے بھی سَخْت دل کو موم کی طرح نَرْم کیا جا سکتا ہے۔ جو مبلغ حُسنِ اَخلاق کے ذَرِیعے دل جیتنے کے نسخوں سے آگاہ اور عامل نہیں وہ اپنے مدنی مَقْصَد میں کَمَا حَقُّہٗ کامیابی نہیں پا سکتا۔ جس مبلغ کے پاس حُسنِ اخلاق، شَفْقَت و مَحبَّت اور نَرْمی جیسی عظیم دولت نہیں، وہ لوگوں کے دل کبھی نہیں جیت سکتا بِالْخُصُوص جس مبلغ میں نَرْمی نہیں ہو گی لوگ اس کے قریب نہیں آئیں گے۔ اس عظیم حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ پاک قرآنِ کریم میں اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اِرشاد فرماتا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪ (پ4، اٰلِ عمران:159)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نَرْم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے۔

اے عاشقانِ رسول! یاد رکھئے! جو شخص سَخْت مِزاج کا مالک ہو عموماً ایسا شخص لوگوں کے دل جیتنے میں ناکام رہتا ہے جبکہ نَرْم دل شخص ہر دل عزیز ہوتا ہے۔ اور جو کام نَرْمی سے ہو سکتا ہے وہ گرمی سے نہیں ہو گا اس لئے اپنی طبیعت میں نَرْمی لائیے ہر ایک کے ساتھ ہر مَوْقع پر مثلاً کسی کو نیکی کی دَعْوَت دیتے وَقْت، نصیحت کرتے وَقْت یوں ہی کسی کو گناہ کرتا دیکھیں تو نہایت ہی نَرْم لہجہ اختیار کیجئے۔ نَرْمی دوسروں کے دل میں داخِل ہونے کا گیٹ پاس ہے اور آپس کی محبتیں بڑھانے کا ذَرِیعَہ ہے۔ اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت عُمَر فَارُوقِ اعظم رضی اللہُ عنہ جیسے ہی مَنْصَبِ خِلَافَت پر فائز ہوئے تو بارگاہِ اِلٰہی میں یوں دُعا کی: یَااللہ! میں سَخْت ہوں تُو مجھے نَرْم فرمادے۔ آپ کی یہ

www.dawateislami.net

دُعا قبول ہوئی اور آپ کی ذاتِ گرامی شَفْقَت و نَرْمی و مہربانی سے مَعْمُور ہو گئی نیز یہ تمام باتیں آپ کی صفاتِ خاصہ بن گئیں۔ عہدِ رِسَالَت و عہدِ صدیقی میں لوگ صرف آپ کی سختی کو جانتے تھے لیکن آپ کے عہد میں لوگوں کے نزدیک آپ جیسی رَحْم دل شخصیت کوئی نہ تھی، ہر طرف آپ کی شَفْقَت و مَحَبَّت ہی کے چرچے تھے۔[5]

الغرض! اگر ہم اپنے ماتحتوں اور دیگر اسلامی بھائیوں کے ساتھ بداَخلاقی سے پیش آئیں، بات بات پر ان کا مذاق اڑائیں یا ذلیل کریں، کسی سے مَشْوَرہ لیں نہ حوصلہ افزائی کریں تو ان کے دل جیت کر ان سے دینی کام کیسے کرواسکتے ہیں۔

❷ مسکراہٹ دیجئے، مسکراہٹ لیجئے

اے عاشقانِ رسول! دل جیتنے کا ایک بہترین نسخہ مسکرانا بھی ہے، جب آپ کسی سے اچھے انداز میں مسکرا کر ملیں گے تو سامنے والے پر اس کا اچھا اَثَر پڑے گا لِہٰذا حَسْبِ مَوْقَع مسکرایا کیجئے کہ کسی سے مسکرا کر ملنے کے کئی فوائد ہیں: مثلاً ❀ مَوْقَع کی مُنَاسَبَت سے اچھی نِیَّت کے ساتھ مسلمان بھائی کی طرف دیکھ کر مسکرانے والا صَدَقَہ کا ثواب پاتا ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: تمہارا اپنے مسلمان بھائی کیلئے مسکرانا صَدَقَہ ہے۔[6] ❀ تَبَسُّم یعنی مسکرانا پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سنّت ہے۔ حضرت عبد اللہ بن حارِث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دُکھی دِلوں کے چین، رحمتِ کونین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے زِیادہ مسکرانے والا کوئی نہ دیکھا۔[7] حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تَبَسُّم یعنی مسکرانے سے اپنا دل تازہ اور مخاطب کا دل خوش ہوتا ہے۔ زِیادہ ہنسی اور ٹھٹھا لگانا دل کو مُردہ کر دیتا ہے۔[8]

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں | اس تَبَسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام[9]

شعر کی مختصر وضاحت: کوئی جتنا بھی غم و پریشانی میں کیوں نہ ہو جب دکھی دلوں کے سہارے،

www.dawateislami.net

نبی ہمارے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ سے اس کو تسلی مل جاتی تو وہ روتا ہوا خوش ہو کر ہنسنے لگ جاتا ہمارے آقا کی ہمیشہ مسکرانے کی اس عادَت مُبارَک پہ لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

❀ماہرینِ نفسیات کے مُطابِق انسان کی جسمانی اور ذہنی کیفیت کا اندازہ اُس کے چہرے پر پائے جانے والے تاثُّر سے ہوتا ہے۔ ❀سائنسی تحقیق کے مُطابِق چہرہ ہی سب سے بڑا کمیونیکیٹر (Communicator) ہے، انسانی چہرے سے ہی ہمیں دل کی کیفیات کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ اب انسانی چہرے کی کیا کیفیات ہیں، سنجیدہ یا رنجیدہ، خوش یا غمگین۔ اِسی لئے کہا جاتا ہے Face is index of Mind یعنی چہرہ ذہن کا اشاریہ ہے اور انسانی چہرے پر 126 پٹھے (Muscles) ہیں کہ جب انسان مسکراتا ہے تو اس کے چہرے کے وہ تمام مسلز حَرَکت میں آجاتے ہیں اور مَسام کُھل جاتے ہیں جس کی وجہ سے مسکراہٹ اور خوشی میں انسان کے چہرے کا رنگ ہی بدل جاتا ہے۔ ❀کہا جاتا ہے کہ Non Verbal Communication یعنی غیر زبانی مُواصَلات میں سب سے مضبوط کمیونیکیشن ”مسکراہٹ“ ہی ہے۔ ❀مسکراہٹ صرف ہونٹوں سے ہی نہیں بلکہ آنکھوں سے بھی عیاں ہوتی ہے، اس لئے کہ انسانی نفسیات یہ کہتی ہے کہ چہرے میں مضبوط ترین ذَرِیعَۂ اِظْہار آنکھیں اور مسکراہٹ ہیں۔ ❀باہمی کشیدگی دور کرنے ماحول کو ساز گار اور پُرسکون بنانے کے لئے بھی مسکرانا ایک فطری اور نفسیاتی وجہ ہے۔ ❀مسکراہٹ نہ صرف انسان کے چہرے میں بلکہ پورے ماحول میں خوشگواری بکھیر دیتی ہے۔

3 سلام میں پہل کیجئے

ہر مسلمان کو سلام کیجئے خواہ اُسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں جیسا کہ ایک شخص نے مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے پوچھا کہ اِسلام میں کیا کام سب سے بہتر ہے؟ اِرشاد

www.dawateislami.net

فرمایا: لوگوں کو کھانا کھلانا اور سلام کرنا خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔[10] ❀ سلام کرنے میں پہل کرنی چاہئے کہ یہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سُنَّتِ مُبارَکہ ہے۔ آپ کی عادتِ مُبارَکہ تھی کہ جس سے ملاقات ہوتی تو سلام میں پَہل فرماتے۔[11] لِہٰذا اگر آپ ثواب کی نِیَّت سے اس سُنَّت پر عَمَل پیرا ہوتے ہوئے ہر چھوٹے بڑے مسلمان کو سلام کرنے میں پَہل کریں گے تو ضمناً وہ آپ سے اور آپ کی پیاری پیاری تحریک دعوتِ اسلامی سے اِن شاءَ اللہ ضرور متاثّر ہو گا۔ ایک رِوایَت میں ہے: تین کام دوسروں کے دل میں مَحَبَّت پیدا کرتے ہیں: (۱) سلام میں پہل کرنا (۲) مجلس میں جگہ دینا (۳) اچھے نام سے بلانا۔[12]

4 پرجوش مصافحہ کیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! سلام میں پَہل کے ساتھ ساتھ دِل جُوئی کی نِیَّت سے اگر مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھانے میں بھی پَہل کر دیں تو اس کا بھی ثواب ملے گا۔ البتہ! ہاتھ ملاتے وَقْت ہاتھ کو بِالکُل ڈھیلا نہ چھوڑیں بلکہ انگوٹھے کو ہلکا سا دبائیں کہ انگوٹھے میں ایک رَگ ہے جسے دبانے سے مَحَبَّت پیدا ہوتی ہے۔[13] انگوٹھے کو ہلکا سا دبانے اور اپنی طرف کھینچنے سے وہ مُتوجِّہ ہو گا پھر چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے نام جاننے کی صُورَت میں اچھے طریقے سے اس کا نام لیتے ہوئے اس سے خَیْرِیَّت دریافت کیجئے۔ اگر پہلی ملاقات ہے تو اس کا نام پوچھئے پھر طبیعت بھی پوچھئے۔ جب کسی کا نام لے کر اُس سے سلام و گفتگو کی جائے تو اسے خوشی ہوتی ہے اور وہ اپنائیت محسوس کرتا ہے اور جلد مائل ہو جاتا ہے۔[14]

5 خُوشی کی خبر پر مُبارَک باد دیجئے

اگر سامنے والا خوشی کی کوئی خبر سنائے مثلاً کہے کہ میرے ہاں بچے کی ولادت ہوئی ہے تو اس کو اس طرح مُبارَک باد دیجئے: ماشاءَ اللہ مُبارَک ہو، اللہ پاک آپ کی نسلوں کو قائم رکھے،

www.dawateislami.net

آپ کے بچے کو مدینے کا شیدائی بنائے۔ پھر اِستِطاعَت ہو اور شرعی رکاوٹ بھی نہ ہو تو 112 روپے یا جتنی گنجائش ہو بچے کے لئے دے دیجئے۔ اگر وہ لینے سے انکار کرے تو کہیں: بھائی! لے لیجئے، یہ بچے کی آمد پر آپ کے لئے تحفہ ہے۔ آپ کا اس طرح کرنا اُس کو عمر بھر یاد رہے گا۔ اِسی طرح وہ شادی یا منگنی کی خوشخبری سناتا ہے تو اس پر بھی خوب خوب مُبارَک باد دیجئے۔

6 غمی کی خبر پر تعزیت کیجئے

اگر سامنے والا کوئی افسوس ناک خَبَر سنائے مثلاً کسی عزیز کے انتقال کی خَبَر دے تو اس سے تَعْزِیَت کیجئے، والدین یا اپنی بیماری وغیرہ کا ذِکْر کرے تو اُسے بیماری کے فضائل بتا کر ہِمّت اور صَبْر کی تلقین کرتے ہوئے اس کی اور اس کے والدین کی صِحَّت یابی کے لئے دُعا کیجئے۔ اگر اس کے جسم پر کہیں پٹی بندھی ہوئی نظر آئے اور وہ خود نہ بھی بتائے تو آپ رضائے اِلٰہی کی نِیَّت سے اُس کی غم خواری کرتے ہوئے اُس سے پوچھ لیجئے کہ پیارے اسلامی بھائی! آپ کو یہ کیا ہوا ہے؟ سامنے والا یہ سوچنے پر مجبور ہو جائے گا کہ مجھے پٹی بندھے ہوئے اتنے دن گزر گئے، میرے گھر والوں نے بھی مجھ سے نہیں پوچھا لیکن دعوتِ اسلامی والے کتنے ہمدرد اور غم خوار ہیں کہ دیکھتے ہی مجھ سے پوچھ لیا۔ پھر دوبارہ جب ملاقات ہو یا وَقْت نکال کر اس کے گھر جا کر غم خواری کیجئے اور پوچھئے کہ اب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ اس طرح اِن شاءَ اللہ وہ ضرور آپ سے متاثِّر ہو گا اور اس کا دل خوش ہو گا اور مسلمان کا دل خوش کرنے متعلق حدیث پاک میں ہے: فرائض کے بعد سب اَعمال میں اللہ پاک کو زِیادَہ پیارا عَمَل مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔[15]

7 ایصالِ ثواب کیجئے

مرحومین کے لئے ایصالِ ثواب بھی کسی کے دل میں محبت پیدا کرنے کا ایک بہترین ذَرِیعَہ ہے، اس کے لئے جامعۃ المدینہ اور مدرسۃ المدینہ کے ناظم صاحب سے رابطے میں رہیں۔

www.dawateislami.net

8 تحفہ دیجئے اور دلوں میں محبت پیدا کیجئے

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: تَهَادَوْا تَحَابُّوْا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں مَحبَّت بڑھے گی۔[16] چنانچہ مُیَسَّر ہو تو مدینے کی تسبیح یا کوئی سوغاتِ مدینہ یا مَوْقَع کی مُنَاسَبَت سے مکتبۃ المدینہ کا کوئی رِسَالَہ یا کاؤنٹر تسبیح یا دانوں والی تسبیح وغیرہ۔ قیمتی تحفہ دینے سے بچنا سمجھ میں آتا ہے ورنہ اسے وسوسے گھیر سکتے ہیں اور بڑی کتاب بھی ہر ایک کو نہ دی جائے کیونکہ ہر ایک کو مُطَالَعَہ کا شوق نہیں ہوتا۔

9 دوسروں کی نفسیات کو پیشِ نظر رکھئے

امیرِ اہلسنت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: دورانِ ملاقات سامنے والے کی نفسیات کو پیشِ نظر رکھنا انتہائی ضَروری ہے۔ اگر اُس کی نوکری کا ٹائم ہو یا بھوک کی شِدَّت ہو یا اِستنجے کی حاجت ہو یا وہ کسی اور تکلیف وغیرہ کی وجہ سے پریشانی میں ہو اور بار بار گھڑی دیکھ رہا ہو تو آپ اس کو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، فِیْ اَمَانِ اللہ کہہ کر اچھے انداز میں رخصت کیجئے۔ اِس طرح اُس کا دِل بہت خوش ہو گا اور آئندہ بھی آپ سے ملنا چاہے گا۔ اگر آپ نے اس کی نفسیات کو پیشِ نظر نہ رکھا اور اس کی پریشانی کے باوُجُود اسے بٹھائے رکھا تو آئندہ وہ آپ کو دیکھتے ہی راستہ بدل لے گا۔[17]

10 خود باعمل بن جائیے

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم لوگوں کا دل جیتنا چاہتے ہیں تو نیکی کی دعوت دینے سے پہلے خود نیک اعمال اختیار کرنے ہوں گے۔ جیسا کہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾	ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ان کے لئے رحمٰن مَحبَّت کر

www.dawateislami.net

(پ16، مریم:96) | دے گا۔

یعنی وہ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے عنقریب اللہ پاک انہیں اپنا محبوب بنالے گا اور اپنے بندوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دے گا۔[18] چنانچہ ہر مبلغ کے لئے باعمل ہونا ضروری ہے تاکہ اس کے کلام میں اللہ پاک تاثیر پیدا فرمادے اور لوگ اس کی نیکی کی دعوت سے راہِ راست پر آنا شروع ہو جائیں۔ ❀ اگر کوئی باعمل مبلغ جذبۂ اِخلاص کے ساتھ نیکی کی دعوت دے تو اس کے اَلْفَاظ میں تاثیر ہوا کرتی ہے۔ اس کے بظاہر سادہ اَلْفَاظ بھی پتّھر دل کو نَرم کر دیتے ہیں اس کی بہترین مِثال ہمارے سامنے ہمارے پیر و مُرشِد شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی ہے کہ آپ خود عِلْم و عَمَل کے پیکر ہیں، اسی لئے آپ کے سادہ مگر اِخلاص بھرے اَلْفَاظ لاکھوں لوگوں کی ہِدَایت کا سَبَب بن جاتے ہیں اور مُعاشَرے کے بہت سے بگڑے ہوئے لوگ توبہ تائِب ہو کر سنّتوں کے مُطابِق زِنْدَگی گزارنے لگتے ہیں۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اَثَر رکھتی ہے | پَر نہیں طَاقَتِ پرواز مگر رکھتی ہے

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے:

❀ حُسنِ مُعاشرت کی روح ہے کہ ہر مسلمان کا جائز طریقے سے دِل خوش کیا جائے۔[19]

❀ جائز طریقے سے لوگوں کے دل خوش کرو تو رَبِّ کریم خوش ہو جائے گا اور جنّت ملے گی۔[20]

❀ نیکی کی دعوت دینے والے کو ہر دل عزیز بننا ہو گا اور اس کے لئے دل میں اترنا ہو گا۔ ❀ کسی کا دل ٹوٹنے کی ایک وجہ ہمارا اُس کی توقع پر پورا نہ اُترنا بھی ہے۔ یعنی کسی کی پہلی مُلاقات اس کے لئے ہمارا 70 فیصد تَعارُف ہے لہٰذا جب بھی کسی سے مُلاقات ہو مسکرا کر مَحبَّت سے پیش آیئے۔

❀ ایک اچھی اور بہترین شخصیت بنئے تاکہ ہر دل عزیز بن سکیں اگر آپ کی شخصیت کسی کے دل

www.dawateislami.net

میں گھر کر گئی تو آپ کی دی ہوئی نیکی کی دعوت پُر اَثر ہو گی۔ اِن شاءَ اللہ ❁ دینی کام بڑھانے کے لئے ہر اسلامی بھائی کے دِل میں داخِل ہو جائیں۔[21] ❁ لوگوں کے دلوں میں داخِل ہونے کیلئے ملنساری ضروری ہے۔[22] ❁ کسی کو اَہَمِّیَّت دینا، حقیقت میں اس کے دل میں اپنی جگہ بنانا ہے۔[23]

اللہ پاک ہم سب کو اِخْلاص کے ساتھ دِیْنِ متین کی خِدْمَت کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، ص 161
2. مدارج النبوت، قسم سوم، باب ہفتم، 2/299 مفہوماً
3. فتاویٰ رضویہ، 14/504 ملخصًا
4. مسلم، کتاب الفضائل، باب ما سئل رسول اللہ۔۔۔ الخ، ص908، حدیث:2312
5. فیضانِ فاروقِ اعظم، 2/47
6. ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی صنائع المعروف، ص478 حدیث:1956
7. ترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ، باب فی بشاشۃ النبی، ص832 حدیث:3650
8. مرآۃ المناجیح، 8/82
9. حدائقِ بخشش، ص303
10. بخاری، کتاب الاستئذان، باب السلام للمعرفۃ وغیر المعرفۃ، ص1543، حدیث:6236
11. شعب الایمان، باب فی حب النبی، فصل فی خلق الرسول وخلقہ، 2/155، حدیث:1430
12. روح البیان، پ16، سورۃ مریم، تحت الآیۃ:96، 5/363
13. رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، 9/629
14. دل جیتنے کا نسخہ، ص4
15. معجم اوسط، 6/37، حدیث 7911
16. مؤطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی المہاجرۃ، ص483، حدیث:1731
17. دل جیتنے کا نسخہ، ص 8 بتغیر قلیل
18. تفسیر خازن، پ16، مریم، تحت الآیۃ:96، 3/199 مفہوماً
19. مدنی مذاکرہ، صفر المظفر 1437ھ بمطابق 13 دسمبر 2015ء
20. مدنی مذاکرہ، ربیع الاول 1437ھ بمطابق 15 دسمبر 2015ء
21. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، شوال المکرّم 1430ھ بمطابق ستمبر 2009ء
22. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، شوال المکرّم 1430ھ بمطابق ستمبر 2009ء
23. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، ربیع الاول 1438ھ بمطابق دسمبر 2016ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

24 خود اعتمادی کیسے حاصل کی جائے؟

درودِ پاک کی فضیلت

سب سے افضل رسول، بی بی آمنہ کے پھول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جس نے مجھ پر درود پڑھا اللہ پاک اس پر رحمت بھیجے گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صلی اللہُ علیٰ محمد

خود اعتمادی سے بھرپور نیکی کی دعوت

منقول ہے کہ والیِ مصر ابنِ طُولون بڑا ہی ظالِم بادشاہ تھا۔ ایک دن اس کا لڑکا عباس ایک گانے والی عورت کے ساتھ چلا جارہا تھا اور ایک غلام ہاتھ میں سِتار (موسیقی کا ایک آلہ) لئے اس کے ہمراہ تھا۔ جب ایک نیک شخص نے یہ مَنْظَر دیکھا تو ایک دم نیکی کی دعوت پیش کرنے کا عظیم جذبہ ان کے سینے میں بیدار ہو گیا اور بے قرار ہو کر غلام کے ہاتھ سے سِتار چھین کر توڑ دیا۔ عبّاس نے ظالم بادشاہ کے پاس اس کی شِکایَت کی تو اُس نے اس نیک شخص کو حاضر ہونے کا حُکم دیا۔ جب وہ حاضر ہوا تو اس سے پوچھا: تم وہی ہو جس نے سارنگی توڑی ہے؟ عرض کی: جی۔ پوچھا: کیا تم جانتے تھے کہ وہ کون ہے؟ عرض کی: جی ہاں! وہ آپ کا بیٹا عبّاس ہے۔ ابن طُولون نے پوچھا: پھر بھی تم نے میرے اعزاز کا خیال نہیں رکھا۔ وہ نیک شخص اُس کے رُعبِ شاہی کو ذرا بھی خاطِر میں نہ لائے اور بھرپور خود اعتمادی سے نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے کہا: یہ کیوں کر ممکن ہو سکتا ہے کہ میں ایک گناہ ہوتے ہوئے دیکھوں اور آپ کے اعزاز کے خوف سے خاموش رہوں جب کہ اللہ پاک فرماتا ہے:

www.dawateislami.net

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (پ10، التوبۃ:71)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں اور بُرائی سے منع کریں۔

اور آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہے: خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اِطاعَت جائز نہیں ہے۔[2] ظالم بادشاہ نے اس نیک شخص کی نیکی کی دعوت سے متاثر ہو کر اُسے خصوصی طور پر اِجازَت دی کہ آپ شہر میں جو بات بھی خِلافِ شرع دیکھیں اُسے روک دیں۔[3]

خود اعتمادی کیا ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اس نیک شخص نے کتنے پُر اِعتماد لہجے میں حاکمِ وَقْت کے سامنے نیکی کی دعوت پیش کی۔ یاد رکھئے! نیکی کی دعوت دینے والے مبلغ کے سامنے چاہے کتنی ہی بڑی شخصیت کیوں نہ ہو، اُسے اِحساسِ کمتری کا شکار ہونا چاہئے نہ کسی کے رعب و دبدبے میں آنا چاہئے۔ بلکہ بھرپور خود اعتمادی کا مُظاہَرہ کرنا چاہئے۔ خود اعتمادی کیا ہے اور یہ کیسے حاصِل ہوتی ہے؟ آیئے اس بارے میں کچھ جانتے ہیں:

خود اعتمادی (Self Confidence) کا مطلب ہے: اپنے آپ پر اعتماد و بھروسا اور اپنے قول و عمل کو بااثر اور مُفید سمجھنے کا اِحساس۔ یاد رکھئے! ❀ خود اعتمادی ایک کامیاب انسان کی بہترین خوبی ہے ❀ خود اِعتمادی مشکل سے مشکل کام کو آسان بنا دیتی ہے ❀ خود اعتمادی کسی بھی کام کو کرنے میں گھبراہٹ سے بچاتی ہے۔ ❀ خود اعتمادی صلاحیتیں پیدا کرتی اور بڑھاتی ہے ❀ خود اعتمادی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے میں معاون و مددگار ہوتی ہے ❀ خود اعتمادی کام کرنے کا حوصلہ پیدا کرتی ہے۔ ❀ خود اعتمادی کامیابی کی طرف چلاتی بلکہ منزلِ مقصود پر پہنچاتی ہے ❀ خود اعتمادی نہ صرف اہداف طے کرواتی بلکہ پورے بھی کرواتی ہے ❀ خود اعتمادی مشکل حالات میں بھی اِستِقامت دلاتی ہے۔

www.dawateislami.net

مشکل حالات میں استقامت کی اعلیٰ مثال

سب سے سچے، سارے اچھوں سے اچھے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ابتدائے اسلام میں اپنوں اور بیگانوں کی شدید مُخالَفت کے ماحول میں بھی تبلیغِ دین کو جاری رکھا۔ یہاں تک کہ ایک مَوْقَع پر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چچا ابو طالب نے اَہْلِ قریش کی مُخالَفت پر آپ کو دَعْوَتِ اسلام چھوڑنے کا مَشْوَرَہ دیا تو آپ نے فرمایا: اے چچا! خدا کی قسم! اگر اَہْلِ قریش میرے ایک ہاتھ میں سُورَج اور دوسرے میں چاند لا کر بھی رکھ دیں، تب بھی میں اپنے کام کو نہیں چھوڑوں گا یا تو خدا اس کام کو پورا فرمادے گا یا میں خود دِیْنِ اسلام پر نثار ہو جاؤں گا۔[4]

خود اعتمادی کیسے حاصل ہوتی ہے؟

خود اعتمادی کو ہم خود یقینی بھی کہہ سکتے ہیں اور یہ ایک ایسا وصف ہے جس کا ہر مبلغ میں پایا جانا از حد ضروری ہے، چنانچہ امیرِ اہلسنت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی خدمت میں جب یہ پوچھا گیا کہ خود اعتمادی کیسے حاصل ہو؟ آپ کو دیکھا گیا ہے کہ آپ بہت پُراِعتماد انداز سے انتہائی اطمینان کے ساتھ بیان فرمارہے ہوتے ہیں، یہ حوصلہ اور ہمت کیسے آتی ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: جب بندہ کوئی کام شروع کرتا ہے تو اُسے کچھ نہ کچھ مُشکِل ہوتی ہے مگر بعد میں وہ اِس کام میں منجھ جاتا ہے۔ دعوتِ اسلامی بننے سے بہت پہلے کی بات ہے: میں بیان کر رہا تھا تو دورانِ بیان مجھے خیال آیا کہ دیگر لوگ بیان کرتے ہیں تو اِدھر اُدھر دیکھ بھی رہے ہوتے ہیں لیکن میں نیچے دیکھ کر لکھا ہوا بیان کر رہا ہوں! تو میں نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا تو سر اُٹھا ہی رہ گیا یعنی میں گھبرا گیا۔ پہلے تو میں بیان کے دوران کانپا کرتا تھا اور شخصیات سے بہت زیادہ مرعوب بھی تھا۔

دعوتِ اسلامی کے شروع کی بات ہے: کسی نے مجھ سے کہا کہ آپ سے ایک ریٹائر DSP ملنا چاہتا ہے، میں نے جواب دیا: ٹھیک ہے، مغرب کے بعد کھانا ساتھ کھالیتے ہیں، انہیں کھانے

www.dawateislami.net

پر لے آئیں۔ جب وہ آئے تو میری اُس وقت جو حالت ہو رہی تھی وہ مجھے ہی معلوم ہے بات کرنے تک کی ہمت نہیں تھی، کپکپاہٹ طاری ہو گئی تھی اور وہ صاحب حُسنِ ظَن کی بنا پر مجھ سے اپنی پریشانیوں کا ذکر کر رہے تھے۔ یہ سلسلہ چلتا رہا پھر میں اس کا عادی ہو گیا، لہٰذا ایسی کیفیت نہیں ہوتی بلکہ اب کسی بھی طرح کا آدمی آجائے مجھے گھبراہٹ نہیں ہوتی۔ کسی کام کے شروع میں گھبراہٹ کا طاری ہونا ایک نفسیاتی اثر ہوتا ہے اور کچھ نہیں۔ اگر کبھی ایسی کیفیت ہو تو آپ اپنے ذہن کو جھٹک دیں اور خود کو سمجھائیں کہ نہیں نہیں ایسا نہیں ہے اور پُر اعتماد ہو کر بات کریں تو اِنْ شَاءَ اللہ آپ کی یہ کیفیت ختم ہو جائے گی۔ اس کے برعکس اگر آپ یہ سوچیں گے کہ میرے اندر خود اعتمادی نہیں ہے تو آپ کی کیفیت بالکل ایسی ہی رہے گی اور زندگی بھر کا روگ لگا رہے گا۔ یہ بات اپنے ذہن سے نکال دیں کہ آپ کے اندر خود اعتمادی نہیں ہے بلکہ یوں سوچیں کہ ہاں میرے اندر پہلے خود اعتمادی نہیں تھی مگر اب میں پر اعتماد ہوں۔ گویا آپ کا علاج آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔[5]

خود اعتمادی پیدا کرنے والے چند امور

اے عاشقانِ رسول! ہم میں خود اعتمادی ہو گی تو نیکی کی دعوت عام کرنے میں کوئی رکاوٹ ہمارا راستہ نہ روک سکے گی۔ لہٰذا ہمیں خود اعتماد و پر اعتماد رہنا چاہئے اور ایسا بننے کے لئے ذیل میں مذکور امور کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے:

1 مثبت سوچ

پیارے اسلامی بھائیو! مثبت سوچ سے خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے، یعنی کسی بھی چیز یا انسان کے متعلق اچھا خیال، گمان رکھنا چاہئے، کیونکہ ماہرینِ نفسیات کے نزدیک انسان پر اس کے مَاحَول، حالات اور سوچ کے بہت گہرے اثرات مُرتَّب ہوتے ہیں۔ انسانی سوچ نا صرف جسمانی

www.dawateislami.net

اور ذہنی صِحَّت پر اَثَر انداز ہوتی ہے بلکہ اس کے اثرات دوسرے لوگوں پر بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہماری سوچ اور مزاج کا جس طرح ہماری زندگی پر گہرا اَثَر ہوتا ہے۔ اسی طرح ہماری سوچ اس بات پر بھی اَثَر انداز ہوتی ہے کہ ہم اپنے اہداف کو پورا کریں گے یا پھر مایوس ہو کر اسے بیچ میں ہی چھوڑ دیں گے، ہم کام کے دوران آنے والی مشکلات سے سیکھیں گے یا پھر اِن سے بے زار ہو جائیں گے۔ لہٰذا یاد رکھئے! ❀ مثبت سوچ اچھی، کامیاب اور خوش حال زندگی کا پاسپورٹ ہے۔ ❀ مثبت سوچ سے انسان کے اندر خود اعتمادی، ذہنی سکون، جوش و جذبہ، محنت کی لگن، قوّتِ برداشت، ہِمّت و حوصلہ، فیصلہ کرنے کی قوّت پیدا ہوتی ہے۔ ❀ مثبت سوچ رکھنے والا انسان کبھی حالات سے ہارتا نہیں ہے۔ وہ وقتی مشکلات اور حالات کے بارے میں سوچنے کے بجائے انعام (پھل) پر نظر رکھتا ہے۔ ❀ مثبت سوچ رکھنے والے لوگ کچھ نہ ہونے کے باوُجُود بھی پُر امید ہوتے ہیں۔ ان کے اندر شکر گزاری کی عادت ہوتی ہے اور بہتری کی توقع و اُمّید رکھنے سے ان کے اندر خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے مگر منفی سوچ کا مالک انسان ہر وقت مایوسیوں میں گھرا رہتا ہے اور ہر وقت گلے شکوے کرتا دکھائی دیتا ہے۔ ❀ مثبت سوچ رکھنے والا انسان کبھی ہِمّت نہیں ہارتا کیونکہ انسان کی سوچ سے اس کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور ان جذبات کی بُنیاد پر انسان کا ہر عَمَل ہمارے سامنے آتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سوچ سے خَیال، خَیال سے نظریہ، نظریہ سے مَقْصَد، مَقْصَد سے تحریک، تحریک سے جستجو اور جستجو سے کامیابی ملتی ہے۔ ❀ اچھی اور مثبت سوچ کے حامل افراد کے جسم میں مثبت لہریں (Positive waves) نکلتی ہیں، جو آس پاس کے ماحول، افراد اور چیزوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ جبکہ منفی سوچ، خبیث، اِضْطِراب، حَسَد، بُغْض و کینہ اور اس قسم کے دیگر خیالات انسانی صِحَّت کے ساتھ ساتھ ماحول کے لئے بھی نہایت نُقْصان دہ ہیں۔ ❀ اچھی سوچیں حیران کن نتائج کی حامل ہوتی ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

نگہ بُلند سُخن دِلنواز جاں پُر سوز | یہی ہے رَخْتِ سَفَر مِیرِ کارواں کے لئے

www.dawateislami.net

شعر کی وضاحت: کارواں یعنی قافلے کے امیر کا سامانِ سفر یہ ہونا چاہئے: اس کے مقاصد بلند ہوں، دل کو بھانے والی نَرم و میٹھی گفتگو والا ہو اور اس کی جان سوز و گداز سے مَعْمُور ہو۔

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

اگر آپ خود کو پُر اعتماد دیکھنا چاہتے ہیں تو منفی (Negative) سوچ سے دُور رہئے، ہمیشہ یہ سوچیں کہ آپ کے ذِمّے جو کام لگایا جائے، وہ آپ کر سکتے ہیں، ایسا کرنے سے آپ خود اعتمادی کو بڑھا سکتے ہیں۔

2 اچھا اخلاق و کردار

اچھے اخلاق اور عمدہ کردار سے بھی انسان کے اندر خود اعتمادی آتی ہے۔ انسان جتنا اَچھّا اور سچّا ہوتا ہے وہ اتنا ہی پُر اِعْتِماد ہوتا ہے۔ جو خود اچھے اَخلاق کا مالک ہو یعنی جو باہِمّت، حوصلہ مند، صابر و شاکر، عاجزی و انکساری کا پیکر، عفو و درگزر کرنے والا ہو۔ اُسے زمانہ لاکھ بُرا کہے مگر وہ اپنے مَقْصَد سے غافِل نہیں ہوتا کیونکہ اس کے اندر خود اعتمادی اور اللہ پاک کی ذات پر تَوَکُّل و بھروسا اس قدر ہوتا ہے کہ اس کا یہ ذہن بن جاتا ہے:

مُدَّعی لاکھ بُرا چاہے کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظورِ خُدا ہوتا ہے

شعر کی وضاحت

کسی کے بُرا چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، ہوتا وہی ہے جو اللہ پاک کو منظور ہوتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

3 صلاحیتوں کا استعمال

خود اعتمادی کے لئے ضروری ہے کہ اپنی صلاحیتوں کو اپنے کام میں بھرپور طریقے سے

www.dawateislami.net

اِستِعمال کیا جائے۔ جب تک آپ کو اپنی صلاحیتوں کا اِدْرَاک (شعور) نہیں ہو گا اور انہیں اِستِعمال کرنے کا طریقہ نہیں آئے گا تب تک خود اعتمادی بھی نہیں آسکتی۔ ❀ خود اعتمادی انسان کی شخصیت کو نکھارنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ❀ اگر انسان میں خود اعتمادی نہیں ہو گی تو انسان کبھی بھی بڑے کام نہیں کر پائے گا۔ ❀ کسی بھی کام کو کرنے یا کسی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کی راہ میں حائل مشکلات سے گھبرا ئیے نہ پیچھے ہٹئے، بلکہ خود پر یہ اعتماد رکھتے ہوئے کہ اِن شاءَ اللہ یہ کام آپ کر لیں گے، کام شروع کر دیجئے۔ ❀ کاموں کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ انسان کا خود پر اِعْتِماد نہ ہونا ہے بلکہ وہ لوگوں کی باتوں پر یقین رکھتا ہے جو اسے کہتے ہیں کہ آپ یہ کام نہیں کر سکتے، یہ کام مشکل ہے، یہ کام کرنا آپ کے بس کی بات نہیں وغیرہ۔ لِہٰذا دوسروں کی ہِمّت توڑنے والی باتوں کو زیرِ غور لانے کے بجائے پختہ عَزْم و اِرادے کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کو اپنے اہداف پورا کرنے میں صَرف کیجئے۔

ماہرینِ نفسیات کے مطابق ایک کامیاب شخص بننے کی چابی یہ ہے کہ اپنی قابلیت اور صَلَاحِیَّت کے شعبوں میں اِعْتِماد پیدا کیا جائے اور اگر قابلیت کم ہو تو عَدَمِ اِعْتِماد اور مایوسی کا شِکار ہونے کے بجائے اپنی قابلیت کو بڑھایا جائے۔ یاد رکھئے! کسی کام میں ناکام ہونے سے پریشان نہیں ہونا چاہئے کہ ناکامی تو بعض اوقات ہمارے لئے ایک نشانِ راہ ہوتی ہے۔ اگر ہم ناکام ہوتے ہیں تو اس سے ہمیں ایک نیا اِعْتِماد حاصل ہونا چاہئے، کیونکہ اہم اور کامیاب ترین لوگ بھی بارہا ناکامی سے دوچار ہوتے ہیں مگر پھر بھی وہ مَقْصَد کے حُصُول کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

4 حوصلہ افزائی و تعریف

اَچھّا کام کرنے یا اچھی کارکردگی پر تعریف و حوصلہ افزائی وہ آکسیجن ہے، جس سے انسان کے اندر اِعْتِماد پیدا ہوتا ہے۔ ❀ اچھائی کے پودے کو تعریف و حوصلہ افزائی کا پانی دینے سے وہ

www.dawateislami.net

دَرَخْت بن جاتا ہے۔ ❀ شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: حوصلہ افزائی کی سب کو ضرورت ہے، چاہے ایک دن کا بچہ ہو یا 100 سالہ بوڑھا۔[6] چنانچہ

تمام ذِمَّہ دارانِ دعوتِ اسلامی کو چاہئے کہ اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہا کریں، اس سے ان کے اندر خود اعتمادی بڑھے گی کہ حوصلہ افزائی سے بڑے بڑے کام ہو جاتے ہیں۔ حوصلہ افزائی یوں بھی ضروری ہے کہ فی زمانہ دِیْن کا کام کرنا مشکل ہے، لہٰذا دینی کام کرنے والے اسلامی بھائیوں کی جائز تعریف کرتے ہوئے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے تھپکی دیا کریں۔ یہ بھی ثواب کا کام ہے اور ہمیں چاہئے کہ ہر وقت اللہ پاک اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رِضا کے لئے دینی کام کرتے چلے جائیں اور حوصلہ افزائی کا اِنتِظار نہ کریں مگر ماتحتوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔

5 مایوس نہ ہونا

انسان کے اندر خود اعتمادی نہ ہونے کی ایک بڑی وجہ مایوسی بھی ہے کہ ایک کام شروع کیا، اس میں تھوڑی سی مشکلات آئیں، یا لوگوں کی تنقید کا سامنا ہوا یا کی جانے والی کوششوں کا توقع کے مُطابِق رزلٹ نہیں نکلا تو یہ کہہ کر کام کو ہی چھوڑ دیا جاتا ہے کہ یہ کام مجھ سے نہیں ہو پائے گا یا میں نہیں کر سکوں گا۔ یاد رکھئے! یہ مایوسی ہے اور مایوسی خود اعتمادی کی دشمن ہے۔ لہٰذا مشکلات اور لوگوں کی تنقید کی پروا کئے بغیر اِستِقَامَت کے ساتھ کوشش کرتے رہئے کہ کامیابی انہی کو ملتی ہے جو لوگوں کی باتوں کی پروا کئے بغیر بلند ہِمَّتی سے منزل تک پہنچنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں، اس بات کو اس فرضی حِکَایَت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے:

ایک قافلہ اپنی منزل کی جانب جاتا ہوا راستہ بھول گیا اور کئی دن تک سفر کرتا رہا۔ قافلے میں سے کئی لوگ اُمّید چھوڑ کر مایوس ہو چکے تھے کہ اب وہ دوبارہ اپنی منزل پر یا اس راستے سے

www.dawateislami.net

کسی دوسری جگہ نہیں پہنچ سکیں گے۔ چلتے چلتے انہیں ایک راستہ نظر آیا۔ جس کی منزل ایک شہر کی جانب جاتی تھی۔ وہ اس سَمت روانہ ہو گئے۔ لیکن وہاں پہنچنے پر معلوم ہوا کہ ایک اونچی دیوار کے باعث وہ راستہ بند ہے۔ کچھ لوگ ہِمّت کر کے اس دیوار کو پار کرنے کی کوشش کرتے تو باقی لوگ پیچھے سے آوازیں لگانا شروع کر دیتے کہ مت جاؤ! دیوار اونچی ہے۔ گر جاؤ گے تو تمہاری جان چلی جائے گی۔ لیکن کچھ نوجوانوں نے لوگوں کی باتوں کی پروا کئے بغیر دیوار پر چڑھنا جاری رکھا۔ جیسے جیسے وہ دیوار پر چڑھتے لوگوں کی آوازوں کا شور بڑھتا جاتا کہ تم دیوار پر نہیں چڑھ سکتے واپس آجاؤ! کچھ نوجوان تو واپس آگئے مگر ان میں ایک نوجوان ایسا بھی تھا جو ان آوازوں کو سنی اَن سنی کر کے چڑھنے میں کامیاب ہو گیا اور اوپر پہنچ گیا۔ اُس نے اوپر پہنچ کر ایک رَسّی پھینکی تاکہ لوگ اُسے پکڑ کر اوپر چڑھ سکیں۔ لوگوں نے رَسّی پکڑی اوپر چڑھے پار لگے تو اس کا شکریہ ادا کیا۔ تو انہیں معلوم ہوا کہ رَسّی پھینکنے والا یہ نوجوان قوّتِ سَماعَت یعنی سننے کی صَلاحِیَّت سے مَحْرُوم تھا۔ اس لئے چڑھنے میں کامیاب ہو گیا۔ کیوں کہ اس نے اپنے پیچھے آنے والی تمام آوازوں کو سنا ہی نہیں تھا۔

6 کامیاب لوگوں کی سیرت کا مطالعہ

خود اعتمادی پیدا کرنے کا ایک ذَرِیعَہ یہ بھی ہے کہ ایسے لوگوں کی زندگیوں کا مُطَالَعَہ کیا جائے جو مشکلات کے باوُجُود کامیابی پانے کے لئے کوشاں رہے۔ مثلاً رسولوں کے سردار، مکے مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک سیرت کا مُطَالَعَہ کیا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے راہِ دین میں کتنی مشکلات، تکلیفیں اور اذیتیں سہیں مگر نیکی کی دعوت کو نہ چھوڑا، یوں ہی انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام، صحابہ کرام علیہمُ الرّضوان اور اولیائے کبار رحمۃُ اللہِ علیہم اَجمعین کی سیرت کا مُطَالَعَہ کیجئے کہ انہوں نے اپنا تَن مَن دَھن سب اسلام کے لئے وقف کر دیا تھا اور

www.dawateislami.net

مشکلات کے باوُجود دِینِ اسلام کا کام کرتے رہے۔

خود اعتمادی کے حصول کے مزید طریقے

خود اعتمادی کے حُصُول کے لئے ہر وَقْت باوُضو رہنا بھی بہت مُفِید ہے۔ اس کا ایک فائدہ تو یہ ہو گا کہ وُضو کا ثواب ملے گا جبکہ دوسرا فائدہ یہ ہو گا کہ ہمیں خود اعتمادی کی دولت نصیب ہو گی۔ ❀ مسلسل درس و بیان کرنے سے مبلغ کی شخصیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے اور خود اعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے۔ ❀ دینی کُتُب کا مُطالَعہ کرنے کی بَرَکت سے نہ صرف معلومات میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ خود اعتمادی بھی پیدا ہوتی ہے۔ ❀ اپنے جسم، لباس وغیرہ کو صاف رکھنے سے بھی خود اعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس گندے لباس اور میلے جسم کے افراد میں خود اعتمادی کی کمی بھی پائی جاتی ہے۔ ❀ اِحساسِ ذِمّہ داری سے بھی خود اِعتِمادی پیدا ہوتی ہے۔

خود اِعتِمادی کے فوائد

خود اعتمادی اللہ پاک کی بہت بڑی نِعْمت ہے۔ کسی بھی انسان کا اس کے بغیر کامیاب ہونا مُشکِل ہے۔ ❀ خود اعتمادی سے انسان کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ ❀ خود اعتمادی کامیابی کی چابی ہے۔ ❀ خود اعتمادی ایسی طاقت ہے جس کی بدولت انسان مُشکِل سے مُشکِل کام بھی کر لیتا ہے۔ ❀ خود اعتمادی ایک مثبت رویہ ہے، اس لئے دیگر مثبت رویوں کی طرح یہ بھی انسانی زِندَگی میں بہت سی مثبت اور خوش آئند تبدیلیاں لے کر آتی ہے۔

خود اعتمادی نہ ہونے کے نقصانات

❀ خود اعتمادی کا نہ ہونا (یعنی احساسِ کمتری) انسان کو پریشانیوں میں مبتلا رکھتا ہے۔ ❀ ماہرینِ نفسیات کا کہنا ہے کہ انسان کی عملی زِندَگی میں ناکامی کی بُنیادی وجہ خود اعتمادی میں کمی کا ہونا ہے۔

www.dawateislami.net

❀ خود اعتمادی کا نہ ہونا، یقین کی دولت سے محروم کر دیتا ہے۔ ❀ خود اعتمادی کا نہ ہونا خوف میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس خوف سے نجات تب ہی ممکن ہے جب آپ کے اندر خود اعتمادی ہو گی۔

چند مفید باتیں

اے عاشقانِ رسول! مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ یہ چند باتیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے: ❀ اپنے ماتحت کو کام کرنے کیلئے مواقع فراہم کریں اور اِعتماد کرتے ہوئے ان کا ساتھ دیجئے۔[7] (اِن شاءَ اللہ! اس سے ان میں دینی کام کرنے کی صلاحیت اور خود اعتمادی پیدا ہو گی) ❀ نگران کو اپنے ماتحتوں پر اعتماد کر کے حوصلہ افزائی کرتے رہنا چاہئے (تاکہ ان میں خود اعتمادی پیدا ہو)۔[8] ❀ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے شعبے کا دینی کام ترقی کرے تو اپنے ماتحت کو آگے رکھیں، اِس سے ماتحت میں خود اعتمادی بھی پیدا ہو گی۔[9]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حوالہ جات

1. مصنف عبد الرزاق، باب الصلاۃ علی النبی، 2/140، حدیث: 3120
2. بخاری، کتاب اخبار الآحاد، باب ماجاء فی اجازۃ خبر الواحد۔۔۔ الخ، ص 1758، حدیث: 7257
3. المستطرف، باب التاسع العشر فی العدل والاحسان۔۔۔ الخ، 1/101
4. سیرتِ مصطفےٰ، ص 125 ملخصًا
5. ملفوظاتِ امیرِ اہلسنت، قسط 136- صفوں میں کھڑے بچوں کو پیچھے کھینچنا کیسا؟، ص 7
6. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، ربیع الاول 1429ھ بمطابق مارچ اپریل 2008ء
7. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، ذوالحجۃ الحرام 1426ھ بمطابق جنوری 2006ء
8. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، ذوالقعدۃ الحرام 1429ھ بمطابق نومبر 2008ء
9. مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، صفر المظفر 1430ھ بمطابق جنوری 2009ء

www.dawateislami.net

مآخذ و مراجع

قرآن مجید	✿✿✿✿✿
کتاب	مطبوعہ
کنزالایمان	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1432ھ
تفسیر طبری	دار الکتب العلمیہ بیروت 2009ء
تفسیر کبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت 1429ھ
تفسیر مدارک	دار ابن کثیر 1434ھ
تفسیر خازن	دار الکتب العلمیہ بیروت 1435ھ
تفسیر ابن کثیر	دار ابن کثیر بیروت 1434ھ
تفسیر در منثور	مرکز ہجر للبحوث والدراسات 1424ھ
تفسیر روح البیان	دار الکتب العلمیہ بیروت 1430ھ
تفسیر جلالین	قدیمی کتب خانہ کراچی
الاکلیل فی استنباطِ التنزیل	دار الکتب العلمیہ بیروت 1436ھ
حاشیہ شیخ زادہ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1434ھ
تفسیر خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1432ھ
تفسیر نعیمی	نعیمی کتب خانہ گجرات
تفسیر نور العرفان	نعیمی کتب خانہ گجرات
تفسیر صراط الجنان	مکتبۃ المدینہ، کراچی
مؤطا امام مالک	دار المعرفہ بیروت 1433ھ
کتاب الزہد لابن مبارک	دار الکتب العلمیہ بیروت 1425ھ
مصنف عبد الرزاق	دار الکتب العلمیہ بیروت 1421ھ
مصنف ابن ابی شیبہ	ملتان 1409ھ
مسند امام احمد	دار الکتب العلمیہ بیروت 1429ھ
الزہد للامام احمد	دار الحدیث القاہرہ 1425ھ
صحیح بخاری	دار المعرفہ بیروت 1428ھ

www.dawateislami.net

صحیح مسلم	دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء
سنن ابن ماجہ	دار الکتب العلمیہ بیروت 2009ء
سنن ابی داود	دار الکتب العلمیہ بیروت 1428ھ
سنن ترمذی	دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء
موسوعہ ابن ابی دنیا	المکتبۃ العصریہ بیروت 1429ھ
سنن نسائی	دار الکتب العلمیہ بیروت 2009ء
مسند ابی یعلیٰ	دار الفکر بیروت 1422ھ
مسند طیالسی	دار ہجر للطباعۃ والنشر بیروت 1419ھ
معجم کبیر	دار الکتب العلمیہ بیروت 2007ء
معجم اوسط	دار الفکر عمان 1420ھ
مستدرک علی الصحیحین	دار المعرفہ بیروت 1427ھ
شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ بیروت 1429ھ
مشکاۃ المصابیح	دار الکتب العلمیہ بیروت 1428ھ
جامع صغیر	دار الکتب العلمیہ بیروت 1433ھ
جمع الجوامع	دار الکتب العلمیہ بیروت 1421ھ
کنز العمال	دار الکتب العلمیہ بیروت 1424ھ
شرح الطیبی	دار الکتب العلمیہ بیروت 1434ھ
مرقاۃ المفاتیح	دار الکتب العلمیہ بیروت 2007ء
التیسیر بشرح جامع الصغیر	مکتبہ امام شافعی ریاض 1408
فیض القدیر	دار الکتب العلمیہ بیروت 1427ھ
مراٰۃ المناجیح	نعیمی کتب خانہ گجرات
بہشت کی کنجیاں	مکتبۃ المدینہ کراچی 2008ء
فیضان ریاض الصالحین	مکتبۃ المدینہ، کراچی
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1430ھ
الحاوی للفتاویٰ	دار الکتاب العربی بیروت 2014ء
کتاب التلخیص فی اصول الفقہ	دار البشائر اسلامیہ 1417ھ

www.dawateislami.net

احکام الصغار	دار الکتب العلمیہ 1417ھ
فتاویٰ ہندیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1421ھ
رد المحتار	دار المعرفہ بیروت 1428
فتاویٰ رضویہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1435ھ
پردے کے بارے میں سوال جواب	مکتبۃ المدینہ، کراچی 2009ء
صفوں میں کھڑے بچوں کو پیچھے کھینچنا کیسا؟	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1441ھ
تنبیہ الغافلین	دار الکتب العلمیہ بیروت 1430ھ
قرۃ العیون	دار احیاء التراث العربی 1416ھ
قوت القلوب	دار الکتب العلمیہ بیروت 1426ھ
کشف المحجوب	سنگ میل پبلی کیشنز لاہور 2007ء
احیاء علوم الدین	دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء
کیمیائے سعادت	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز کمپنی لاہور
مکاشفۃ القلوب	کوئٹہ پاکستان
شرح الصدور	دار الکتاب العربی 1425ھ
عیون الحکایات	دار الکتب العلمیہ بیروت 1424ھ
صید الخاطر	دار الکتب العلمیہ بیروت 1422ھ
کتاب الکبائر	دار الندوہ الجدیدہ بیروت
حصن الحصین	المکتبۃ العصریہ بیروت 1425ھ
طبقات کبریٰ للشعرانی	مکتبۃ الثقافۃ الدینیہ قاہرہ 1426ھ
تنبیہ المغترین	دار الکتب العلمیہ بیروت 1424ھ
الزواجر عن اقتراف الکبائر	دار الحدیث القاہرہ 1423ھ
حدیقہ ندیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1432ھ
اتحاف السادۃ المتقین	دار الکتب العلمیہ بیروت 1426ھ
جنتی زیور	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1427ھ
نیکی کی دعوت	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1432ھ

www.dawateislami.net

غیبت کی تباہ کاریاں	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1430ھ
حرص	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1433ھ
غصے کا علاج	مکتبۃ المدینہ، کراچی
ریاکاری	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1429ھ
فضائل صحابہ للامام احمد	مکتبہ العصریہ بیروت 1429ھ
فتوح الشام	دار الکتب العلمیہ بیروت 1417ھ
سیرۃ نبویہ لابن ہشام	دار الفجر مصر 1425ھ
طبقات کبریٰ لابن سعد	دار الکتب العلمیہ بیروت 1410ھ
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیہ بیروت 1427ھ
کتاب الشفاء	دار الفکر بیروت 1432ھ
تاریخ ابن عساکر	دار الفکر بیروت 1435ھ
بہجۃ الاسرار و معدن الانوار	مؤسسۃ الشرف لاہور
سیر اعلام النبلاء	مؤسسۃ الرسالہ بیروت 1405ھ
الصلات والبشر	مکتبۃ اشاعۃ القرآن لاہور
القول البدیع	دار الکتاب العربی 1405ھ
الخیرات الحسان	دار الکتب العلمیہ بیروت 1403ھ
شذرات الذہب	دار ابن کثیر بیروت 1406
مدارج النبوۃ	نوریہ رضویہ لاہور 1997ھ
افضل الصلوات علی سید السادات	دار الکتب العلمیہ بیروت 1429ھ
سیرتِ مصطفےٰ	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1429ھ
حیات اعلیٰ حضرت	مکتبہ نبویہ گنج بخش لاہور 2003ء
فیضان فاروق اعظم	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1436ھ
حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات	مکتبۃ المدینہ، کراچی 2011ء
فیضانِ بہاؤ الدین زکریا ملتانی	مکتبۃ المدینہ، کراچی
تذکرۂ صدر الشریعہ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
ذوق نعت	شبیر برادرز لاہور

www.dawateislami.net

حدائقِ بخشش	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1433ھ
کلیاتِ اقبال	استقلال پریس لاہور 1410ھ
نور ایمان	دارالسلام 1433ھ
سامانِ بخشش	مکتبہ اشرفیہ 1399ھ
وسائلِ بخشش مُرمّم	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1436ھ
لسان العرب	مکتبہ اشرفیہ کانسی روڈ کوئٹہ
اردو لغت	اردو لغت بورڈ کراچی
ملفوظات اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1430ھ
مستطرف	مکتبہ جمہوریہ عربیہ مصر
راہِ علم	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1431ھ
انفرادی کوشش	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1435ھ
عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں	مکتبۃ المدینہ، کراچی 2012ھ
نیک بننے اور بنانے کے طریقے	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1432ھ
اصلاح امت میں دعوت اسلامی کا کردار	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1435ھ
ماہنامہ فیضان مدینہ	مکتبۃ المدینہ، کراچی، مئی جون 2018ھ
حافظہ کیسے مضبوط ہو؟	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1437ھ
دل جیتنے کا نسخہ	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1439ھ
تربیت اولاد	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1428ھ
کامیاب طالبِ علم کون؟	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1428ھ
فکر مدینہ	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1426ھ
ظلم کا انجام	مکتبۃ المدینہ، کراچی
سنت نکاح	مکتبۃ المدینہ، کراچی 1429ھ
صحابۂ کرام کا عشقِ رسول	مکتبۃ المدینہ، کراچی 2006ھ
رسائل دعوتِ اسلامی	مکتبۃ المدینہ، کراچی

www.dawateislami.net

تفصیلی فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
یادداشت	3	ہمتِ مرداں مددِ خدا	21
اجمالی فہرست	5	مقصد پانے کی لگن	23
اس کتاب کو پڑھنے کی نیتیں	6	کوشش کامیابی کی کنجی ہے	23
تعارف	7	حقیقی کامیابی	24
پہلے اسے پڑھئے	9	ترقی کرنے کے متعلق چند مفید باتیں	26
1-شک کی بربادیاں	11	1 قرآنِ کریم کی تعلیمات پر عمل کیجئے	26
درودِ پاک کی فضیلت	11	2 علم حاصل کیجئے	27
ہنستا بستا گھر اُجڑ گیا	11	3 عُلَما سے مربوط رہیے	27
شکوک وشبہات سے بچئے	13	4 اِطاعت شعار بنئے	28
ہر گمان میں غور وفکر	14	5 مسلسل کوشش کیجئے	28
شک وشبے کے نقصانات	15	6 خود اعتمادی پیدا کیجئے	29
1 بدگمانی کا سبب	15	7 جذبہ پیدا کیجئے	29
2 تہمت کا سبب	16	8 صحت کا خیال رکھئے	29
3 تجسّس کا سبب	16	9 مشاورت کیجئے	30
4 اعتماد کی کمزوری کا باعث	17	10 وقت کی قدر کیجئے	30
شک کے نفسیاتی وطبی نقصانات	17	11 محاسبہ کیجئے	30
شک کا علاج	18	حوالہ جات	31
چند مفید باتیں	19	3-اندازِ گفتگو کیسا ہونا چاہیے؟	32
حوالہ جات	20	درودِ پاک کی فضیلت	32
2-ترقی کے مدنی پھول	21	پڑپوتے کی تاج پوشی (فرضی حکایت)	32
درودِ پاک کی فضیلت	21	الفاظ کا انتخاب اور اہمیت	32

www.dawateislami.net

ایک غلط لفظ بھی جہنم میں جھونک سکتا ہے	33	❽ خوش اخلاقی کا مظاہرہ	53
پہلے تولو پھر بولو	34	❾ اشیا کی جائز تعریف	54
گفتگو کی اقسام	34	چند مفید باتیں	55
گفتگو ایک فن ہے	35	حوالہ جات	56
گفتگو کے انداز	36	5- اولاد کی تربیت کب اور کیسے کریں؟	57
❶ چہرے پر مسکراہٹ	36		
❷ لہجے میں نرمی	37	درود پاک کی فضیلت	57
❸ کلام میں اعتدال	38	تربیتِ اولاد	57
❹ شخصیت کے موافق کلام	39	انسان کی فطرت	59
❺ نام و کنیت اور القاب کا استعمال	40	بچوں کی تربیت سے متعلق اہم باتیں	59
چند مفید باتیں	41	❶ بچے کو اللہ کا نام سکھایئے	59
حوالہ جات	42	❷ حضور کی محبت پیدا کیجئے	60
4- تنظیمی ذمہ داران اور اندازِ تجارت	44	❸ دینی علم سے آراستہ کیجئے	61
درودِ پاک کی فضیلت	44	❹ بڑوں کا ادب سکھایئے	62
حُسنِ سُلوک کی عظیم مثال	44	❺ سچ بولنا سکھایئے	63
دِین خیر خواہی کا نام ہے	45	❻ سُنّتیں اور آداب سکھلایئے	64
تجارت کے چند رہنما اصول	47	❼ سچی کہانیاں سنایئے / پڑھایئے	64
❶ شریعت کی پاسداری	47	❽ دینی کاموں میں شامل کیجئے	65
❷ حسبِ ضرورت علم کا حصول	48	❾ مدنی چینل دکھایئے	65
❸ بیچنے میں نفع کم	51	❿ سمجھایئے مگر پیار سے	65
❹ خریدنے میں قیمت زیادہ	51	⓫ عمل کر کے دکھایئے	66
❺ قیمت اور قرض کی وصولی میں نرمی	52	چند مفید باتیں	66
❻ ادھار سے بچیں	52	حوالہ جات	68
❼ فروخت شدہ اشیا کی واپسی	53	6- سادگی سُنّتِ رسول ہے	70

www.dawateislami.net

درودِ پاک کی فضیلت	70	صِلۂ رِحمی کے 10 فائدے	87
فاروقِ اعظم کی سادگی	70	صِلۂ رِحمی اور شریعت کی پاسداری	88
آقا کی سنت	71	قطع تعلقی کب جائز ہے؟	89
سرکار کی سادہ زندگی کی چند جھلکیاں	72	کسی کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے والے امور	89
سادگی اپنایئے	73	❶ دعا کیجئے	90
لباس میں سادگی	73	❷ بیعت کی برکات حاصل کیجئے	90
صفائی اور سادگی ایک ساتھ	75	❸ تعلیمی ادارے	90
غذا میں سادگی	76	❹ مدنی چینل، سوشل میڈیا	91
خُلفائے راشدین کی سادگی	77	❺ ہفتہ وار اجتماع	91
صدّیقِ اکبر کی سادگی	77	❻ روحانی علاج	92
فاروقِ اعظم کی سادگی	77	❼ ماہنامہ فیضانِ مدینہ	92
عثمانِ غنی کی سادگی	77	چند مفید باتیں	93
علی المرتضیٰ کی سادگی	78	حوالہ جات	93
اَمیرِ اَہلسنّت کی سادگی	78	**8- قرض واپس کرنے میں تاخیر کیوں؟**	95
سادگی کے دُنیوی فوائد	79	درودِ پاک کی فضیلت	95
چند مفید باتیں	79	کنویں کا قیدی	96
حوالہ جات	80	قرض واپس کرنے کا حکم	97
7- رشتہ داروں کو دینی ماحول سے کیسے وابستہ کیا جائے؟	82	قرض واپس کرنے میں تاخیر کے نقصانات	99
درودِ پاک کی فضیلت	82	❶ دل دُکھانے کا وبال	99
رشتہ داروں کو اسلام کی دعوت	82	❷ جھوٹ اور وعدہ خلافی کی آفت	100
بزرگوں کا طرزِ عمل	84	❸ عزّت کی بربادی	101
صلۂ رحمی کیجئے	85		
صلۂ رحمی کسے کہتے ہیں؟	86		

www.dawateislami.net

❹معاشرتی نقصان	102	موجودہ معاشرہ	126
❺تنظیمی نقصان	103	گھر میں حوصلہ افزائی	127
قرض کی واپسی کا انوکھا انداز	103	اقوال سے حوصلہ افزائی کیجئے	128
قرض لینے سے بچئے	104	علمی گہرائی میں غوطہ لگانے والے	129
چند مفید باتیں	106	اَمیرِ اَہلسنّت اور حوصلہ افزائی	130
حوالہ جات	106	چند مفید باتیں	131
❾-خوددار بننا ضروری ہے	108	حوالہ جات	132
درودِ پاک کی فضیلت	108	⓫-بزرگانِ دین کی نماز سے محبت	134
مہاجرین کی خودداری	109	درودِ پاک کی فضیلت	134
اصحابِ صُفّہ کی خودداری	110	نماز کی اہمیت	135
خودداری اپنانا ضروری ہے	112	نماز اور سرورِ دوعالم	135
صحابۂ کرام کی خودداری	113	نماز اور فاروقِ اعظم	136
اپنے ہاتھ سے کمایئے	114	نماز اور امامِ اعظم	136
گھریلو کام میں تعاون کریں	114	نماز اور غوثِ اعظم	136
لوگوں میں خوددار رہیں	116	نماز اور امامِ اہلسنّت	136
خریداری میں خوددار بنیں	117	نماز اور امیرِ اہلسنّت	137
میں اپنی عقیدت نہیں بیچ سکتا	118	نماز اور ہم	137
چند مفید باتیں	119	زانی اور قاتل سے بڑا گناہ گار	140
حوالہ جات	119	نمازی بندے پر فخر	141
⓾-حوصلہ افزائی کیجئے	121	نماز کی دعوت دینے کا معمول	141
درودِ پاک کی فضیلت	121	نمازِ فجر کے لئے جگایئے	142
قرآنِ کریم اور حوصلہ افزائی	123	خبر گیری کی عادت بنایئے	142
صدّیقِ اکبر کی حوصلہ افزائی	124	امیرِ اہلسنّت کا صوتی پیغام	145
عمل کے ذریعے حوصلہ افزائی	125	آہ! رمضان چلا گیا	145

www.dawateislami.net

چند مفید باتیں	146	صفائی کا اہتمام کیجئے	167
حوالہ جات	147	جسمانی صفائی	168
⑫-اتفاق زندگی ہے	148	لباس کی صفائی	168
درودِ پاک کی فضیلت	148	مکان کی صفائی	170
اِتفاق کی 3 مثالیں ایک ساتھ	148	گلی محلہ کی صفائی	172
مفید بات	150	چند مفید باتیں	172
اتفاق اور مسلمان	152	حوالہ جات	173
اتفاق اور انسان	153	⑭-مبلغ ہر جگہ مبلغ ہوتا ہے	174
اتفاق اور کائنات	153	درودِ پاک کی فضیلت	174
دینِ اسلام نے اِتّفاق کا درس دیا	154	عظیم مبلغ	174
دینی ماحول میں اتفاق ضروری ہے	155	مبلغ ہر جگہ مبلغ ہوتا ہے	175
نااتفاقی کی نحوست	156	❶ مبلغ گھر میں	176
اِتّفاق واِتّحاد پیدا کیجئے	157	حُبِّ جاہ سے بچئے	177
اہلِ خانہ سے اتحاد رکھیں	158	❷ مبلغ سفر میں	178
اتحاد برقرار رکھنے کے طریقے	159	❸ مبلغ آفس میں	179
چند مفید باتیں	160	❹ مبلغ مدنی مشوروں میں	180
حوالہ جات	161	❺ مبلغ ہفتہ وار اجتماع میں	180
⑬-اسلام صفائی پسند دین ہے	162	❻ مبلغ دورانِ تدریس	181
درودِ پاک کی فضیلت	162	❼ مبلغ تقریبات میں	181
ڈرائیور کی پُراسرار موت	163	مبلغ کون ہے؟	181
انسانی فطرت اور صفائی	163	کامیاب مبلغ کون؟	182
اسلام اور صفائی	164	12 دینی کام اور حِکمتِ عملی	183
صفائی کے فوائد	164	چند شیطانی وار	183
مُسلم معاشرے کی تصویر	165	ذرا غور کیجئے	185

www.dawateislami.net

چند مفید باتیں	185	غور و فکر کی ضرورت و اہمیت	200
حوالہ جات	186	قرآنِ پاک اور غور و فکر	201
⑮-بُلند ہِمّت مبلغ	187	غور و فکر کا احادیث میں تذکرہ	202
درودِ پاک کی فضیلت	187	غور و فکر بزرگانِ دِین کی نظر میں	202
ہمت نہ ہاری	187	کون، کہاں اور کس انداز میں غور و فکر کرے؟	203
بلند ہِمَّت بنئے	187		
تاریخ میں چند بلند ہمت لوگوں کی مثالیں	189	اپنی ذات کے متعلق غور و فکر	203
انبیائے کرام کی بلند ہمتی	190	حقوق اللہ و حقوق العباد کے متعلق غور و فکر	205
صحابہ کرام کی بلند ہمتی	191		
اولیائے کرام کی بلند ہمتی	192	حُصُولِ عِلمِ دین کیلئے غور و فکر	205
امیرِ اہلِ سنت کی بلند ہمتی	193	12 دینی کاموں میں غور و فکر	206
بلند ہمت بنانے والی چند باتیں	195	تنظیمی ذِمّہ داریوں کے متعلق غور و فکر	206
❶ قربانی کا جذبہ	195	غیر ضروری غور و فکر سے بچئے	207
❷ تنقید سننے کا حوصلہ پیدا کریں	195	منفی غور و فکر سے بچئے	208
❸ ناراض ہونا چھوڑ دیجئے	196	غور و فکر کے فوائد	208
❹ چھوٹی کامیابیوں پر خوش ہونا چھوڑ دیجئے	196	دینی و دُنیوی فوائد	208
		نفسیاتی فوائد	209
❺ مشکلات پر صبر	196	چند مفید باتیں	209
ذمہ داران کیلئے صبر کے مواقع	198	حوالہ جات	210
بلند ہمتی کے نفسیاتی فوائد	198	⑰-سب کے ساتھ یکساں تعلّقات	211
چند مفید باتیں	199	درودِ پاک کی فضیلت	211
حوالہ جات	199	نیکی کے امام کا مقام	211
⑯-غور و فکر کی ضرورت و اہمیت	200	نیکی کے کاموں میں تعاون کا حُکمِ قرآنی	212
دُرودِ پاک کی فضیلت	200	نیک کاموں میں تعاون کے متعلق 2 فرامینِ مصطفےٰ	213
ذمہ داری ملنے پر غور و فکر	200		

www.dawateislami.net

مسکراتے رہئے	214	❶ نیکی کی دعوت دینے میں	227
خود کو ماتحت جانئے	215	❷ اصلاح کرنے میں	228
بے جا تنقید سے بچئے	216	❸ مدنی مشوروں میں	229
امیرِ اہلِ سنّت کا انداز	216	❹ 12 دینی کاموں میں	229
رُوٹھے ہوؤں کو منا لیجئے	217	چند متفرق کام اور ان کی حِکمت عملیاں	230
سب کو اِعتماد میں لیجئے	218	حکمتِ عملی کیسے حاصل ہو؟	231
سب سے یکساں تعلقات نہ رکھنے کے نقصانات	218	چند مفید باتیں	232
		حوالہ جات	232
سب کے ساتھ یکساں تعلقات رکھنے کے فوائد	219	19-اہداف کیسے پورے کئے جائیں؟	234
		درودِ پاک کی فضیلت	234
دِینی و دُنیوی فوائد	219	اہداف مُقرّر کرنے کی اَہمیّت	234
تنظیمی فوائد	219	اسلام میں اہداف کی اہمیت	235
نفسیاتی فوائد	220	ہمارے اسلاف اور اہداف	236
چند مفید باتیں	221	دورِ حاضر کی مثالی شخصیت کے اہداف	237
حوالہ جات	221	اہداف کیسے پورے کئے جائیں؟	237
18-حکمتِ عملی کیسے اپنائی جائے؟	222	❶ مناسب منصوبہ بندی کیجئے	238
درودِ پاک کی فضیلت	222	❷ صلاحیتوں کے مطابق اہداف دیجئے	238
اِصلاح کا حکمت بھرا انداز	222	❸ ہدف دینے کے بعد تربیت کیجئے	239
حکمتِ عملی کا مطلب کیا ہے؟	223	❹ اہداف کی تکمیل کا وقت مُقرّر کیجئے	239
حکمتِ عملی کی ضرورت و اہمیت	223	❺ پوچھ گچھ کرتے رہئے	240
تبلیغِ دِین اور حکمتِ عملی	224	❻ حوصلہ افزائی کیجئے	240
تبلیغِ دِین اور سرکارِ مدینہ کی حکمتِ عملیاں	225	❼ اہداف کا جائزہ لیتے رہئے	241
		اہداف پورا کرنے میں معاون متفرق ہدایات	241
حکمتِ عملی سے کام لینے کے چند مواقع	227		

www.dawateislami.net

اہداف میں کامیاب ذِمّہ دار کون؟	242	درودِ پاک کی فضیلت	255
چند مفید باتیں	243	پڑوسی سے حُسنِ سُلُوک کی عُمدہ مثال	255
حوالہ جات	243	ناراض ہمسائے پر انفرادی کوشش	256
20-ظاہر و باطن ایک جیسا رکھئے	244	پڑوسیوں سے محبت بڑھانے کے طریقے	257
درودِ پاک کی فضیلت	244	سرکارِ مدینہ کے اچھے سلوک کی چند جھلکیاں	257
حسرت زَدہ لوگ	244		
"ظاہر و باطن ایک جیسا رکھئے" کا مطلب	246	اہلِ محلہ کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کے طریقے	259
اللہ پاک دِلوں کو دیکھتا ہے	247		
صاف چہرے اور میلے دل	247	❶ اخلاق و کردار دُرُست رکھئے	259
ظاہر و باطن ایک جیسا کیسے ہو؟	248	❷ اندازِ گفتگو اچھا اور لہجہ نرم رکھئے	260
❶ اللہ دیکھ رہا ہے	248	❸ 12 دینی کام کیجئے	260
❷ ظاہر و باطن کے یکساں نہ ہونے میں غور کیجئے	249	❹ تنظیمی کام کیجئے	262
		12 دینی کام مسجد و اطراف میں کیسے شروع کریں؟	263
❸ باطنی بیماریوں اور ان کے علاج کا علم حاصل کیجئے	249	نمازی بناؤ تحریک کا حصہ بن جایئے	263
❹ بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلئے	250	دُعائے عطّار	264
❺ اچھی صحبت اختیار کیجئے	251	اہلِ محلہ میں نیکی کی دعوت دینے کے چند فوائد	264
❻ ظاہر و باطن کی اصلاح کے لئے دعا کرتے رہئے	251	چند مفید باتیں	265
فرامین امیرِ اہلِ سنّت	252	حوالہ جات	265
چند مفید باتیں	253	22-ہم سے لوگوں کی توقعات	266
حوالہ جات	253	درودِ پاک کی فضیلت	266
21-اہلِ محلّہ کو دینی ماحول سے کیسے وابستہ کیا جائے؟	255	امام اعظم کی شب بیداری کا سبب	266
		بزرگانِ دین اور لوگوں کی توقعات	267

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی اور عام لوگوں کے تاثرات	268	❾دوسروں کی نفسیات کو پیشِ نظر رکھئے	285
		❿خود باعمل بن جایئے	285
1-دعوتِ اسلامی والوں کی ایک دوسرے سے توقعات	270	چند مفید باتیں	286
		حوالہ جات	287
2-عام لوگوں کی دعوت اسلامی والوں سے توقعات	271	㉔-خود اعتمادی کیسے حاصل کی جائے؟	288
		درودِ پاک کی فضیلت	288
لوگوں کی توقعات پر پورا کیسے اُترا جائے؟	274	خود اعتمادی سے بھرپور نیکی کی دعوت	288
چند مفید باتیں	275	خود اعتمادی کیا ہے؟	289
حوالہ جات	276	مشکل حالات میں استقامت کی اعلیٰ مثال	290
㉓-دل جیتنے کے نسخے	277		
درودِ پاک کی فضیلت	277	❷اچھا اخلاق و کردار	293
دل جیتنے کا عمدہ انداز	277	❸صلاحیتوں کا استعمال	293
دل جیتنے کی اہمیت	279	❹حوصلہ افزائی و تعریف	294
دل جیتنے کے چند مفید طریقے	279	❺مایوس نہ ہونا	295
❶حُسنِ اخلاق و اعلیٰ کردار کے ذَرِیعے	280	❻کامیاب لوگوں کی سیرت کا مطالعہ	296
❷مسکراہٹ دیجئے، مسکراہٹ لیجئے	281	خود اعتمادی کے حصول کے مزید طریقے	297
❸سلام میں پہل کیجئے	282	خود اِعتمادی کے فوائد	297
❹پرجوش مصافحہ کیجئے	283	خود اعتمادی نہ ہونے کے نقصانات	297
❺خُوشی کی خبر پر مُبارک باد دیجئے	283	چند مفید باتیں	298
❻غمی کی خبر پر تعزیت کیجئے	284	حوالہ جات	298
❼ایصالِ ثواب کیجئے	284	مآخذ و مراجع	299
❽تحفہ دیجئے اور دلوں میں محبت پیدا کیجئے	285	تفصیلی فہرست	304
		✿✿	✿✿✿✿✿

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذریعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰه۔ اپنی اصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنْعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه

ISBN 978-969-631-934-4
0125768

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net